e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14• RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کا ملزم کو ضمانت دینے سے انکار

سپریم کورٹ نے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے ایک فیصلے پر حیرانی کے ساتھ ساتھ اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے۔ معاملہ ایک ضمانت عرضی سے جڑا ہوا ہے جس میں ہائی کورٹ نے ایک ملزم کو ضمانت دینے سے یہ کہتے ہوئے انکار کردیا کہ اس نے اپنی نصف سزا نہیں کاٹی ہے۔ سپریم کورٹ کی بنچ، جس میں جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس اُجول بھوئیاں شامل تھے، نے اس فیصلے کو 'نئے قانون کی دریافت' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ قانون میں کہیں بھی نہیں لکھا ہوا ہے، اور یہ پوری طرح سے غلط ہے۔ دراصل مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے ایک ایسے شخص کی ضمانت عرضی خارج کردی تھی، جس کی جیب سے رشوت کے پیسے برآمد ہوئے تھے۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ جب تک ملزم اپنی نصف سزا نہیں کاٹ لیتا، تب تک ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ یہ ملزم کی دوسری ضمانت عرضی تھی جو پہلی عرضی خارج

شاہ نے نکسلیوں سے ہتھیار ڈالنے کی اپیل کی

نئی دہلی، 18 اپریل (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے مودی حکومت کے اگلے سال مارچ کے آخر تک ملک کو نکسل ازم کی لعنت سے آزاد کرنے کے عزم کو دوہراتے ہوئے نکسلیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جلد سے جلد ہتھیار ڈال دیں۔ مسٹر شاہ نے جمعہ کو چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع میں 22 بدنام زمانہ نکسلائٹس کی گرفتاری کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع میں مختلف کارروائیوں میں کوبرا کمانڈوز اور چھتیس گڑھ پولیس نے جدید ہتھیاروں اور دھماکہ خیز مواد کے ساتھ 22 بدنام نکسلیوں کو گرفتار کیا ہے۔" اس کے علاوہ سکما کی بڑیسیٹی پنچایت میں 11 نکسلیوں نے خود سپردگی کی ہے جس کی وجہ سے یہ پنچایت مکمل طور پر نکسل فری ہوگئی ہے۔ میں چھپے ہوئے نکسلیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مودی حکومت کی ہتھیار ڈالنے کی پالیسی کو اپنائیں، جلد از جلد ہتھیار ڈال دیں اور قومی دھارے میں شامل ہوں۔

Rs.3/-Vol- 24 , Issue, 195 Saturday , April 19 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۱۹۵) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۹-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۰/شوال المکرم -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

قانون کی واپسی تک تحریک جاری رہے گی بورڈ کے اعلی عہدیداران کا اعلان

ممبئی ۱۸ اپریل آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے زیر اہتمام حالیہ وقف قانون کی مخالفت میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس مراٹھی پترکار سنگھ میں منعقد ہوئی، جس میں بورڈ کے اعلی عہدیداران تمام مکاتب فکر کے علماء اور غیر مسلم دانشوران نے خطاب کیا خطاب کرنے والوں میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی، نائب صدر مولانا عبیداللہ اعظمی، نائب صدر سید سعادت اللہ حسینی، بورڈ کے قومی ترجمان سید الیاس قاسم رسول، بورڈ کے مہاراشٹر کنوینر مولانا محمود احمد خاں دریابادی، پروفیسر مونسہ بشری عابدی، شیعہ عالم دین مولانا روح ظفر، مولانا عبدالسلام سلفی، شیام کواڑے، وویک کوڑے تھے مقررین نے 17 اپریل کے سپریم کورٹ کے فیصلے پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ابھی وقف ایکٹ کی 44 ترمیمات میں سے صرف دو پر عدالت عالیہ نے عارضی روک لگائی ہے، جب تک یہ قانون مکمل واپس نہیں ہوجاتا آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی قیادت میں ہماری جدوجہد جاری رہے گی بنگال تشدد کے متعلق سوال پر بورڈ کے ترجمان نے ہر قسم کے تشدد سے اظہار بیزاری کرتے ہوئے کہا کہ مساجد وغیرہ کے سامنے جو تلواریں لہرا کر اشتعال انگیزی اور پتھراؤ کیا جاتا ہے اُس تشدد کی بھی مذمت کی جانی چاہیئے شرکاء نے یہ بھی کہا کہ حکمران پارٹی نے اپنی عددی طاقت کی بنیاد پر کروڑوں مسلمانوں، اقلیتوں اور ملک کے انصاف پسند عوام کی مرضی کے خلاف وقف قانوں میں جو من مانی، امتیاز پر مبنی اور ملک کی سب سے بڑی اقلیت کے دستوری و بنیادی حقوق پر تیشہ چلا کر جو ترمیمات منظور کی ہیں، ہم اسے کلیتاً مسترد کرتے ہیں۔ ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ یہ ترامیم نہ صرف آئین ہند کے آرٹیکل 25 اور 26 کے تحت دیے گئے بنیادی حقوق کی خلاف ہیں بلکہ وقف کے انتظام و انصرام پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے حکومت کے ارادے و ناپاک عزائم کو واضح کرتے ہیں، اس طرح ان ترمیمات کے ذریعہ ملک کی مسلم اقلیت کو ان کے اپنے مذہبی اوقاف کے آزادانہ انتظام وانصرام سے بھی روک دیا گیا ہے۔ ہندوستانی آئین کی دفعات 25 اور 26 ضمیر کی آزادی کے علاوہ مذہب پر عمل کرنے، تبلیغ کرنے کے حق اور مذہبی اور خیراتی مقاصد کے لیے اداروں کے قیام اور انتظام کے حق کو یقینی بناتی ہیں۔ نیا نافذ کردہ قانون مسلمانوں کو ان بنیادی حقوق سے محروم کرتا ہے۔ سنٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈ کے ارکان کے انتخاب سے متعلق ترامیم اس کا واضح ثبوت ہیں۔ مزید برآں واقف کے لئے 5 سال تک با عمل مسلمان ہونے کی شرط، ہندوستانی قانونی فریم ورک اور آئین کی دفعات 14 اور 26 کے خلاف اور شرعی اصولوں سے بھی متصادم ہے۔ مسلم پرسنل لابورڈ نے اس سلسلے میں جو تفصیلی ہدایات دی ہیں اور 3 ماہ کی پرامن جدوجہد کا جو تفصیلی خاکہ پیش کیا ہے، ان شاء اللہ اسے پوری طاقت اور ایمانداری کے ساتھ بروئے کار لایا جائے گا۔ آج ہماری ریاستی کمیٹی نے غور وفکر کر کے ریاستی سطح کا ایک پروگرام ترتیب دیا ہے۔ ہمارے ساتھ ریاست کی تمام اقلیتی و مذہبی اکائیاں، تمام مذہبی وسیاسی شخصیات اور سول سوسائٹی کے اہم افراد بھی ہوں گے۔ یہ پورا پروگرام پرامن، دستور و قانون کے دائرے رہے گا۔

آئی پی ایس افسر نورالہدیٰ وقف قانون کے خلاف احتجاجاً اپنی ملازمت سے مستعفی

سینئر آئی پی ایس افسر نورالہدی، جو 1995 بیچ کے افسر ہیں اور سیتامڑھی، بہار کے رہنے والے ہیں، نے وقف قانون کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے انڈین پولیس سروس سے استعفیٰ دینے کا اعلان کیا ہے۔ ان کو اپنی لگن اور دیانتداری کے لیے جانا جاتا ہے، نورالہدی سماجی کاموں میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ وہ اپنے آبائی گاؤں میں تقریباً 300 پسماندہ بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرتے ہیں، اس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ تعلیم ہی حقیقی بااختیار بنانے کی کلید ہے۔ اپنے شاندار کیریئر کے دوران، ہم مسٹر ہدی نے کئی حساس اور ہائی پریشر زونز بشمول دھنباد، آسنسول، اور دہلی ڈویژن میں خدمات انجام دیں۔ ریلوے سیکورٹی، نکسل کنٹرول، اور جرائم کی روک تھام میں اختراعی حکمت عملیوں کو نافذ کرنے کا سہرا انہیں جاتا ہے۔ ان کی مثالی خدمات نے انہیں دو بار باوقار وششٹ سیوا میڈل کے ساتھ ساتھ دو مواقع پر ڈائریکٹر جنرل چکر سے نوازا ہے۔ کئی دہائیوں تک وردی میں رہنے کے بعد ہدی نے اب ایک نیا راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اپنا خاکی وردی اتار کر عوامی زندگی میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہے۔ سیاست میں قدم رکھنے کا ان کا فیصلہ ایک وسیع پلیٹ فارم پر اپنی کمیونٹی اور قوم دونوں کی خدمت کرنے کی خواہش سے کارفرما ہے۔

سی ایم نے ایمس میں 500 بستروں والا ریسٹ ہاؤس کا کیا افتتاح

44.34 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والا مشرقی اتر پردیش کا سب سے بڑا ریسٹ ہاؤس

گورکھپور/لکھنؤ۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ڈاکٹر کی سب سے بڑی پہچان اس کی حساسیت ہے۔ اگر کسی ڈاکٹر میں ہمدردی نہ ہو تو غور کیا جائے کہ وہ ڈاکٹر کہلانے کا مستحق ہے یا نہیں۔ اس کی شناخت حساسیت پر مبنی ہے۔ ڈاکٹر کی شفقت سے شدید ترین مریض کی آدھی بیماری بھی ٹھیک ہوسکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے طبی اداروں کے ڈاکٹروں کو یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ مریضوں کو غیر ضروری طور پر اعلیٰ مراکز میں ریفر کرنے کے رجحان سے گریز کریں اور مریضوں کو انتہائی نگہداشت کی فراہمی میں خطرہ مول لینے کی عادت ڈالیں۔

سی ایم یوگی جمعہ کی دوپہر آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) گورکھپور کے کیمپس میں 500 لوگوں کی گنجائش والے وشرام سدن (نائٹ شیلٹر) کا سنگ بنیاد رکھنے اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ 34.44 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والا یہ ریسٹ ہاؤس مشرقی اتر پردیش کا سب سے بڑا ریسٹ ہاؤس ہوگا۔ اسے پاور گرڈ کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ کے CSR فنڈ سے تعمیر کیا جارہا ہے۔ سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کوئی بھی طبی ادارہ ڈاکٹر کے رویے سے حساسیت کا مرکز بھی ہوتا ہے۔ ہمدردی کے اس مرکز میں اگر کوئی مریض داخلے کے لیے آتا ہے تو اس کے ساتھ کم از کم 3 یا 4 حاضرین ہوتے ہیں۔ مشرقی اتر پردیش میں، حاضرین کی تعداد بعض اوقات 10 تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسی صورت حال میں، مریض کے ساتھ آنے والے اٹینڈنٹ کے لیے پناہ گاہ کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ 500 بستروں کے ریسٹ ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھنے کے ساتھ ہی گورکھپور ایمس نے ایک نیا سنگ میل حاصل کیا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایمس گورکھپور کا سنگ بنیاد وزیر اعظم نریندر مودی نے جولائی 2016 میں رکھا تھا۔ ایمس گورکھپور میں پہلا داخلہ 2019 میں ہوا اور 2021 میں وزیر اعظم نریندر مودی نے اس ایمس کا افتتاح کیا۔ 2016 میں گورکھپور میں ایمس کی شکل میں جو بیج بویا گیا تھا وہ آج برگد کا درخت بن گیا ہے اور صحت کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہزاروں مریضوں کو نئی زندگی دینے کا مرکز بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک خواب لگ رہا تھا کہ ایمس گورکھپور میں ہوگا۔ ہم 2003 سے یہ آواز اٹھا رہے ہیں، اس وقت اٹل بہاری واجپئی ملک کے وزیر اعظم تھے۔ دہلی کے باہر بھی ایمس قائم کیا جائے گا، اس کے لیے انہوں نے چھ ایمس کا اعلان کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد یہ سلسلہ رک گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2014 میں نریندر مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد صحت کی خدمات کے میدان میں بھی بلا تفریق، سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے منتر کی ٹھوس شکل نظر آرہی ہے۔ پی ایم مودی کے دور اقتدار میں 10 سالوں میں ملک میں 22 نئے ایمس بنائے گئے یا بنائے جارہے ہیں۔ گورکھپور ایمس بھی ان میں سے ایک ہے۔ گورکھپور میں ایمس قائم کرنے کا مطالبہ، جو 2003 میں اٹھایا گیا تھا، اسے 2016 میں وزیر اعظم نریندر مودی نے شکل دی تھی۔

سی ایم یوگی نے کہا کہ فی الحال ایمس گورکھپور کا قبضہ 75 سے 80 فیصد ہے۔ آئی سی یو، کریٹیکل کیئر اور ٹراما سینٹر میں داخل مریضوں کے لواحقین ان کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ انہیں باہر ہی رہنا ہے۔ اس کیمپس میں کم از کم 1200 ایسے لوگ ہوں گے جو باہر جاکر پٹریوں، سڑکوں کے کنارے یا کسی اور جگہ پناہ تلاش کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص کھلے میں گرمی، سردی یا بارش برداشت کرنے پر مجبور ہو تو یہ غیر انسانی لگتا ہے۔ ایسے میں میں نے ان لوگوں کے بارے میں سوچا جو یہاں اپنے مریضوں کے دکھ درد سے جڑے ہوئے ہیں۔ ریسٹ ہاؤس کی صورت میں ہمیں ایسے انتظامات کرنے چاہئیں جہاں حاضرین کو کم سے کم یوزر چارجز پر رہائش اور سستی کینٹین کی سہولت میسر ہو۔

تقریباً ڈیڑھ سال قبل لکھنؤ میں ایس جی پی جی آئی کے اپنے دورے کے دوران وزیر اعلیٰ نے سڑکوں پر لوگوں کی بڑی تعداد کو دیکھ کر ان کے انتظام کے لیے اٹینڈنٹ شیلٹر ہوم بنانے کی ہدایات دی تھیں۔ میرے ذہن میں یہ آیا کہ ایس جی پی جی آئی، کے جی ایم یو، بی ایچ یو اور ایمس گورکھپور میں مریضوں کے لیے کچھ مراکز قائم کیے جائیں۔ اس کی ذمہ داری اونیش اوستھی کو دی گئی تھی۔ جب اس نے کوششیں شروع کیں تو وزارت پٹرولیم نے ایس جی پی جی آئی، کے جی ایم یو اور آر ایم ایل کے لیے تین رات کی پناہ گاہیں فراہم کیں۔ بجلی کی وزارت کے تعاون سے ایمس گورکھپور کے لیے نائٹ شیلٹر کو منظوری دی گئی۔

اپنے خطاب کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بی آر ڈی میڈیکل کالج میں 20 سال قبل انسیفلائٹس کے عروج کے وقت شروع کیے گئے حاضرین کے لیے کھانے کے لیے سبسڈی والے ماڈل کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی زمانے میں بی آر ڈی میڈیکل کالج انسیفلائٹس کا ہاٹ سپاٹ تھا۔ وہاں پورے مشرقی اتر پردیش سے مریض آتے تھے۔ وہاں زبردست افراتفری مچ گئی۔ لوگوں کے پاس کھانے کو کھانا نہیں تھا۔ اس وقت ہم نے ایک رضا کار تنظیم کے ساتھ مل کر انتظامات کیے تھے۔ اس وقت حاضرین کے لیے دال، چاول، روٹی، سبزی کا انتظام 5 روپے میں شروع کیا گیا تھا۔ 8۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی مریض کے اٹینڈنٹ کو 10 روپے میں دال، چاول، سبزی اور روٹی کا پورا کھانا مل رہا ہے۔ بی آر ڈی میڈیکل کالج اور گرو گورکھناتھ اسپتال میں 10۔

جب حکومت اپنا کام صحیح طریقے سے نہیں کرے گی تو عدلیہ کو مداخلت کرنی ہی پڑے گی

نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ کے بیان پر کپل سبل کا سخت رد عمل، نائب صدر کو کسی سیاسی پارٹی کی حمایت میں بیان نہیں دینا چاہیے

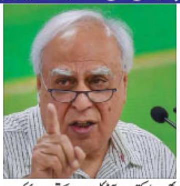

نئی دہلی۔ نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے 17 اپریل کو ایک بیان میں کہا تھا کہ ججز صدر جمہوریہ کو مشورہ نہ دیں۔ اس پر 18 اپریل کو راجیہ سبھا کے رکن اور سینئر وکیل کپل سبل نے اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب انتظامیہ (حکومت) اپنا کام صحیح طریقے سے نہیں کرے گی تو عدلیہ کو مداخلت کرنی ہی پڑے گی۔ کپل سبل نے کہا، بھارت میں صدر محض ایک رسمی سربراہ ہوتا ہے۔ صدر اور گورنر کو حکومت کی ایڈوائس پر کام کرنا ہوتا ہے۔ مجھے نائب صدر کا بیان سن کر حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی۔ انہیں کسی سیاسی پارٹی کی حمایت میں بیان نہیں دینا چاہیے۔ انہوں نے 24 جون 1975 کے ایک تاریخی عدالتی فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا لوگوں کو یاد ہوگا جب اندرا گاندھی کے انتخاب کے خلاف فیصلہ آیا تھا، تو صرف ایک جج، جسٹس کرشن ایر نے فیصلہ سنایا تھا۔ اس وقت اندرا گاندھی کو اپنی پارلیمانی رکنیت سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔ اس وقت دھنکھڑ جی کو یہ فیصلہ قابل قبول تھا، لیکن آج جب حکومت کے خلاف دو ججوں کے بنچ نے فیصلہ دیا ہے، تو اس پر سوال اٹھائے جارہے ہیں۔ سبل نے مزید کہا، آج اگر ملک میں کسی ادارے پر سب سے زیادہ اعتماد ہے، تو وہ عدلیہ ہے۔ سپریم کورٹ کو آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت خاص اختیارات حاصل ہیں۔ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ ریویو پٹیشن دائر کرسکتا ہے، یا آرٹیکل 143 کے تحت عدالتِ عظمیٰ سے رائے بھی لے سکتا ہے۔ آرٹیکل 142 کے تحت سپریم کورٹ کو مکمل انصاف کے لیے کسی بھی قسم کا حکم، ہدایت یا فیصلہ دینے کا اختیار ہے۔ اندرا گاندھی کی پارلیمانی رکنیت کو 1975 میں الہ آباد ہائی کورٹ نے منسوخ کر دیا تھا۔ 12 جون 1975 کو جسٹس جگموہن لال سنہا نے راج نارائن کی درخواست پر فیصلہ سنایا۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے سرکاری مشینری کا غلط استعمال کیا، اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھایا، اور انتخابی قوانین کی خلاف ورزی کی۔ عدالت نے 1971 کے انتخاب (رائے بریلی حلقہ) کو غیر قانونی قرار دیا، اور اندرا کو 6 سال کے لیے انتخابات لڑنے کے لیے نااہل قرار دیا۔ ان کی رکنیت بھی منسوخ کر دی گئی۔ اندرا گاندھی نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا، جہاں 24 جون کو جسٹس وی آر کرشن ایر نے انہیں عبوری ریلیف دیا وہ وزیر اعظم رہ سکتی تھیں، مگر پارلیمنٹ میں ووٹ نہیں ڈال سکتی تھیں۔ اس کے دو دن بعد، 26 جون 1975 کو ملک میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی۔ بعد میں آئین میں 42 واں ترمیم کیا گیا، جس سے وزیر اعظم کے انتخاب کو عدالتی نظر ثانی سے باہر کردیا گیا۔ بالآخر سپریم کورٹ نے ترمیم شدہ آئین کے تحت اندرا گاندھی کے حق میں فیصلہ دیا۔ واضح رہے کہ 17 اپریل کو نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے راجیہ سبھا کے انٹرنز کے ایک گروپ سے بات کرتے ہوئے سپریم کورٹ کی اس رائے پر اعتراض کیا، جس میں صدر اور گورنروں کو بلز پر دستخط کرنے کے لیے وقت کی حد مقرر کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا، عدالتیں صدر کو حکم نہیں دے سکتیں۔ آئین کا آرٹیکل 142 جس کے تحت سپریم کورٹ کو خاص اختیارات حاصل ہیں، اب جمہوری اداروں کے خلاف چوبیس گھنٹے فعال ایٹمی میزائل بن چکا ہے۔ ججز خود کو پارلیمنٹ سے بالاتر سمجھ کر کام کر رہے ہیں۔ یہ تنازع سپریم کورٹ کے 8 اپریل کے فیصلے سے شروع ہوا، جس میں عدالت نے تمل ناڈو کے گورنر اور ریاستی حکومت کے درمیان تنازع پر گورنر کے اختیارات کی حد طے کی۔ جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس آر مہادیون کی بنچ نے کہا، "گورنر کو ویٹو پاور حاصل نہیں ہے۔ عدالت نے گورنر کی جانب سے 10 اہم بلز کو روکنے کو غیر قانونی قرار دیا۔ اسی فیصلے میں عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر گورنر کوئی بل صدر کو بھیجتے ہیں، تو صدر کو اس پر تین ماہ کے اندر فیصلہ کرنا ہوگا۔ یہ حکم 11 اپریل کو عوام کے سامنے آیا۔

'گھر خریداروں کا بلڈروں کے خلاف پرامن احتجاج کرنے کا حق ہے'

خریدار کے آزادی اظہار کے حق کو مجرمانہ جرم کے طور پر پیش کرنا قانون کا واضح غلط استعمال ہے: سپریم کورٹ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے مکان خریداروں کے بلڈرز کے خلاف پرامن احتجاج کرنے کے حق کو برقرار رکھتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے اظہار رائے کے حق کو مجرمانہ جرم کے طور پر پیش کرنا قانون کی صریح زیادتی ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ گھر خریدنے والوں کو اپنے الزامات کے بارے میں بلڈرز کے خلاف پرامن طریقے سے احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے اور یہ کسی بھی صورت میں ہتکِ عزت نہیں کہلایا جاسکتا۔ جسٹس کے وی وشوناتھن اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے کہا کہ اگر کسی پرامن احتجاج کو ضروری عناصر کے بغیر مجرمانہ فعل کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ قانونی عمل کا واضح غلط استعمال ہوگا اور اسے شروع ہی میں روکا جانا چاہیے۔ بنچ نے کہا، قانون کی خلاف ورزی کیے بغیر پرامن احتجاج کا حق صارفین کو ہونا چاہیے، بالکل اسی طرح جیسے بیچنے والے کو تجارتی تشہیر کا حق حاصل ہے۔ یہ تبصرہ اس وقت کیا گیا جب بنچ نے ڈویلپر کی خدمات سے ناخوش گھر خریداروں کے خلاف ایک مجرمانہ ہتکِ عزت کا مقدمہ خارج کردیا۔ بنچ نے کہا، ہم نے پایا کہ اپیل کرنے والوں کا احتجاج پرامن اور منظم تھا اور انہوں نے کسی بھی قسم کی توہین آمیز یا بدتمیز زبان استعمال نہیں کی۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اپیل کرنے والوں نے حد پار کی۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ گھر خریدنے والوں نے ڈویلپر کے خلاف کوئی توہین آمیز یا بے قابو زبان استعمال نہیں کی۔ گھر خریدنے والوں نے بلڈر کی طرف سے دائر ہتکِ عزت کے مقدمے میں جاری کئے گئے سمن کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ ممبئی میں بوریولی مجسٹریٹ عدالت نے 4 اکتوبر 2016 کو شکایت کی جانچ کرنے اور شکایت کنندہ کے بیان کی تصدیق کرنے کے بعد گھر خریدنے والوں کے خلاف سمن جاری کیا تھا۔

آئندہ حکومت ہماری، سماجی انصاف کے راستے پر چلیں گے: اکھلیش

لکھنؤ 18 اپریل (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے جمعہ کو کہا کہ ملک میں موجودہ وقت میں سماجی انصاف کے راج کے قیام اور مالی غیر برابری دور کرنا بڑا چیلنج ہے اور 2027 میں اتر پردیش میں ان کی حکومت کے آنے پر ان چیلنجز کا حل کرلیا جائے گا یادو نے یہاں ایک پروگرام میں دعوی کیا کہ ریاست میں اگلی حکومت سماج وادیوں کی ہوگی جو سماجی انصاف کے راستے پر آگے بڑھے گی۔ باباصاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ملک کو جی پیغام دیا ہے اس کی تمہید میں ہی لکھا ہے کہ ہمیں سیکولر، سماجوادی اور جمہوری ملک بننا ہے۔ باباصاحب کے بنائے آئین کی تمہید میں ہی سماج واد ہے۔ نیتاجی (ملائم سنگھ یادو) نے ہم لوگوں کو وراثت میں سماج وادی نظریہ اور سماج وادی تحریر دی ہے۔ نیتاجی سماج وادی تحریر کو یہاں تک لے کر آئے اب نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ کئی سو سالوں تک اسے آگے لے کر چلیں۔ انہوں نے کہا کہ سال 2021 سے 3017 تک سماج وادی حکومت کی کئی بڑی حصولیابیاں ہیں۔ ریاست کا بنیادی ڈھانچہ تیار کر ترقی کے راستے میں لے جانے کا کام کیا۔ آج تو بی جے پی حکومت ایکسپریس وے کا جھوٹا پرچار کررہی ہے۔ وزیر اعلی نہیں سمجھتے کہ ایکسپریس وے تب بنایا تھا جب انڈین روڈ کانگریس کے معیار بھی طے نہیں ہوئے تھے۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت نے 323 کلومیٹر کا ایکسپریس وے ریکارڈ 23 ماہ میں بنا دیا تھا۔ آگرہ لکھنؤ ایکسپریس وے 6 لین کا ہے۔ اسے آٹھ لین کیا جاسکتا ہے۔ یہ پہلا ایکسپریس وے ہے جس پر سینا کے جنگی طیارے اتارنے کے لئے ہوائی پٹی بنائی تھی۔ یادو نے کہا کہ میں نے کئی بار کہا کہ امریکہ نے سڑکیں بنائی اور سڑکوں نے امریکہ کو بنایا۔ اگر اسپیڈ ڈبل ہوگی تو معیشت تین گنا ہی جائے گی۔ بی جے پی حکومت جو ایکسپریس وے بنا رہی ہے اس پر چلنے سے پیٹ درج ہونے لگے گا۔ وزی راعظم نے ایک بندیل کھنڈ ایکسپریس وے کا افتتاح کیا تھا۔ اس کو مینٹیننس آج بھی چل رہا ہے۔ بی جے پی حکومت نے پوروانچل ایکسپریس وے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھایا۔

گیتا اور ناٹیہ شاستر کو بھی یونیسکو کے میموری آف دی ورلڈ رجسٹر میں شامل کیا گیا

نئی دہلی، 18 اپریل (یو این آئی) اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی تنظیم (یونیسکو) نے گیتا اور بھارت مونی کے ناٹیہ شاستر کو نایاب دستاویزات کی فہرست میموری آف دی ورلڈ رجسٹر میں شامل کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر ثقافت گجیندر سنگھ شیخاوت نے اس کی تعریف کی ہے اور اسے دنیا بھر میں رہنے والے ہندوستانیوں کے لیے فخر کی بات قرار دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس فہرست میں درج ہندوستان کے قدیم ریکارڈوں کی تعداد بڑھ کر 14 ہوگئی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے اسے "ہندوستان کے تہذیبی ورثے کے لیے ایک تاریخی لمحہ" قرار دیا ہے۔ جمعرات کو یونیسکو کے فیصلے کے بارے میں وزیر ثقافت شیخاوت کی ایک پوسٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے یونیسکو کے فیصلے کو ہندوستان کی لازوال حکمت اور بھرپور ثقافت کی عالمی پہچان اور ہندوستان کے لوگوں کے لیے بڑے فخر کی بات قرار دیا۔ مسٹر مودی نے لکھا کہ "دنیا بھر کے ہر ہندوستانی کے لیے ایک قابل فخر لمحہ ہے۔ یونیسکو کے میموری آف دی ورلڈ رجسٹر میں گیتا اور ناٹیہ شاستر کو شامل کرنا ہمارے ابدی علم اور بھرپور ثقافت کی عالمی پہچان ہے۔

سیٹلائٹ پر مبنی ٹولنگ سسٹم مئی سے نہیں ہوگا نافذ، مرکز نے جاری کی وضاحت

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے جمعہ کو ایک وضاحتی بیان جاری کرتے ہوئے ان میڈیا رپورٹس کو مسترد کردیا ہے، جن میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ یکم مئی سے ملک بھر میں سیٹلائٹ پر مبنی ٹولنگ سسٹم نافذ کیا جارہا ہے۔ سڑک، ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کی وزارت نے اپنے بیان میں کہا کہ کچھ میڈیا اداروں کی جانب سے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ نیا سسٹم یکم مئی سے نافذ ہوجائے گا اور یہ موجودہ فاسٹ ٹیگ نظام کی جگہ لے گا۔ تاہم، وزارت نے وضاحت کی کہ فی الحال وزارت یا این ایچ اے آئی نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا، "ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ سڑک، ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کی وزارت یا بھارتی قومی شاہراہ اتھارٹی کی طرف سے سیٹلائٹ پر مبنی ٹولنگ سسٹم کے نفاذ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں لیا گیا ہے۔" وزارت نے بتایا کہ ٹول پلازوں پر گاڑیوں کی بلا رکاوٹ آمد ورفت اور سفر کے وقت کو کم کرنے کے لیے چند منتخب ٹول پلازوں پر ایک جدید 'اے این پی آر-فاسٹیگ بیسڈ بیریئر لیس ٹولنگ سسٹم' متعارف کرایا جائے گا۔ یہ جدید نظام دو تکنیکی بنیادوں پر مشتمل ہوگا، ایک 'آٹومیٹک نمبر پلیٹ ریکگنیشن' یعنی اے این پی آر ٹیکنالوجی جو گاڑیوں کی نمبر پلیٹ سے ان کی شناخت کرتی ہے اور دوسرا فاسٹیگ نظام جو ریڈیو فریکوئنسی آئیڈنٹیفکیشن (آر ایف آئی ڈی) پر کام کرتا ہے۔ اس سسٹم کے ذریعے ہائی پرفارمنس اے این پی آر کیمرے اور فاسٹ ٹیگ ریڈرز کے ذریعہ گاڑیوں سے ٹول فیس وصول کی جائے گی، جس کے نتیجے میں گاڑیوں کو ٹول پلازہ پر رکنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ وزارت کے مطابق اگر کوئی گاڑی ٹول فیس ادا نہیں کرتی تو متعلقہ ڈرائیور کو ای-نوٹس بھیجا جائے گا، اس کا فاسٹیگ منسوخ کیا جاسکتا ہے اور اس پر جرمانہ بھی عائد کیا جاسکتا ہے۔

اعظم خان کو تین مقدمات میں راحت، ایک کیس میں ضمانت مسترد، جیل سے رہائی ابھی ممکن نہیں

رامپور۔ سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما اعظم خان کو رام پور کی اسپیشل ایم پی۔ ایم ایل اے مجسٹریٹ عدالت سے تین مقدمات میں بڑی راحت ملی ہے۔ عدالت نے ان کی چار ضمانت کی درخواستوں پر سماعت کی، جن میں سے تین کو منظور کرلیا گیا جبکہ ایک کو مسترد کردیا گیا ہے۔ عدالت نے جو تین ضمانتیں منظور کی ہیں ان میں دو اشتعال انگیز تقاریر (ہیٹ اسپیچ) سے متعلق ہیں اور ایک شتر یو (دشمن) جائیداد کے مقدمے سے متعلق ہے۔ تاہم گواہ کو دھمکانے اور سازش رچنے کے الزام والے مقدمے میں عدالت نے ان کی ضمانت کی درخواست مسترد کردی ہے۔ اعظم خان کے وکیل زبیر احمد نے میڈیا کو بتایا، "محمد اعظم خان کی چار ضمانت کی درخواستیں زیر التوا تھیں، جن پر آج سماعت کے بعد فیصلہ سنایا گیا۔ ان میں سے تین ضمانتیں عدالت نے منظور کی ہیں جو دو اشتعال انگیز تقریر کے کیسز میں اور ایک دشمن پراپرٹی سے متعلق۔ چوتھی درخواست، جو گواہ کو دھمکانے اور سازش سے جڑی ہوئی ہے، اسے مسترد کردیا گیا ہے۔" زبیر احمد نے مزید بتایا کہ مسترد ہونے والی ضمانت کے خلاف اب سیشن کورٹ میں اپیل دائر کی جائے گی۔ ان کے مطابق اعظم خان اب بھی جیل میں ہی رہیں گے کیونکہ دو مزید مقدمات میں انہیں ابھی ضمانت حاصل کرنا باقی ہے۔ ان میں ایک مقدمہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے، جب کہ دوسرا وہی گواہ کو دھمکانے کا کیس ہے، جس میں آج ضمانت رد ہوئی ہے۔

امریکا کا یمن کی آئل پورٹ پر حملہ، 38 جاں بحق اور 171 زخمی

کارروائی کا مقصد حوثی عسکریت پسند گروپ کے لیے ایندھن کا ایک ذریعہ ختم کرنا: امریکہ

یمن میں بندرگاہ پر امریکی حملوں میں کم از کم 38 افراد شہید ہوگئے، امریکا نے خبردار کیا ہے کہ حوثیوں نے بحیرہ احمر میں بحری جہازوں پر حملے بند نہ کیے تو وہ حوثیوں کے خلاف حملے جاری رکھے گا۔ خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق حوثیوں کے زیر انتظام ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ جمعرات کو یمن میں آئل پورٹ پر امریکی حملوں میں کم از کم 38 افراد شہید ہوگئے، جو امریکا کی جانب سے ایران کے حمایت یافتہ عسکریت پسندوں پر اب تک کے مہلک ترین حملوں میں سے ایک ہیں۔ امریکا نے متنبہ کیا ہے کہ اگر حوثیوں نے بحیرہ احمر کے جہازوں پر حملے بند نہیں کیے تو وہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اقتدار سنبھالنے کے بعد مشرق وسطیٰ میں اپنے سب سے بڑے فوجی آپریشن میں بڑے پیمانے پر ہونے والے حملوں کو نہیں روکے گا۔ 'المسیرہ ٹی وی' کا کہنا ہے کہ جمعرات کو ایندھن کی مغربی بندرگاہ راس عیسیٰ پر ہونے والے حملوں میں 102 افراد زخمی بھی ہوئے ہیں، جس کے بارے میں امریکی فوج کا کہنا ہے کہ اس کارروائی کا مقصد حوثی عسکریت پسند گروپ کے لیے ایندھن کا ایک ذریعہ ختم کرنا ہے۔ رائٹرز کی جانب سے حوثیوں کی ہلاکتوں کی تعداد اور ان کے اپنے تخمینے کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں امریکی سینٹرل کمانڈ نے کہا کہ ان کے پاس حملوں کے ابتدائی اعلان کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا تھا کہ 'ان حملوں کا مقصد حوثیوں کی طاقت کے معاشی منبع کو کم کرنا تھا، جو اپنے ہم وطنوں کا استحصال کر رہے ہیں اور انہیں شدید تکلیف پہنچا رہے ہیں'۔ نومبر 2023 سے اب تک حوثی باغیوں نے آبی گزرگاہ سے گزرنے والے بحری جہازوں پر درجنوں ڈرون اور میزائل حملے کیے ہیں اور کہا ہے کہ وہ غزہ کی جنگ کے خلاف احتجاج کے طور پر اسرائیل سے منسلک بحری جہازوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے غزہ میں دو ماہ کی جنگ بندی کے دوران جہاز رانی کے راستوں پر حملے روک دیے تھے، اگرچہ انہوں نے گزشتہ ماہ غزہ پر اسرائیل کے حملے کی تجدید کے بعد دوبارہ حملے شروع کرنے کا عہد کیا تھا، لیکن اس کے بعد سے انہوں نے کسی حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ حوثی حکام کا کہنا ہے کہ مارچ میں دو روز تک جاری رہنے والے امریکی حملوں میں 50 سے زائد افراد شہید ہوئے تھے۔ پینٹاگون نے مہم کے آغاز کے وقت ایک بریفنگ میں مہم کی نوعیت بیان کی تھی، تاہم اس کے بعد سے نہ تو حملوں کی تعداد، نہ اہداف اور نہ ہی مہم کی پیش رفت سے متعلق کوئی تفصیلات جاری کی گئی ہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ حملے میں حوثیوں کی قیادت اور انفراسٹرکچر کو شدید نقصان پہنچا ہے، لیکن وہ اس حوالے سے مخصوص اعداد و شمار ظاہر کرنے سے گریزاں ہیں۔

فلسطینی صحافی کانز میں دستاویزی فلم کی نامزدگی کے اگلے ہی روز اسرائیلی حملے میں شہید

فلسطینی فوٹو جرنلسٹ اور کانز میں نمائش کے لیے منتخب دستاویزی فلم 'پوٹ یور سول آن یور ہینڈ اینڈ واک' کی مرکزی شخصیت فاطمہ حسونہ بدھ کو اسرائیلی فضائی حملے میں اپنے خاندان کے 9 افراد سمیت شہید ہوگئیں۔ ڈیڈ لائن کی رپورٹ کے مطابق غزہ سٹی میں کیے گئے حملے میں ان کے گھر کو ایسے وقت میں نشانہ بنایا گیا ہے جب ایک روز قبل ہی ان کی دستاویزی فلم کو 2024 کے کانز فلم فیسٹیول میں معروف ایسوسی ایشن فار دی ڈسفیوژن آف انڈیپینڈنٹ سنیما (ایس آئی ڈی) کے سائیڈ بار کا حصہ بنانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ غزہ میں جنگ کی تباہ کاریوں اور انسانی ہلاکتوں کو دستاویزی شکل دینے والے فوٹو جرنلزم کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت حاصل کرنے والی حسونہ کو ہدایت کار سپیدہ فارسی نے 'روشنی' اور 'بہت باصلاحیت' قرار دیا تھا۔ اس دستاویزی فلم کی کہانی فاطمہ حسنا اور سپیدہ فارسی کے درمیان ہونے والی ویڈیو گفتگو کے گرد گھومتی ہے، جس میں ایک نوجوان خاتون کی تصویر کشی کی گئی ہے جو اپنے وطن کی تباہی کو دستاویزی شکل دیتی ہے۔ سپیدہ فارسی نے کہا کہ اس نے کہا تھا کہ میں (کانز) آؤں گی، لیکن مجھے غزہ واپس جانا ہے، میں غزہ چھوڑنا نہیں چاہتی اور 'اب پورا خاندان شہید ہوچکا ہے'۔ شہدا میں حسونہ کے بہن بھائی بھی شامل ہیں جن میں سے ایک بہن حاملہ تھی، چند روز قبل ہی حسونہ نے ایک ویڈیو کال کے ذریعے فارسی کو اپنی بہن کا بےبی بمپ دکھایا تھا۔ حال ہی میں منگنی کرنے والی حسونہ مبینہ طور پر فرانسیسی سفارت خانے کے ذریعے سفری انتظامات حاصل کرنے کے ابتدائی مراحل میں تھیں، سپیدہ فارسی کو خدشہ ہے کہ شاید ان کی موت حادثاتی نہ ہو۔ سپیدہ فارسی نے کہا کہ 'حتی کہ میں بھی خود کو مجرم محسوس کرتی ہوں، شاید انہوں نے اسے نشانہ بنایا ہے کیونکہ فلم کا اعلان ہوچکا تھا۔ مجھے نہیں معلوم، کہ ہم کبھی نہیں جان پائیں گے'۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ اس گھر کو حماس کے ایک افسر کی موجودگی کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا تاہم سپیدہ فارسی اس دعوے کی سختی سے تردید کرتی ہیں، انہوں نے کہا کہ 'یہ فضول بات ہے میں پورے خاندان کو جانتی ہوں'۔ فروری 2024 تک، انٹرنیشنل فیڈریشن آف جرنلسٹس نے اطلاع دی کہ اسرائیل کے غزہ پر فوجی حملے کے بعد سے کم از کم 157 صحافی اور میڈیا کارکن ہلاک ہوچکے ہیں۔ غزہ میں قائم وزارت صحت نے اقوام متحدہ کے ذرائع کی مدد سے رپورٹ کیا ہے کہ 51 ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہوچکے ہیں، لانسیٹ کی ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ اصل تعداد اس سے بھی زیادہ ہوسکتی ہے۔ فرانس کے اے ایس آئی ڈی، جو اپنے کانز پروگرام میں فلموں کی تشہیر اور حمایت کرتا ہے، نے ایک بیان جاری کیا جس میں حسونا کی موت پر "خوف" کا اظہار کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 'ان کی مسکراہٹ ان کی ثابت قدمی کی طرح جادوئی تھی، گواہی دینا، غزہ کی تصاویر کھینچنا، بموں، غم اور بھوک کے باوجود کھانا تقسیم کرنا'۔

منگولیا: انسانی ٹک سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے 44 کیس

اولن بتار، 18 اپریل (یو این آئی) منگولیا میں سال کے آغاز سے لے کر اب تک انسانوں میں ٹک سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے کم از کم 44 کیس رپورٹ ہوئے ہیں۔ قومی مرکز برائے مواصلاتی امراض (این سی سی ڈی) نے جمعہ کو یہ اطلاع دی۔ انسانی ٹک سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں میں بخار، تھکاوٹ، سردرد، متلی شامل ہیں اور یہ گردن توڑ بخار کا سبب بن سکتا ہے۔ ٹک سے پیدا ہونے والا انسیفلائٹس وائرس (ٹی بی ای وی) ایک زونوٹک ایجنٹ ہے جو انسانوں میں شدید انسیفلائٹس کا سبب بنتا ہے اور متاثرہ ٹک کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ این سی سی ڈی نے ایک بیان میں کہا، "فی الحال، متاثرہ افراد میں سے پانچ کا ملک کے نیشنل کیمونیکیبل ڈیزیز سنٹر میں علاج کیا جا رہا ہے۔ منگولیا میں موسم بہار کے دوران ٹک سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے واقعات میں اضافہ ہوتا ہے۔

حماس اسرائیل کے ساتھ مکمل جنگ بندی پر راضی، عبوری معاہدے سے انکار

فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے اسرائیل کی جانب سے پیش کی گئی عبوری جنگ بندی کی پیشکش کو سختی سے مسترد کر دیا ہے۔ حماس کے سینئر رہنما خلیل الحیا نے واضح کیا کہ تنظیم اب صرف ایک جامع معاہدے کے لیے تیار ہے، جو غزہ میں جنگ کا مکمل خاتمہ، قیدیوں کا تبادلہ اور غزہ کی تعمیر نو پر مبنی ہو۔ خلیل الحیا، جو حماس کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ بھی ہیں، نے ایک ٹی وی خطاب میں کہا کہ جزوی معاہدے صرف اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے سیاسی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسی کسی حکمت عملی کا حصہ نہیں بنیں گے جو جنگ، تباہی اور بھوک کو جاری رکھنے کا ذریعہ ہو۔ ادھر غزہ کے شہری دفاع نے اطلاع دی ہے کہ خان یونس کے مشرقی علاقے بنی سہیلہ میں اسرائیلی حملے کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے 10 افراد شہید اور کئی زخمی ہوگئے۔ ترجمان محمود باسل کے مطابق، برکا خاندان کی رہائش گاہ اور آس پاس کے گھروں کو نشانہ بنایا گیا، جہاں سے لاشیں اور زخمیوں کو نکالا گیا۔ اس کے علاوہ، ایک دن قبل اسرائیلی حملوں میں 40 فلسطینیوں کی شہادت کی بھی تصدیق کی گئی ہے۔ فلسطینی مزاحمتی تنظیم 'حماس' کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے اسرائیل کی عبوری جنگ بندی کی پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ حماس، غزہ میں تنازع کے خاتمے اور اسرائیل میں قید فلسطینیوں کے بدلے تمام اسرائیلی یرغمالیوں کے تبادلے کے لیے ایک جامع معاہدہ چاہتی ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کے مطابق ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی ایک تقریر میں گروپ کے غزہ کے سربراہ خلیل الحیا، جو اس کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ ہیں، نے کہا کہ گروپ اب عبوری معاہدوں پر راضی نہیں ہوگا۔ خلیل الحیا نے کہا کہ حماس غزہ تنازع کے خاتمے، اسرائیل کی جانب سے جیلوں میں قید فلسطینیوں کی رہائی اور غزہ کی تعمیر نو کے بدلے اپنی تحویل میں موجود باقی تمام یرغمالیوں کی رہائی کے لیے فوری طور پر 'جامع پیکیج مذاکرات' میں شامل ہونے کے لیے تیار ہے۔ خلیل الحیا نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 'نیتن یاہو اور ان کی حکومت جزوی معاہدوں کو اپنے سیاسی ایجنڈے کی آڑ کے طور پر استعمال کرتے ہیں، جس کی بنیاد تباہی اور بھوک کی جنگ کو جاری رکھنے پر ہے، بھلے ہی اس کی قیمت ان کے تمام قیدیوں (یرغمالیوں) کی قربانی کیوں نہ ہو، ہم اس پالیسی کو پاس کرنے کا حصہ نہیں بنیں گے'۔

امریکہ حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرے تو ایٹمی پروگرام پر معاہدہ ممکن: ایران

ماسکو، 18 اپریل (یو این آئی) ایران نے کہا ہے کہ اگر امریکہ حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرے تو ایٹمی پروگرام پر معاہدہ طے پاسکتا ہے۔ ڈان میں شائع غیر ملکی خبر رساں ایجنسی رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ ایران کو امریکہ کے ساتھ اپنے جوہری پروگرام پر معاہدہ طے پانے کا یقین ہے بشرطیکہ واشنگٹن حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرے، یہ بیان ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ ایٹمی پروگرام پر مذاکرات کے دوسرے دور سے ایک روز قبل سامنے آیا ہے۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف کے ساتھ ماسکو میں مذاکرات کے بعد ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عراقچی نے کہا کہ اگر وہ (امریکہ) سنجیدہ ارادے کا مظاہرہ اور غیر حقیقی مطالبات سے گریز کرے تو معاہدے تک پہنچنا ممکن ہے۔ عباس عراقچی نے کہا کہ ایران نے گزشتہ ہفتے عمان میں ہونے والے معاہدے پر مذاکرات کے پہلے مرحلے کے دوران امریکہ کی سنجیدگی کو محسوس کیا ہے، واضح رہے کہ مذاکرات کا دوسرا دوسرا دور ہفتے کو روم میں طے ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دھمکی دی ہے کہ اگر ایران نے اپنے جوہری پروگرام پر امریکا کے ساتھ کسی معاہدے پر اتفاق نہیں کیا تو وہ ایران پر حملہ کردے گا۔ ایران اپنے ایٹمی پروگرام کو پُرامن قرار دیتا ہے لیکن مغرب کا اصرار ہے کہ ایرانی جوہری پروگرام کا مقصد ایٹم بم بنانا ہے۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے کہا کہ روس 'کسی بھی کردار، ثالثی اور مدد کرنے کے لیے تیار ہے جو ایران اور امریکہ کے لیے فائدہ مند ہو'۔ ماسکو نے ماضی میں ایران کے جوہری مذاکرات میں ویٹو پاور رکھنے والے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے رکن اور ایک سابقہ معاہدے کے دستخط کنندہ کے طور پر کردار ادا کیا ہے جسے ٹرمپ نے 2018 میں اپنی پہلی مدت کے دوران ترک کر دیا تھا۔ ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای نے عراقچی کو صدر ولادیمیر پوتن کے لیے ایک خط کے ساتھ ماسکو بھیجا تھا تاکہ کریملن کو مذاکرات کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے جمعہ کے روز کہا کہ امریکی انتظامیہ ایران کے ساتھ پرامن حل کی تلاش میں ہے لیکن اس کے جوہری ہتھیار تیار کرنے کے اقدام کو کبھی برداشت نہیں کرے گی۔

اسرائیل فلسطین تنازع کا واحد حل فلسطینی ریاست کا قیام ہے: پوٹن

روس کے صدر ولادیمیر پیوٹن نے ایک بار پھر فلسطینی ریاست کے قیام کو اسرائیل فلسطین تنازع کا "واحد اور پائیدار حل" قرار دیا ہے۔ یہ بیان انہوں نے ماسکو میں قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد الثانی کے ساتھ ملاقات کے دوران دیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق دونوں رہنماؤں کی ملاقات میں دو ارب ڈالر سے زائد مالیت کے دوطرفہ سرمایہ کاری معاہدوں پر دستخط بھی کیے گئے۔ قطری امیر نے بھی فلسطینی ریاست کے حق میں آواز بلند کرتے ہوئے کہا کہ "آزاد فلسطینی ریاست کے بغیر مشرق وسطیٰ میں امن کا خواب ممکن نہیں۔" اس کے علاوہ دونوں رہنماؤں نے شام کو ایک خودمختار، متحد ریاست بنانے کی مشترکہ کوششوں پر بھی اتفاق کیا۔ یاد رہے کہ روسی صدر پہلے بھی غزہ جنگ بندی کے دوران رہائی پانے والے یرغمالیوں سے ملاقات میں حماس کی حکمت عملی کی تعریف کر چکے ہیں، جس پر عالمی سطح پر مختلف ردعمل سامنے آ چکے ہیں۔

امریکی ویزا کیلئے سوشل میڈیا اکاؤنٹس چیک ہوں گے

واشنگٹن، 18 اپریل (یو این آئی) امریکہ غزہ میں وقت گزارنے والے ویزا درخواست گزاروں کے سوشل میڈیا کی اسکریننگ کرے گا۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی رائٹرز کی طرف سے دیکھی جانے والی ایک اندرونی کیبل کے مطابق امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے محکمہ خارجہ کو حکم دیا ہے کہ وہ امریکی ویزوں کے لیے غیر ملکی درخواست گزاروں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کا جائزہ لے جنہوں نے گزشتہ 18 سالوں میں غزہ کی پٹی کا دورہ کیا ہے۔ اس کیبل میں تمام تارکین وطن اور غیر تارکین وطن امریکی ویزوں کا احاطہ کیا گیا ہے جس میں طلباء اور سیاح بھی شامل ہیں۔ ان لوگوں کے جنہوں نے یکم جنوری 2007 کو یا اس کے بعد غزہ میں سرکاری یا سفارتی صلاحیت میں زیادہ وقت "گزارا ہے ان کے سوشل میڈیا اسکریننگ کی جائے گی۔ غیر سرکاری تنظیموں کے ملازمین اور رضا کاروں کو بھی امریکی اسکریننگ کا نشانہ بنایا جائے گا۔ اگر سوشل میڈیا کے جائزے میں سیکیورٹی کے مسائل سے متعلق ممکنہ توہین آمیز معلومات" کا پتہ چلتا ہے تو کیبل کے مطابق امریکی ویزا کی درخواست کو انٹرایجنسی تحقیقات کے لیے پیش کیا جائے گا کہ آیا درخواست دہندہ قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتا ہے؟ اس کیبل پر روبیو نے دستخط کیے تھے، جنہوں نے پہلے میڈیا کو بتایا تھا کہ ان کے دفتر نے اس سال کے آغاز سے اب تک 300 سے زائد ویزے منسوخ کیے ہیں۔ ان میں اسٹوڈنٹ ویزا ہولڈرز بھی شامل ہیں جنہوں نے غزہ پر اسرائیل کی جنگ پر تنقید کی ہے حالانکہ امریکی آئین امریکہ میں کسی بھی شخص کے ویزا کی حیثیت سے قطع نظر اس کی آزادی اظہار کا تحفظ کرتا ہے۔

چینی عوام میں 'ٹرمپ ٹوائلٹ برش' کی مقبولیت، سوشل میڈیا پر میمز کی بھرمار

بیجنگ، 18 اپریل (یو این آئی) امریکی صدر نے چین پر بھاری بھرکم تجارتی ٹیرف کیا عائد کیا چینی عوام ان کے خلاف ہوگئے اور اب وہاں ٹرمپ ٹوائلٹ برش مقبول ہو رہا ہے۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ یوں تو اقتدار سنبھالنے کے بعد اپنے فیصلوں کے باعث دنیا بھر میں تنقید کی زد میں ہیں تاہم ان کے ٹیرف نے دنیا میں تجارت کی ایسی جنگ چھیڑ دی ہے کہ نصف سے زائد دنیا اس کی مخالفت کر رہی ہے۔ ٹرمپ کی ٹریڈ ٹیرف سے سب سے زیادہ متاثر چین ہوا ہے کیونکہ امریکی صدر نے اس پر 245 فیصد ٹیرف عائد کیا ہے۔ اس صورتحال کے بعد چینی عوام بھی میدان میں آگئے ہیں اور وہ ٹرمپ پر غصہ نکالنے کے نت نئے طریقے اختیار کر رہے ہیں۔ اس وقت چینی مارکیٹ میں سب سے زیادہ مانگ ٹرمپ کے ماڈل پر مبنی ٹوائلٹ برش ہیں جو دھڑا دھڑ فروخت ہو رہے ہیں۔ پیلے رنگ کے یہ ٹوائلٹ برش گو کہ ان کے پہلی صدارت کی مدت کے دوران کا ہے جب چین اور امریکا دونوں میں ان کی مقبولیت کی وجہ سے چینی فیکٹریاں ٹرمپ کی تھیم والی مصنوعات تیار کر رہی تھیں۔ چینی میڈیا کے مطابق اب امریکہ کی جانب سے چینی مصنوعات پر ریکارڈ ٹیرف لگانے کے بعد چینی عوام ٹرمپ کے فیصلوں کا مذاق اڑانے کے لیے ان کے ماڈل لگے یہ ٹوائلٹ برش خرید رہے ہیں۔ یی وو نامی چینی شہر میں بہت سی چھوٹی فیکٹریاں ہیں جو کم لاگت والی پلاسٹک کی مصنوعات تیار کرتی ہیں جن میں سے ایک یہ ٹرمپ تھیم والا ٹوائلٹ برش ہے۔ دوسری جانب امریکہ اور چین کے درمیان ٹیرف جنگ میں شدت کے ساتھ چینی سوشل میڈیا پر صارفین ٹرمپ سے مشابہہ چیزیں بنا کر پوسٹ کر رہے ہیں۔ کچھ چینی نیٹیزنز نے RedNote پر ٹرمپ کی مختلف شکلیں بھی پوسٹ کی ہیں، جن میں بیجنگ چڑیا گھر میں سنہری تیتر کے ساتھ ساتھ ان کے چہرے سے مشابہہ چڑیا بھی ہے۔ اسی طرح کچھ netizens نے RedNote پر ٹرمپ کی ایک طنزیہ ترمیم شدہ تصویر دوبارہ پوسٹ کی ہے، جس میں انہیں شاہی لباس میں ملبوس بیٹھے اور ٹیرف کارڈ پکڑے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چینی صارفین نے سوشل میڈیا پر ایک قدیم لباس میں ٹرمپ کا مجسمہ بھی بنایا ہے، جس پر چوان (川) کے کردار کے ساتھ ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔ اس کے پاس تہ رین ژیاؤ وو [تائی فینگ ڈیان] لکھا ہوا ایک تہہ کرنے والا پنکھا ہے، جس کا مطلب ہے دوسرے مجھ پر بہت زیادہ پاگل ہونے کی وجہ سے ہنستے ہیں")۔

امریکہ کا یوکرین امن معاہدے سے پیچھے ہٹنے کا عندیہ

پیرس، 18 اپریل (یو این آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے یوکرین امن معاہدے سے پیچھے ہٹنے کا عندیہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر یوکرین ڈیل قابل عمل نہ ہوئی تو یوکرین امن ڈیل کی کوششیں چھوڑ دیں گے۔ پیرس ائیرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مارکو روبیو نے کہا کہ ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ آیا یوکرین میں جنگ ختم کرنا ممکن ہے یا نہیں، اگر یوکرین ڈیل ممکن ہوئی تو کوششیں کریں گے ورنہ ہمارے پاس دیگر ترجیحات بھی ہیں۔ روبیو کا کہنا تھا کہ تسلیم کرتے ہیں یوکرین چاہتا ہے کہ اسے یہ یقین ہو کہ وہ اپنا دفاع کرنے کے قابل ہوگا، اگر دونوں فریق امن کے لیے سنجیدہ ہونگے تو مدد کریں گے ورنہ آگے بڑھ جائیں گے۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ حکومت میں آنے کے بعد سے ہی یوکرین اور روس کے درمیان جنگ بندی کی بات کر رہے ہیں مگر انہیں اب تک اس میں کامیابی نہیں ملی ہے۔

غزہ فلسطین کا اٹوٹ حصہ

چین اور ملائیشیا کے سربراہان مملکت نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ غزہ فلسطین کا اٹوٹ حصہ ہے اور ہم اس کے باشندوں کی جبری نقل مکانی کی مخالفت کرتے ہیں۔ چینی صدر شی جن پنگ کے ملائیشیا کے سرکاری دورے کے دوران جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک غزہ کے رہائشیوں کی جبری نقل مکانی کی مخالفت کرتے ہیں اور دو ریاستی حل کی بنیاد پر ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ فلسطین پر فلسطینیوں کی حکمرانی ایک اہم اصول ہے جس پر عمل کیا جانا چاہیے۔ چین اور ملائیشیا ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام اور اقوام متحدہ میں فلسطین کی مکمل رکنیت کا مطالبہ کرتے ہیں

یمن کے عوام کا غزہ کے باشندوں کے ساتھ اظہار یکجہتی

المسیرہ کے مطابق یمن کے عوام نے شمالی صوبے صعدہ سمیت ملک کے مختلف علاقوں میں عظیم الشان مارچ کا انعقاد کر کے غزہ پٹی کے لئے اپنی بھرپور حمایت جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ یہ مارچ یمن کے اعلیٰ حکام کے اس اعلان کے بعد کیا گیا ہے کہ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ یمنی عوام ملک پر امریکہ کے جارحانہ حملے کے سبب فلسطین کی حمایت سے باز نہیں آئیں گے۔ یمنی عوام نے اپنے ملک گیر مظاہروں میں امریکی فضائی حملوں کی مذمت کی اور امریکا کے مقابلے میں یمنی افواج کی استقامت و پائیداری کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔ یمن کے مختلف علاقوں بالخصوص صوبہ الحدیدہ کو امریکہ نے متعدد بار اپنی جارحیت کا نشانہ بنایا ہے۔ یمنی ذرائع نے رپورٹ دی ہے کہ الحدیدہ کی راس عیسیٰ آئل بندرگاہ پر امریکی حملے میں شہید ہونے والے یمنی شہریوں کی تعداد بڑھ کر اٹھاون ہوگئی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق صوبہ الحدیدہ میں یمن کی وزارت صحت کے دفتر نے اعلان کیا ہے کہ راس عیسیٰ بندرگاہ اور آئل تنصیبات پر امریکی جنگی طیاروں کے گزشتہ رات کے حملے میں اب تک اٹھاون یمنی عام شہریوں کے شہید ہونے کی تصدیق کی جاچکی ہے۔ یمنی وزارت صحت کے مطابق اس حملے میں کم سے کم ایک سو چھبیس عام شہری زخمی بھی ہوئے ہیں۔

عرب کے ساتھ تعلقات وسیع کرنے کیلئے تیار ایران

تہران، 18 اپریل (یو این آئی) ایرانی صدر مسعود پزیشکیان نے کہا ہے کہ سعودی عرب کے ساتھ تعلقات وسیع کرنے کے لیے تیار ہیں عرب میڈیا کے مطابق ایرانی صدر مسعود پزیشکیان نے سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان سے ملاقات کی ہے اس موقع پر ایرانی صدر مسعود پزیشکیان نے کہا کہ سعودی عرب کے ساتھ دوستی اسلامی دنیا کے مفاد کے فروغ میں معاون و مددگار ثابت ہوگی ایرانی صدر نے کہا کہ ایران اور سعودی عرب مل کر خطے میں بہت سے مسائل حل کر سکتے ہیں اور دونوں علاقائی تعاون میں ایک نمونہ بن سکتے ہیں۔ سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس ملاقات کے حوالے سے بیان میں کہا ہے کہ قیادت کی ہدایت پر اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سے ملاقات کی، جس میں قیادت کی جانب سے نیک تمناؤں کا پیغام پہنچایا۔

ایران میں مسلح افواج کے دن پر فوجی پریڈ

تہران، 18 اپریل (یو این آئی) ایران میں مسلح افواج کے دن پر منعقدہ فوجی پریڈ میں نئے ڈرونز اور جدید میزائل سسٹم کی رونمائی کی گئی۔ تہران میں ہونے والی آرمی ڈے پریڈ میں ایرانی صدر مسعود پزشکیان سمیت ایران کے عسکری و سیاسی حکام بھی موجود تھے۔ ایرانی صدر کا کہنا تھا کہ قومی سلامتی اور سکون ایک مضبوط اور چوکس فوج کی موجودگی سے ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری فوج نے ملک کو درکار تمام فوجی اور دفاعی آلات تیار کرنے میں ناقابل بیان ترقی کر لی ہے۔ بہادر اور دلیر فوج کی موجودگی نے دشمنوں کی نیندیں اڑادی ہیں۔ واضح رہے کہ ایران میں ہر سال 18 اپریل کو مسلح افواج کا قومی دن منایا جاتا ہے۔

افغانستان میں چھوڑے گئے امریکی ہتھیار عسکریت پسندوں کو فروخت کر دیے گئے، برطانوی میڈیا

برطانوی نشریاتی ادارے نے ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ افغانستان میں طالبان کی جانب سے حاصل کیے گئے 5 لاکھ ہتھیار ضائع ہو چکے ہیں، انہیں فروخت کیا جا چکا ہے یا عسکریت پسند گروہوں کو اسمگل کیا جا چکا ہے۔ ایک سابق افغان اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بی بی سی سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ طالبان نے 2021 میں افغانستان پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کے بعد تقریباً 10 لاکھ ہتھیاروں اور فوجی ساز و سامان کا کنٹرول سنبھال لیا تھا۔ 2021 میں جب طالبان نے افغانستان میں پیش قدمی کی تو بہت سے افغان فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیے یا اپنے ہتھیار اور گاڑیاں چھوڑ کر فرار ہوگئے، کچھ ساز و سامان امریکی افواج چھوڑ گئی تھیں۔ ان ہتھیاروں کے ذخیرے میں امریکی ساختہ اسلحہ، جیسے ایم 4 اور ایم 16 رائفلز کے ساتھ ساتھ افغانستان کے قبضے میں موجود دیگر پرانے ہتھیار بھی شامل تھے جو دہائیوں سے جاری لڑائی کے بعد وہاں رہ گئے تھے۔ ذرائع نے بی بی سی کو بتایا ہے کہ گزشتہ سال کے اواخر میں دوحہ میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی پابندیوں کی کمیٹی کے بند کمرا اجلاس میں طالبان نے اعتراف کیا تھا کہ ان میں سے کم از کم آدھے آلات اب غائب ہو چکے ہیں، کمیٹی کے ایک رکن نے کہا کہ انہوں نے دیگر ذرائع سے تصدیق کی ہے کہ 5 لاکھ اشیا کا علم نہیں ہے۔ فروری میں اقوام متحدہ نے ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ تحریک طالبان پاکستان، اسلامک موومنٹ آف ازبکستان، ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ اور یمن کی انصار اللہ تحریک سمیت القاعدہ سے وابستہ تنظیمیں طالبان کے قبضے میں لیے گئے ہتھیاروں تک رسائی حاصل کر رہی ہیں یا انہیں بلیک مارکیٹ سے خرید رہی ہیں۔ بی بی سی نے یہ بات طالبان حکومت کے نائب ترجمان حمد اللہ فطرات سے پوچھی جنہوں نے بتایا کہ وہ ہتھیاروں کے تحفظ اور ذخیرے کو بہت سنجیدگی سے لے رہے ہیں، تمام ہلکے اور بھاری ہتھیار محفوظ طریقے سے ذخیرہ کیے جاتے ہیں، ہم اسمگلنگ یا تباہی کے دعوؤں کو سختی سے مسترد کرتے ہیں۔ 2023 میں اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ طالبان نے مقامی کمانڈروں کو ضبط شدہ امریکی ہتھیاروں کا 20 فیصد اپنے پاس رکھنے کی اجازت دی اور اس کے نتیجے میں بلیک مارکیٹ پھل پھول رہی ہے، یہ کمانڈر طالبان سے وابستہ ہیں لیکن اکثر انہیں اپنے علاقوں میں خود مختاری حاصل ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ نے نوٹ کیا کہ 'طاقت کو مستحکم کرنے کے لیے مقامی کمانڈروں اور جنگجوؤں کے درمیان ہتھیاروں کا تحفہ دینے کا وسیع پیمانے پر رواج پایا جاتا ہے، بلیک مارکیٹ اب بھی طالبان کے لیے ہتھیاروں کا ایک بھرپور ذریعہ ہے'۔ قندھار شہر کے ایک سابق صحافی نے بی بی سی کو بتایا کہ طالبان کے قبضے کے بعد ایک سال تک وہاں کھلے ہتھیاروں کی ایک مارکیٹ موجود تھی، لیکن اس کے بعد میسجنگ سروس واٹس ایپ کے ذریعے اسے زیر زمین منتقل کر دیا گیا ہے، اس پر دولت مند افراد اور مقامی کمانڈر نئے ہتھیاروں کی تجارت کرتے ہیں اور امریکی ہتھیاروں اور ساز و سامان کا استعمال کرتے ہیں جن میں سے زیادہ تر امریکی حمایت یافتہ افواج کے چھوڑے ہوئے ہتھیار ہیں۔ افغانستان کی تعمیر نو کے منصوبوں کی نگرانی کرنے والے امریکی ادارے 'سیگار' کی جانب سے ریکارڈ کیے گئے ہتھیاروں کی تعداد ہمارے ذرائع کے حوالے سے ریکارڈ کیے گئے ہتھیاروں سے کم ہے، لیکن 2022 کی ایک رپورٹ میں تسلیم کیا گیا تھا کہ وہ درست معلومات حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے، اس کی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ گزشتہ برسوں کے دوران مختلف امریکی محکموں اور تنظیموں کی طرف سے ساز و سامان کی مالی اعانت اور فراہمی کی گئی ہے۔ سیگار نے مزید کہا کہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے افغانستان میں آلات کو ٹریک کرنے کے لیے محکمہ دفاع کے طریقہ کار میں خامیاں اور مسائل موجود تھے۔ بیان میں اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا گیا ہے کہ 'ریاست نے ہمیں اپنے پیچھے چھوڑے گئے آلات اور فنڈز کے بارے میں محدود، غلط اور بے وقت معلومات فراہم کیں'۔ محکمہ نے اس بات سے انکار کیا کہ یہ معاملہ ہے۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بارہا کہہ چکے ہیں کہ وہ افغانستان سے ہتھیار واپس لیں گے، ان کا کہنا تھا کہ وہاں 85 ارب ڈالر کے جدید ہتھیار رہ گئے ہیں۔ افغانستان دنیا میں فوجی ساز و سامان بیچنے والے سب سے بڑے ممالک میں سے ایک ہے، آپ جانتے ہیں کیوں؟ ٹرمپ نے نئی انتظامیہ کی کابینہ کے پہلے اجلاس کے دوران کہا کہ وہ، وہ ساز و سامان فروخت کر رہے ہیں جو ہم نے چھوڑے تھے۔ میں اس پر غور کرنا چاہتا ہوں، اگر ہمیں انہیں ادائیگی کرنے کی ضرورت ہے، تو یہ ٹھیک ہے، لیکن ہم اپنا فوجی ساز و سامان واپس چاہتے ہیں۔ صدر کے اعداد و شمار متنازع رہے ہیں کیونکہ افغانستان میں خرچ کی جانے والی رقم تربیت اور تنخواہوں کے لیے بھی خرچ کی جاتی ہے، اس کے علاوہ اسٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے 25 بڑے ہتھیار برآمد کنندگان میں افغانستان بھی شامل نہیں تھا۔

قرآن اللہ کی کتاب ہے، زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتی ہے

امروہہ فاؤنڈیشن کی جانب سے امروہہ میں پہلی بار ایک اسلامی کوئز کا انعقاد

امروہہ فاؤنڈیشن کی جانب سے امروہہ میں پہلی بار ایک اسلامی کوئز کا انعقاد کیا گیا جس میں سنی اور شیعہ دونوں طبقوں کے افراد نے شرکت کی۔ یہ پہلا موقع تھا جب امروہہ میں اس طرح کا پروگرام ہوا اور سب نے اس کی خوب تعریف کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو مولانا عمران علی تورابی نے کی، اور نعتِ پاک کا نذرانہ ہمایوں حیدر امروہوی اور شیبان قادری نے پیش کیا۔ لوگوں نے امروہہ فاؤنڈیشن سے آئندہ بھی ایسے اسلامی کوئز پروگرام منعقد کرنے کی گزارش کی۔ اس پہلی کوشش کی تمام مہمانوں اور حاضرین نے دل کھول کر تعریف کی۔ اس اسلامی کوئز میں مجموعی طور پر دونوں گروپس میں 73 لوگوں نے حصہ لیا، جن میں سنی اور شیعہ دونوں کمیونٹی کے لوگ شامل تھے۔ یہ پروگرام 15 اپریل کو دوپہر بعد دربارِ حسینی، محلہ لکڑہ، امروہہ میں منعقد ہوا، اور 17 اپریل کو اس کا نتیجہ سنایا گیا۔ آج کے پروگرام کی صدارت مولانا سید احسن اختر ساروش (شیعہ نائب امامِ جمعہ، امروہہ) نے کی، جبکہ مہمانِ خصوصی مفتی دانش قادری (مرادآباد سے) تھے۔ دیگر معزز مہمانوں میں مولانا سید رضا کاظم تقوی (پرنسپل، سید المدارس امروہہ)، ڈاکٹر سید شہوار حسین نقوی (امامِ جمعہ، مرادآباد)، مولانا عمران علی تورابی، مولانا رضا علی رزن، اسلم عثمانی، اویس رضوی امروہوی، اور ڈاکٹر میراج حسین شامل تھے۔ ڈاکٹر میراج حسین کی کوششوں کو مدنظر رکھتے ہوئے امروہہ فاؤنڈیشن نے ان کا پُر جوش استقبال کیا۔

اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جناب اسلم عثمانی نے امروہہ فاؤنڈیشن کی خدمات کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ادارہ مسلسل عوام کی خدمت کرتا آرہا ہے، اور ایسے پروگرامز کے ذریعے بھائی چارہ فروغ پاتا ہے۔ مولانا رضا علی رزن نے بھی اسلامی کوئز کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ایسے پروگرامز کی آج کے دور میں اشد ضرورت ہے، اور یہ پروگرام شیعہ سنی اتحاد کی بہترین مثال ہے۔

فاؤنڈیشن کے صدر فرمان حیدر نقوی کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا گیا کہ وہ بغیر کسی مذہبی تفریق کے ضلع بھر کے طلباء کے لیے پروگرامز کرتے ہیں۔ مولانا رضا کاظم نے فرمایا کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے، جو زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتی ہے، اور مسلمانوں کے لیے اس کو پڑھنا اور سمجھنا لازم ہے۔

مہمانِ خصوصی مفتی دانش قادری نے کہا کہ اگر ہم رمضان کی طرح پورا سال قرآن کو پڑھیں اور اس پر عمل کریں تو ہم کبھی رسوا نہیں ہوں گے۔ انھوں نے امروہہ فاؤنڈیشن کو مشورہ دیا کہ ایسے پروگرامز کو مزید عام کیا جائے کیونکہ یہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہیں۔

صدرِ مجلس مولانا سید احسن اختر ساروش نے کہا کہ قرآن صرف برکت کے لیے نہیں بلکہ ہر مسلمان کی زندگی کا لازمی حصہ ہونا چاہیے، اور نبی کریم (ص) نے فرمایا تھا کہ "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے میرے اہل بیت، ان دونوں کو تھامے رکھنا کامیابی کی ضمانت ہے۔"

انہوں نے مزید کہا کہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم بھی ضروری ہے، تاکہ قوم ترقی کر سکے۔ پروگرام کے آخر میں امروہہ فاؤنڈیشن کے صدر فرمان حیدر نقوی نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ وہ کئی سالوں سے دہلی میں اس طرح کے پروگرام کرتے آرہے ہیں، اور امروہہ میں اس کا مقصد نوجوانوں کو قرآن سے جوڑنا ہے۔ اس پہلی کوشش میں ہر عمر کے افراد نے شرکت کی، جو کامیابی کی دلیل ہے۔

تمام مہمانوں کو یادگاری شال اور مومنٹو پیش کیے گئے، اور امروہہ کی مختلف سماجی تنظیموں کو بھی ان کی خدمات پر اعزازات سے نوازا گیا، جن میں: پرواز فاؤنڈیشن، امروہہ فرینڈز آف امروہہ کلب، انسانیت کا پیغام فاؤنڈیشن، اپیل کلب امروہہ شامل ہیں۔

اعزاز حاصل کرنے والوں میں اقبال حیدر نقوی، صدر سلمان حیدر جونیئر ہائی اسکول، ایڈووکیٹ شاہنواز حیدر نقوی، اور کامران صدیقی شامل تھے جنھوں نے میڈیکل و آیوشمان کارڈ کے سلسلے میں کام کیا۔ انعامات کی تفصیلات:

** سینئر گروپ: ** - پہلا انعام: ندیم حیدر، دوسرا انعام: فاریہ شمیم، تیسرا انعام: سحر بانو

** جونیئر گروپ: ** پہلا انعام: مسکان زہرا، دوسرا انعام: غازی رضا، تیسرا انعام: عذمی زہرا۔

انعامات میں ڈنر سیٹ، مکسر، سیلنگ فین، اور پانی کی بوتلیں دی گئیں۔ پروگرام کی نظامت شاندار انداز میں جناب مجتبیٰ امروہوی نے کی۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

آیت اللہ خامنہ ای کے نمائندے حکیم الٰہی کی مولانا کلب جواد سے ملاقات

لکھنؤ ۱۸ اپریل: ولی امر مسلمین، رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے ہندوستان میں نو منتخب نمائندے حجۃ الاسلام آقای عبدالمجید حکیم الٰہی نے آج مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی سے ان کی رہائش گاہ پر خیر سگالی ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ جامع مسجد آصفی میں نماز جمعہ میں بھی شریک ہوئے اور نمازیوں کو خطاب بھی فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان کا اخلاق سب سے اچھا ہونا چاہیے کیونکہ ہم اس رسولؐ کی امت ہیں جس کو قرآن مجید نے خُلق عظیم کے درجے پر فائز قرار دیا ہے۔

نماز جمعہ کے بعد نمائندۂ ولی فقیہ آقای حکیم الٰہی امام باڑہ غفران مآب تشریف لائے جہاں انہوں نے مدفون علما اور مجتہدین کی قبروں پر فاتحہ خوانی۔ اس دوران انہوں نے مجلس علمائے ہند کے دفتر کا دورہ بھی کیا۔ ان کے ساتھ مولانا کلب جواد نقوی، مولانا تقی حیدر نقوی، مولانا قمر حسنین اور مولانا عادل فراز نقوی بھی دفتر مجلس علمائے ہند میں موجود رہے۔ کارکنان دفتر نے انہیں پھول پیش کئے اور سرزمین لکھنؤ پر انہیں خوش آمدید کہا۔ مجلس علمائے ہند کے بعد آقای حکیم الٰہی حوزہ علمیہ حضرت دلدار علی غفران مآبؒ تشریف لے گئے جہاں انہوں نے تعلیم و تربیت کی ضرورت اور انسانی زندگی میں اخلاق کی اہمیت کے موضوع پر طلبہ سے خطاب کیا۔ اس دوران حوزہ علمیہ حضرت غفران مآبؒ کے سرپرست مولانا کلب جواد نقوی، مدرسے کے پرنسپل مولانا سید رضا حیدر زیدی، وائس پرنسپل مولانا نثار احمد زین پوری اور مدرسے کے اساتذہ موجود رہے۔ حوزہ علمیہ غفران مآبؒ پہونچتے ہی نمائندہ ولی فقیہ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ مولانا کلب جواد نقوی اور مولانا رضا حیدر نے تمام اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ انہیں پھول پیش کئے۔

جشن امام رضا علیہ السلام ۳/ مئی کو

لکھنؤ 18/ اپریل (پریس ریلیز): انتظامیہ کمیٹی "جشن امام رضاؑ" کی ایک میٹنگ جاوید رضا صاحب کے مکان نجف روڈ لکھنؤ میں ڈاکٹر سید علی امام زیدی گوہر لکھنوی (آل انیسؔ وشدیدؔ) کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں آئندہ ۳/ مئی کو حضرت قاسمؑ ہال (روضۂ فاطمین) رستم نگر میں منعقد ہونے والے جشن "جشن امام رضاؑ" کی تیاریوں کو آخری شکل دی گئی۔ تاریخ ولادت امام رضاؑ کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے اس جشن کی صدارت مولانا سید محمد ثقلین عابدی کریںگے۔ پروگرام کا آغاز قاری یونس صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوگا اور ممتاز العلماء مولانا سید سیف عباس صاحب افتتاح فرمائیں گے۔ خطیب انقلاب مولانا سید عباس ارشاد نقوی صاحب کی تقریر ہوگی اور مولانا سید غلام حسین صدف جونپوری اختتامی تقریر بعنوان اظہار تشکر کریں گے۔

ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر مظلوم سماج کے لیے ایک مسیحا بن کر ابھرے

پروفیسر، ٹیچر اینڈ نان ٹیچنگ ایمپلائز آرگنائزیشن اور قومی آنگن واڑی یونین کے زیر اہتمام پروگرام

امبیڈکر نگر: پروفیسر، ٹیچر اینڈ نان ٹیچنگ ایمپلائز آرگنائزیشن اور قومی آنگن واڑی یونین کے زیر اہتمام ریاستی صدر ڈاکٹر منوج کمار کی صدارت میں اور وکاس سکسینہ کی نظامت میں "معاشرے کی بہتری میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا تعاون" کے عنوان سے بسکھاری واقع چودھری میرج ہال میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ایس این انٹر کالج اندئی پور کے پرنسپل میوالال نے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر مظلوم سماج کے لیے ایک مسیحا بن کر ابھرے، جنہوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک ان کے حقوق اور عزت کے لیے جدوجہد کی۔ محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد محمد اسلم خان نے کہا کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے سماجی مساوات کی بنیاد صرف الفاظ سے نہیں بلکہ عمل سے بھی رکھی۔ ڈاکٹر منوج کمار نے کہا کہ بابا بھیم راؤ امبیڈکر نے اپنے نظریات اور سماج کی پیچیدگیوں کو واضح کرنے کے لیے کئی کتابیں لکھیں۔ بی ایم پی کے جاوید صدیقی نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر مظلوم سماج کے لیے ایک مسیحا بن کر ابھرے، جنہوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک ان کے حقوق کے لیے جدوجہد کی۔ ضلع صدر دھرم شیل نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ وکاس سکسینہ نے تنظیم کی مضبوطی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جدوجہد کے بغیر کسی بھی کام میں کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ باہمی اتحاد اور تعاون سے ہی مقاصد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ انوپم رنجن، میرا دیوی، جگجیت کمار، شفیق انور، سندیپ کمار، ڈاکٹر ایچ سی کھروار، منوج کمار راج بھر، راجکمار، گریش چندر، ابھیشیک، کانتی یادو وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

30 سالہ شادی شدہ خاتون نیتم کرنٹ کی زد میں

دیوبند 18/ اپریل (فیروز خان) دیوبند تحصیل کے گاؤں ڈیہرا میں مکان کی چھت پر کپڑے پھیلانے کے لئے گئی 30 سالہ شادی شدہ خاتون نیتم کرنٹ کی زد میں آکر جھلس گئی، اہل خانہ نے اسے علاج کے لئے سی ایچ سی دیوبند میں داخل کرایا جہاں پر ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اطلاع کے مطابق ڈیہرا گاؤں کے رہنے والے لالچند کی بیٹی نیتم کی شادی جلکھیڑا گاؤں کے رہنے والے نیٹو کے ساتھ ہوئی تھی، گزشتہ کئی روز سے نیتم اپنے مائکہ آئی ہوئی تھی، دیر شام وہ جب اپنے مکان کی چھت پر کپڑے پھیلانے کے لئے گئی تو وہ کرنٹ کی زد میں آگئی، جسے اس کے اہل خانہ نے علاج کے لئے دیوبند کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ اچانک ہوئی موت خاتون کے مائکہ اور سسرال میں غم کا ماحول بنا ہوا ہے۔ پولیس کے مطابق متوفی خاتون کے اہل خانہ کی پوسٹ مارٹم نہ کرانے کی درخواست پر لاش کو پنچ نامہ بھر کر ان کے سپرد کردیا گیا ہے۔

داماد کے ساتھ بھاگی ساس انیتا کو منانے تھانے پہنچ گئے بچے

بیٹا روتے ہوئے ہو گیا بے ہوش، بولی میں صرف راہل کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں

علی گڑھ: 18 اپریل (پی این ایس) بچے ساس انیتا کو منانے پولیس اسٹیشن پہنچے جو اپنے داماد کے ساتھ فرار ہو گئی تھی۔ آٹھ گھنٹے تک بچے اپنی ماں کو اپنے ساتھ آنے کے لیے قائل کرتے رہے۔ نو سالہ بیٹا روتے ہوئے بیہوش ہو گیا۔ لیکن انیتا نہیں مانی۔ انیتا نے کہا کہ وہ راہل کے ساتھ رہنا چاہتی ہیں، جو داماد سے عاشق بن گیا ہے۔ پولیس نے انیتا کو ون اسٹاپ سینٹر بھیج دیا ہے، جہاں اس کی کونسلنگ کی جارہی ہے۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں، انیتا اپنے ہونے والے داماد کے ساتھ 6 اپریل کو فرار ہو گئی تھی۔ وہ دونوں کچھ دنوں تک مظفر پور، بہار میں رہے۔ اس کے بعد نیپال جانے کا منصوبہ تھا۔ لیکن دونوں نے 16 اپریل کو واپس آکر پولیس اسٹیشن میں خود سپردگی کی۔ انیتا کی بیٹی کی شادی راہول سے 16 اپریل کو ہونی تھی۔ کل انیتا کے گھر والے پولیس اسٹیشن پہنچے اور اسے اپنے ساتھ آنے کو کہا، لیکن انیتا نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد دونوں بچوں نے تقریباً آٹھ گھنٹے تک رو کر ماں کو سمجھانے کی کوشش کی۔ بچوں نے کہا گھر آؤ اور ہمارے ساتھ رہو۔ نو سالہ بیٹا ماں کو سمجھانے کی کوشش میں روتے ہوئے بے ہوش ہو گیا لیکن انیتا کا دل نہ پگھلا۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ انیتا کا شوہر بھی اسے اپنے ساتھ رکھنے کو تیار ہے لیکن وہ کسی کی نہیں سن رہی ہے۔ پولیس حراست میں انیتا نے کہا کہ وہ اپنی زندگی صرف راہول کے ساتھ گزارنا چاہتی ہے۔ وہ اب اپنے شوہر جتیندر کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی۔ انیتا نے بتایا کہ کشیدگی کی وجہ سے وہ گھر سے نکلی اور راہل کے ساتھ بہار کے مظفر پور چلی گئی۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ پولیس اسے تلاش کر رہی ہے تو وہ واپس آگئی۔ انیتا نے بتایا کہ اس کا شوہر جتیندر شراب پیتا تھا اور منع کرنے پر اسے مارتا تھا۔ میں نے گھر سے کوئی نقدی یا زیورات نہیں لیے۔ جو بھی الزامات لگائے جارہے ہیں وہ غلط ہیں۔ اس نے صرف 200 روپے اور ایک موبائل فون لیا۔

انیتا کے بہنوئی دنیش چندر نے کہا کہ ہم اب اس کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتے۔ ہم وہ تمام چیزیں واپس چاہتے ہیں جو وہ اپنے ساتھ لے گئی تھیں۔ انیتا جھوٹ بول رہی ہے اور خاندان کو دھوکہ دے کر شادی کے مقدس رشتے کو داغدار کر رہی ہے۔ اگلاس ایریا آفیسر مہیش کمار نے بتایا کہ انیتا نامی خاتون اپنے داماد کے ساتھ چلی گئی تھی اور وہ محفوظ ہے یہ خاندانی معاملہ ہے، اس لیے کونسلنگ کا عمل خواتین کے کونسلنگ سینٹر میں ایک کونسلر کے ذریعے کیا جارہا ہے۔

عقیدت مندوں کی کار چوری

دیوبند: 18/ اپریل (فیروز خان) ترپور ماں بالا سندری دیوی کا میلہ دیکھنے کے لئے دیوبند آئے عقیدت مندوں کی کار دیر رات چوری ہوگئی۔ بڑگاؤں کے رہنے والے متاثرہ کار مالک ستبیر سنگھ نے کوتوالی دیوبند میں دی گئی تحریر میں بتایا ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ دیوبند میں میلہ دیکھنے اور مندر میں پوجہ ارچنا کرنے کے لئے آیا تھا، اس نے اپنی کار میلے کے قریب واقع پی ڈبلو ڈی گیسٹ ہاؤس دیوبند کے نزدیک کھڑی کی تھی۔

الحاج بابا جی کی آمد پر مکنپور میں نعتیہ شعری نشست

معروف ادبی تنظیم بزم شاہین کے چیرمین الحاج بابا جی کی مکنپور آمد سید عروج اختر کیف مکنپوری کی رہائش گاہ پر مولانا سید فیروز اختر جعفری المداری کی صدارت میں ایک نعتیہ شعری نشست کا انعقاد ہوا جس نظامت نعمان مکنپوری نے کی جبکہ مہمان خصوصی معید رہبر لکھنوی رہے۔ الحاج بابا جی نے کہا کہ مکنپوری کی سرزمین اولیاء اللہ کی سرزمین ہے اور جو یہاں آتا ہے اسے روحانی سکون حاصل ہوتا ہے

مانا کہ خوب تر ہے سبھی انبیاء کا رنگ
لیکن ہے بے مثال گل آمنہ کا رنگ
معید رہبر لکھنوی

بے سہاروں کے والی مدار جہاں
دیکھئے خستہ حالی مدار جہاں
کیف مکنپوری

وہ کہاں بے آسرا ہیں سر سے لیکر پاؤں تک
جو غلام مصطفی ہیں سر سے لیکر پاؤں تک
نعمان مکنپوری

ان کے علاوہ عاصم مکنپوری، پپلو لکھنوی، حافظ امیر عنبر نے کلام پیش کیا۔

مقصد حسینی کے رمضان کلاسیز میں کامیاب جونیئر سیکشن کے بچوں میں انعامات تقسیم

لکھنؤ (پریس ریلیز) (18/ اپریل، 2025) کشمیری محلہ واقع ادارہ مقصد حسینی کی جانب سے رمضان المبارک میں منعقد کئے گئے رمضان کلاسیز میں شکوہ پیلیس مرکز کے جونیئر سیکشن کے کامیاب طلباء وطالبات کو انعامات تقسیم کئے گئے ادارہ کے ترجمان ایس ایم امن کی اطلاع کے مطابق لاٹوش روڈ کے ماڈل ہاؤس واقع شکوہ پیلس مسجد میں گذشتہ روز بعد نماز ظہرین تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔ جس میں رمضان کلاسیز کے جونیئر سیکشن کے کامیاب بچوں کو انعامات و سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر ادارہ کے جنرل سکریٹری مولانا سید رضا حسین رضوی نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء وطالبات کو انعامات، سند و شیلڈ دے کر سرفراز کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر مولانا گوہر فتح پوری، مسجد کے نگراں اور سینٹر انچارج کے علاوہ ادارہ کا پورا عملہ شاذ رضوی، شیخ کمیل، احسن مرزا، کمیل حیدر، جون میاں و مقامی مومنین نے شرکت کی۔

یوپی کے مردوں کو ڈرم کا ڈر۔ راشد نے نازنین کو کیا قتل

بیوی کے قتل کی بتائی ایسی وجہ پولیس بھی رہ گئی دنگ

ہاپوڑ 18 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے ہاپوڑ میں ایک سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہاں شوہر نے بیوی کو گلا دبا کر قتل کر دیا۔ پھر اس نے خود پولیس کو بلایا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو قتل کیا ہے۔ آؤ اور مجھے گرفتار کرو۔ کال کے بعد پولیس نے موقع پر پہنچ کر خاتون کی لاش کو تحویل میں لے کر ملزم شوہر کو گرفتار کرلیا۔ ملزم شوہر نے پولیس کو بتایا کہ مجھے ڈر تھا کہ میری بیوی مجھے بھی نیلے ڈرم میں ڈال دے گی۔ کیونکہ وہ غلط تھی۔ اسی خوف سے میں نے اسے قتل کر دیا۔ معاملہ ہاپوڑ سٹی کوتوالی علاقہ کے محلہ رفیق نگر کا ہے۔ 40 سالہ راشد اپنی بیوی نازرین اور تین بچوں کے ساتھ محلہ رفیق نگر میں رہتا تھا۔ وہ مزدوری کر کے اپنے خاندان کی کفالت کرتا تھا۔ راشد نے جمعہ کی صبح تقریباً 4 بجے پولیس کو کال کی۔ اس نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو قتل کیا ہے۔ آؤ اور مجھے گرفتار کرو۔ پولیس ٹیم فوراً موقع پر پہنچی اور دیکھا کہ خاتون مردہ پڑی تھی۔ پولیس نے خاتون کی لاش تحویل میں لے کر ملزم شوہر کو گرفتار کرلیا۔ راشد کی شادی 14 سال قبل گلاوٹی کے گاؤں سید پور کی رہائشی نازرین سے ہوئی تھی۔ راشد کے تین بچے بھی ہیں۔ سب سے چھوٹا بچہ ابھی صرف آٹھ ماہ کا ہے۔

واضح رہے کہ کچھ دن قبل مسکان رستوگی نے اپنے عاشق کے ساتھ ملکر شوہر سوربھ کا قتل کر کے نیلے ڈرم میں سیمنٹ سمیت بند کر دی تھی، فی الحال سوشل میڈیا پر ڈرم اور مرد حضرات کو لیکر کافی ریلس وائرل ہو رہی ہے، جس میں مردوں کو ڈرم سے ڈرتے دیکھا جارہا ہے۔ سی او سٹی جتیندر شرما نے کہا کہ ابتدائی طور پر ایسا لگتا ہے کہ ملزم نے شراب کے نشے میں اپنی بیوی کا قتل کیا ہے۔ پولیس تمام پہلوؤں کی سنجیدگی سے تفتیش کر رہی ہے۔ تحقیقات کے بعد ہی کیس کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی۔ راشد کے پڑوسی فاروق نے بتایا کہ پولیس اہلکار صبح چار بجے کے قریب آئے۔ راشد خود گھر سے باہر نکل آیا۔ اس نے پولیس کو بتایا کہ قتل کرنے والا میں ہی ہوں۔ راشد نے پولیس اہلکاروں کو بتایا تھا کہ میری بیوی غلط تھی۔ اس نے پولیس اہلکاروں کو نیلے ڈھول کی کہانی بھی سنائی۔

رامپور: دلت بیٹی کے ساتھ ہوئی درندگی بے حد شرمناک: راہل گاندھی

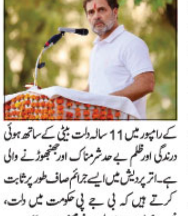

رام پور 18 اپریل (پی این ایس) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے اتر پردیش کے رامپور ضلع میں ایک گونگی و بہری دلت بچی سے مبینہ طور پر عصمت دری کے واقعہ پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے اس معاملے میں بی جے پی حکومت پر حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ ریاست میں دلت و خواتین غیر محفوظ ہیں اور جرائم پیشے بے خوف گھوم رہے ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ رامپور میں گونگی و بہری دلت بچی سے مبینہ عصمت دری معاملے میں پولیس نے ایک ملزم کو تصادم کے بعد گرفتار کیا ہے۔ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ 11 سالہ متاثرہ بچی کا میرٹھ میڈیکل کالج میں علاج کیا جارہا ہے۔ پولیس کے مطابق بچی منگل کی شام اپنے گھر کے باہر سے لاپتہ ہو گئی تھی اور بدھ کی صبح ایک مقامی کسان نے بچی کو کھیت میں بیہوش حالت میں پایا۔ اس معاملے میں راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اتر پردیش کے رامپور میں 11 سالہ دلت بیٹی کے ساتھ ہوئی درندگی اور ظلم بے حد شرمناک اور جھنجھوڑنے والی ہے۔ اتر پردیش میں ایسے جرائم صاف طور پر ثابت کرتے ہیں کہ بی جے پی حکومت میں دلت، خصوصاً بیٹیاں پوری طرح غیر محفوظ ہیں۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یہ بی جے پی کی دلت اور خاتون مخالف ذہنیت کا ہی نتیجہ ہے کہ جرائم پیشے نظامِ قانون سے بے خوف ہیں اور متاثرین بے بس۔ آخر کب تک اتر پردیش کی بیٹیاں ایسی درندگی کا شکار ہوتی رہیں گی؟" اپنی پوسٹ کے آخر میں راہل گاندھی لکھتے ہیں کہ "انتظامیہ سے سیدھا سیدھا مطالبہ ہے۔ جرائم پیشہ پر سخت کارروائی کرے اور متاثرہ واس کے کنبہ کو جلد از جلد انصاف دلائے۔"

بریلی میں پڑوسی نے گوشت فروش کا گلا کاٹ کر کیا قتل

بریلی 18 اپریل (پی این ایس) فرید پور تھانہ علاقے میں ایک گوشت فروش کے قتل کی واردات سامنے آئی ہے۔ گوشت فروش کا نام الیاس عرف بھورا بتایا جارہا ہے۔ الیاس فرید پور تھانہ علاقہ کے فرخ پور محلہ کا رہنے والا ہے اور اس کی گوشت (چکن) فرید پور سبزی منڈی میں ہے۔ اہل علاقہ نے ملزم کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ ساتھ ہی پولیس گھر والوں کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کی بنیاد پر کارروائی کرنے کی بات کر رہی ہے۔ پولیس کے مطابق فرید پور تھانہ علاقہ کے فرخ پور محلہ کے رہائشی الیاس عرف بھورا اور اس کے پڑوسی زاہد عرف ملی کی سبزی منڈی میں چکن کی دکان ہے۔ جمعرات کی دیر رات سبزی منڈی کے گیٹ پر شراب پینے پر الیاس اور زاہد کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ جھگڑا اس حد تک بڑھ گیا کہ زاہد عرف ملی نے چاقو سے الیاس عرف بھورا (40) کا گلا کاٹ دیا۔ چھری سے گلا کاٹنے کے بعد الیاس خون میں لت پت نیچے گر گیا۔ جسے اہل علاقہ نے فوری طور پر پرائمری ہیلتھ سنٹر فرید پور پہنچایا۔ حالت سنگین ہونے پر اسے ضلع اسپتال ریفر کیا گیا، لیکن الیاس نے راستے میں ہی دم توڑ دیا۔ اسی دوران مقامی لوگوں نے ملزم کو موقع پر ہی پکڑ لیا۔ جسے بعد میں پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

الیاس کے بھائی یاسین نے بتایا کہ وہ فرید پور سبزی منڈی میں مرغی (گوشت) کی دکان چلاتا تھا۔ جمعرات کی رات دیر گئے ملی اور اس کے بھائیوں نے سبزی منڈی کے گیٹ پر الیاس کو گھیر لیا اور اس پر چاقو سے حملہ کر کے اس کی گردن کاٹ دی۔ اسے تشویشناک حالت میں اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ (جنوبی) انشیکا ورما نے بتایا کہ فرید پور تھانہ علاقہ میں شراب پینے پر پڑوس میں رہنے والے دو لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔

غیر قانونی اسکولوں کے خلاف محکمہ تعلیم کی کارروائی شروع

دیوبند 18/ اپریل (فیروز خان) حکومت سے منظوری لئے بغیر غیر قانونی طریقہ سے چل رہے اسکولوں کے خلاف محکمہ تعلیم نے کارروائی شروع کردی ہے، محکمہ نے ایک درجن سے زیادہ اسکول مالکان کو نوٹس جاری کر وضاحت طلب کی ہے، بلاک تعلیمی افسر وجندر کمار بالیان نے بتایا کہ فرضی اسکولوں کے خلاف جاری مہم کے تحت علاقہ میں واقع تمام اسکولوں کی جانچ کی جارہی ہے اور رجسٹریشن کے خلاف کلاسز چلانے والے 15 اسکولوں کو نوٹس جاری کر ان سے جواب طلب کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دیہات علاقہ میں گلیوں میں غیر قانونی طور پر چلائے جارہے اسکولوں کو بھی نوٹس جاری کردئے گئے ہیں، انہوں نے بتایا کہ یہ مہم ابھی جاری رہے گی۔

ایوان انصاف سے تازہ ہوا کے جھونکے

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز

اپریل 2025 ہندوستانی مسلمانوں کے لیے بڑا آزمائشی رہا ہے۔ وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں منظور کیا گیا، جس طرح نئے فقیر بھیک کی جلدی ہوتی ہے اسی طرح بعض بی جے پی اقتدار والے ریاستوں کے حکام نے اوقافی جائیدادوں کو اپنے قبضے میں کرنے اور مساجد اور مدارس پر بلڈوزر چلانے میں عجلت کی۔ اس بل کے خلاف پورے ہندوستان میں زبردست مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ بی جے پی نے مسلمانوں پر جو خوف کا ماحول طاری کیا تھا، ہندوستانی مسلمان اس خوف کو دور کرنے میں بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں۔

پولیس مظالم، لاٹھیوں، فائرنگ اور اپنے گھروں پر بلڈوزر کاروائی کے اندیشوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ احتجاجی مظاہروں کے ساتھ ساتھ قنوت نازلہ اور صلوۃ الحاجت کا اہتمام کیا، اپنی کوتاہیوں کا جائزہ اور محاسبہ کیا اور ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ کہ اس سرزمین پر جینا ہے اور یہیں پیوند خاک ہونا ہے۔ ایک نئی زندگی کا آغاز کیا ہے، ان کی یہ خواب غفلت سے بیداری خوش آئند ہے۔ اس بیداری نے مسلم دشمن طاقتوں کو پریشان کر کے رکھ دیا ہے، مرکزی وزراء بار بار وضاحت کرنے کے لیے مجبور ہیں کہ وقف ترمیمی بل مسلمانوں کے خلاف نہیں ہے، جو اس صدی سب سے بڑا جھوٹ یا لطیفہ ہے۔ مسلمانوں کی مذہبی تہذیبی شناخت کو مٹانے ان کی عبادت گاہوں پر قبضہ کرنے ان کی زبان سے نفرت کے علی الاعلان اظہار کرنے والوں کو بھلا ان سے ہمدردی کیسے ہوسکتی ہے۔

بہرحال اسی اپریل میں سپریم کورٹ سے دو ایسے فیصلے سنائے گئے جس نے ہندوستانی مسلمانوں کے ایوان انصاف پر سے اٹھتے ہوئے اعتماد کو ایک بار پھر بحال کیا۔ ایک فیصلہ اردو سے متعلق ہے، دوسرا وقف ترمیمی بل سے متعلق ہے اور دونوں کا ہی تعلق مسلمانوں سے ہے۔ 16 اپریل کو سپریم کورٹ میں وقف بل سے متعلق مقدمے کی سماعت تھی، چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواناتھن پر مشتمل بنچ نے مرکزی حکومت سے اوقافی جائیدادوں کا استعمال کنندگان کے بارے میں بڑے تیز و تند سوالات کیے۔ وقف بل کی مخالفت میں ہندوستان کے نامور ماہرین قانون جن میں کپل سبل، راجیو دھون اور سانگھوی شامل ہیں۔ کافی اچھی بحث کی بہترین دلائل پیش کیے، سپریم کورٹ نے ایک عبوری حکم جاری کرنے کی تجویز پیش کی۔ جس پر دوسرے دن 17 اپریل کو سماعت ہوگی۔ عبوری حکم میں جو ہدایات شامل ہیں ان میں۔

(1) عدالتوں کی طرف سے وقف طور پر اعلان کردہ املاک پر وقف کے طور پر منسوخ نہیں کیا جائے گا چاہے وہ وقف بائی یوزر ہو یا وقف نامے کے ذریعے جب تک کہ عدالت اس معاملے کی سماعت کر رہی ہے۔

(2) ترمیمی ایکٹ کی وہ شرط جس کے مطابق کسی وقف کی جائیداد کو وقف کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا، جب تک کلکٹر اس بات کی تحقیقات کر رہا آیا کہ وہ جائیداد سرکاری زمین ہے، اسے نافذ نہیں کیا جائے گا۔

(3) وقف بورڈ اور مرکزی وقف کونسل کے تمام اراکین کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا ہندو بورڈز میں مسلم ارکان کو شامل کیا جاتا ہے؟ 16 اپریل کو تین رکنی بنچ نے جو موقف اختیار کیا وہ یقیناً مسلمانوں کے لیے حوصلہ بخش ہے تاہم قطعی فیصلے تک کچھ کہا نہیں جاسکتا اس لیے خوشیاں، مبارکبادیاں قبل از وقت ہونگی۔ مسلمانوں نے اب جو آنکھیں کھولی ہیں اسے ہمیشہ کھلی ہی رکھنی چاہیے۔ تاکہ آپ کے خواب غفلت کا کوئی دوسرا فائدہ نہ اٹھا سکے چاہے وہ ارباب اقتدار ہی کیوں نہ ہوں۔

14 اپریل 2025 ہی ہندوستانی مسلمانوں اردو داں طبقے کے لیے ایک یادگار تاریخ ساز دن تھا جب سپریم کورٹ نے اردو سے متعلق ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے اردو زبان کی تاریخی اہمیت کو جس طرح سے بیان کیا کہ یہ بھارت کی سرزمین جنم لینے والی ایک ہند آریائی زبان ہے، جو صدیوں کے ثقافتی امتزاج سے پروان چڑھی، افسوس کہ نوآبادیاتی طاقتوں نے ہندی اور اردو کے درمیان مشتوی تقسیم پیدا کی، ہندوؤں کو ہندی سے اور مسلمانوں کو اردو سے جوڑ دیا۔ اس تقسیم نے زبانوں کو مذہبی رنگ میں رنگ دیا جو بھارتی وحدت اور تنوع کے جذبے کے منافی ہے۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو بار اینڈ بنچ سے اخذ کرتے ہوئے مفتی نوید سیف ایڈوکیٹ نے بڑا سلیس اردو ترجمہ کیا۔ عدالت عالیہ نے یہ ریمارک کیا کہ یہ موقع اردو کے عروج و زوال پر تفصیلی بحث کا نہیں لیکن اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ہندی اور اردو دونوں زبانوں کا امتزاج انتہاپسندوں کے رویے کے باعث متاثر ہوا۔ آپ کو یہ بتاتے چلیں کہ سپریم کورٹ کی دو رکنی بنچ نے جو سدھانشو دھولیا اور جسٹس ونود چندرن پر مشتمل تھی۔ یہ فیصلہ مہاراشٹرا کے پاتور ٹاؤن کی سابق کونسلر ورشا تائی سنجے باگاڑے کی جانب سے دائر کردہ مقدمے پر دیا، جنہوں نے میونسپل کونسل کے سائن بورڈ پر اردو زبان کے استعمال کو چیلنج کیا تھا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ مہاراشٹرا لوکل اتھاریٹیز آفیشیل لینگویج ایکٹ 2022 کے تحت صرف مراٹھی زبان کا استعمال جائز ہے۔

دو رکنی بنچ نے اس دعوے کو سختی کے ساتھ مسترد کر دیا اور اپنے فیصلے میں کہا کہ ہندوستانی آئین کی آٹھویں شیڈول میں مراٹھی اور اردو کو برابر کی حیثیت حاصل ہے۔ سپریم کورٹ نے اس بات پر زور دیا کہ سائن بورڈ پر اردو کا استعمال مقامی لوگوں کی سہولت کے لیے ہے نہ کہ یہ کسی سیاسی یا مذہبی ایجنڈے کا حصہ ہے۔ عدالت نے یہ واضح کر دیا کہ اردو کوئی غیر ملکی زبان نہیں اس کی جڑیں ہندوستانی سرزمین میں پیوست ہے۔ یہ مختلف ثقافتوں کے باہمی رابطے سے وجود میں آئی اور وقت کے ساتھ شاعری ادب اور اعلیٰ زبان بن گئی۔ زبان رابطے کا پل ہے تقسیم کی دیوار میں زبان کا بنیادی مقصد رابطہ ہے نا کہ لوگوں کو تقسیم کرنا۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس ونود چندرن نے اپنے فیصلے میں یہ بھی کہا کہ اردو زبان بھارتی عدالتی نظام کا بھی حصہ ہے۔ عدالتوں کی زبان میں اردو الفاظ کا گہرا اثر ہے۔ چاہے وہ دیوانی قانون ہو یا فوجداری۔ سپریم کورٹ کا اردو سے متعلق یہ فیصلہ اردو کو صرف مسلمانوں کی زبان قرار دیکر اس سے تعصب برتنے والے ہر ایک فرد کے منہ پر طمانچہ ہے، چاہے وہ اتر پردیش کا چیف منسٹر ہی کیوں نہ ہو؟ جس نے کہا تھا کہ مدرسوں میں پڑھا کر کٹھ ملا بنایا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مدرسوں میں اردو پڑھائی جاتی ہے اور اردو کو زندہ رکھنے مدرسوں کا بڑا اہم رول رہا ہے۔ جسٹس دھولیا اور ونود چندرن نے اردو سے متعلق جو تاریخ ساز ریمارکس کیے ہیں اس نے مرلی منوہر جوشی کے ان الفاظ کی یاد دلائی جو 14 فروری 2004 کو انہوں نے قومی اردو کونسل کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہے تھے کہ اردو زبان ہندوستانی تہذیب اور اس کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ اردو مسلمانوں کی نہیں ہندوستان کی زبان ہے، کوئی بھی زبان کسی بھی خاص مذہبی فرقے کی نہیں ہوسکتی۔ ایک ایسے وقت جب انصاف کے اداروں میں بھی زعفرانی رنگ کا اثر نظر آنے لگا ہے۔ سپریم کورٹ کے دو فیصلوں نے اس امید کو ایک بار پھر جگا دیا کہ انصاف کی عدالت میں اگرچہ کہ نفرت تعصب جانبداری یا اندھیرے گہرے ہوتے جا رہے ہیں اس کے باوجود کہیں نہ کہیں امید کے دیپ جل رہے ہیں اور اس کی روشنی ایک اجڑتے بگڑتے لڑکھڑاتے نظام کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے کافی ہے۔ اردو کے بغیر ہندوستان کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اتر پردیش اسمبلی میں آدتیہ ناتھ اردو کی مخالفت میں تقریر کر رہے تھے وہ بھی اردو ہی میں۔ اردو نہ ہوتی تو آزادی کے لیے لڑنے مرنے کا جذبہ پیدا نہ ہوتا۔ بالی ووڈ کا وجود نہ ہوتا کیونکہ گیت ہو یا مکالمے اردو ہی میں سمجھے جاتے ہیں اور مقبول ہوتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ سنسر بورڈ اردو فلم کو ہندی کا سرٹیفکیٹ دیتی ہے۔ اقبال اشہر نے اردو زبان کی ترجمانی کچھ اس طرح کی ہے۔

کیوں مجھ کو بناتے ہو تعصب کا نشانہ
میں نے کبھی خود کو مسلماں نہیں مانا
دیکھا تھا کبھی میں نے بھی خوشیوں کا زمانہ
اپنے ہی وطن میں ہوں مگر آج اکیلی

فراق گورکھپوری نے کہا تھا کہ افسر بننے کے بعد اردو اس لیے پڑھو کہ افسر دکھائی بھی دے سکو۔ ان کی رباعی مشہور ہے:

آنکھیں ہیں تو دیکھاں ترانوں کا کمال
الفاظ کے زیر غم سے اڑتا ہے گلال
اوروں کے یہاں کہاں یہ تیور یہ بچاؤ
کیا سے کیا کر دیا اردو کا جمال

اردو کو کبھی گجرات کے عدالت نے آہنگی بھاشا کہا تھا، اور آج عدالت عالیہ نے اسے ہندوستان کی زبان قرار دیکر اردو دشمن عناصر کو ان کی اوقات دکھا دی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو والے اپنی زبان، تہذیب کی حفاظت کریں۔

اس کی ترویج و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ صرف مشاعروں کی زبان نہیں بلکہ یہ روزگار کی زبان بن سکتی ہے۔ کیونکہ اسے ٹیکنالوجی سے جوڑا جا چکا ہے، آج ہر ایک مسابقتی امتحان اردو میں دینے کی اجازت اور سہولت ہے، بدقسمتی ہے کہ اردو داں طبقہ ان سنہری مواقع سے فیض یاب نہیں ہوتا۔ سبق لیں ریختہ سے جو اردو کے نام پر ارب پتی ادارہ بن رہا ہے۔ اردو ادارے اردو کے فنڈس فرضی اداروں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ یہی فنڈس اردو مدارس کے انفرا اسٹرکچر کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ شاعروں اور فرضی سمیناروں پر اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اردو مادری زبان ہے مگر لگتا ہے کہ ہمیں اپنی ماں سے محبت نہیں ہے کہ زبان سیکھیں گے تو مذہب سے ہمارا رشتہ برقرار رہے گا۔ اور ہم مہذب کہلائیں گے۔ ☆☆☆

9395381226

عدالتِ عظمیٰ کا تاریخی فیصلہ؛ اردو کی تہذیبی اور آئینی حیثیت کی بازگشت

سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ نہ صرف اردو زبان کی حمایت میں ہے، بلکہ یہ ہندوستان کی آئینی روح، لسانی ہم آہنگی، اور تہذیبی تکثیر کا استعارہ ہے

اسلم رحمانی

جب کوئی قوم اپنے ماضی سے جڑنے کی سچی تڑپ رکھتی ہے، تو وہ سب سے پہلے اپنی زبان کی طرف پلٹتی ہے۔ کیونکہ زبان ہی وہ آئینہ ہے جس میں تہذیب، تاریخ، شعور، اور اجتماعی حافظہ جھلکتا ہے۔ اردو زبان محض ایک وسیلۂ ابلاغ نہیں، بلکہ ایک تہذیبی سفرنامہ ہے، جو صدیوں کے میل جول، مشرق و مغرب کی فکری آمیزش، اور عوام و خواص کی مشترکہ کاوشوں سے پروان چڑھا۔ اس زبان نے دربار سے بازار تک، صوفی خانقاہ سے انقلابی منچ تک، اور عاشقانہ غزل سے احتجاجی نظم تک ہر مرحلے میں اپنا رنگ جمایا۔ آج جب ہم اردو کے آغاز و ارتقاء کا جائزہ لیتے ہیں، تو دراصل ہم ہندوستانی معاشرت کی تہوں میں اترتے ہیں، جہاں یہ زبان ایک نازک مگر مضبوط دھاگے کی طرح سب کو جوڑے ہوئے ہے۔ اسی تہذیبی پس منظر میں حال ہی میں عدالتِ عظمیٰ ہند کا وہ تاریخی فیصلہ نہایت اہمیت کا حامل ہے، جس میں مہاراشٹر میں اردو زبان میں سرکاری سائن بورڈز کی موجودگی کو نہ صرف قانونی طور پر درست قرار دیا گیا بلکہ اسے ہندوستانی ثقافت کا جزو لاینفک تسلیم کیا گیا۔ اس فیصلے نے اردو زبان کو محض اقلیتی زبان کے دائرے سے نکال کر قومی ورثے کی علامت کے طور پر پیش کیا، اور یہ واضح پیغام دیا کہ کسی زبان کو مٹانے یا محدود کرنے کی کوشش دراصل ایک پوری تہذیب کو نظرانداز کرنے کے مترادف ہے۔ عدالت کے اس اقدام نے اردو زبان کے تحفظ اور فروغ کی جدوجہد کو ایک نئی اخلاقی اور قانونی بنیاد عطا کی ہے۔

ہندوستان کی عدالتِ عظمیٰ نے اردو زبان کے سماجی، تہذیبی اور آئینی مقام کی توثیق کرتے ہوئے مہاراشٹرا کے اکولا ضلع پاتور کے ایک بلدیاتی ادارے کے سائن بورڈ پر اردو کے استعمال کو برقرار رکھا۔ عدالت نے واضح الفاظ میں کہا کہ:" زبان ثقافت ہے۔ زبان خیالات کے تبادلے کا ذریعہ ہے جو مختلف نظریات اور عقائد رکھنے والے لوگوں کو قریب لاتی ہے اور اسے ان کی تقسیم کا سبب نہیں بننا چاہیے۔"

یہ فیصلہ صرف ایک قانونی رائے نہیں بلکہ ہندوستان کی تکثیری تہذیب، لسانی تنوع اور مشترکہ شعور کی توثیق ہے۔ عدالت نے اردو کو "گنگا-جمنی تہذیب کا بہترین نمونہ" قرار دیتے ہوئے اس غلط فہمی کو رد کیا کہ اردو بھارت کے لیے اجنبی زبان ہے۔ یہ مقدمہ مہاراشٹرا کے ضلع اکولا کے قصبہ پاتور کی میونسپل کونسل سے متعلق تھا، جہاں ایک سابق کونسلر نے اردو میں سائن بورڈ کے استعمال کو عدالت میں چیلنج کیا۔ عرضی گذار کا موقف تھا کہ سرکاری عمارت پر اردو زبان کا استعمال "قانون کے خلاف" ہے۔ بمبئی ہائی کورٹ نے اس درخواست کو خارج کرتے ہوئے قرار دیا تھا کہ: مہاراشٹرا لوکل اتھارٹیز (آفیشل لینگویجز) ایکٹ، 2022 اردو کے استعمال پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا، اور اردو کا استعمال ایک بلدیاتی ادارے کی جانب سے "موثر ابلاغ" کے لیے بالکل جائز ہے۔

اسی فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی، جسے جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس کے ونود چندرن پر مشتمل دو رکنی بنچ نے منظور نہ کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ فیصلے سے اہم اقتباسات (بحوالہ: انست کرشن جی، دی انڈین ایکسپریس ویب سائٹ، 16 اپریل 2025) ہماری غلط فہمیاں، اور شاید زبان کے خلاف ہمارے تعصبات کو اس حقیقت کے ساتھ بہادری اور سچائی کے ساتھ پرکھا جانا چاہیے، کہ یہ عظیم تنوع ہی ہماری طاقت ہے۔" یہ غلط فہمی ہے کہ اردو بھارت کے لیے اجنبی زبان ہے۔ یہ ایک زبان ہے جو اسی سرزمین پر پیدا ہوئی۔"" زبان مذہب نہیں ہے۔ زبان مذہب کی نمائندگی بھی نہیں کرتی۔ زبان ایک کمیونٹی، ایک علاقے، ایک قوم کی ملکیت ہے؛ نہ کہ کسی مذہب کی۔"" اردو گنگا-جمنی تہذیب یا ہندوستانی تہذیب کا بہترین نمونہ ہے، جو شمالی اور وسطی ہندوستان کے میدانوں کی مرکب ثقافتی روایت ہے۔"" زبان خیالات کے تبادلے کا ذریعہ ہے۔ اگر میونسپل کونسل کے دائرے میں رہنے والے لوگ اردو سے واقف ہیں تو سرکاری زبان یعنی مراٹھی کے ساتھ ساتھ اردو کے استعمال پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔" یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اردو زبان کی پیدائش ہندوستان کے شمالی میدانوں میں صدیوں پر محیط تہذیبی میل جول کا نتیجہ ہے۔ اسے فارسی، عربی، ترکی، ہندی، پنجابی اور دیگر دیسی زبانوں کے امتزاج سے جنم لینے والی ایک لشکری زبان کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو اسی ملک ہندوستان میں جنم لے کر عوامی سطح پر ابلاغ کا مشترکہ ذریعہ بن گئی۔ گنگا-جمنی تہذیب؛ کا تصور دراصل اسی مشترکہ زبان و ثقافت کی بنیاد پر قائم ہوا۔ اردو نے نہ صرف عوام کے دلوں کو جوڑا بلکہ صوفیائے کرام، بھگتی سنتوں، اور ادیبوں کی زبان بن کر بھارت کی تکثیری شناخت کو دوام بخشا۔

برطانوی استعمار نے 19ویں صدی میں اردو اور ہندی کے درمیان مصنوعی خلیج پیدا کی۔ اردو کو مسلمانوں کی زبان اور ہندی کو ہندوؤں کی زبان قرار دے کر ایک لسانی بنیاد پر تقسیم کی راہ ہموار کی گئی۔ اس سیاسی تقسیم کے نتیجے میں، اردو کو فارسی رسم الخط میں محدود کر دیا گیا، اور ہندی کو دیوناگری میں لکھنے پر زور دیا گیا۔ یہی وہ دور ہے جب زبان کو مذہب سے جوڑ کر ایک تہذیبی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ سپریم کورٹ نے اسی پس منظر میں کہا:" ہندی اور اردو کو دونوں طرف کے پاکبازوں نے ایک رکاوٹ بنا دیا، جس کے نتیجے میں ہندی زیادہ سنسکرتی ہو گئی اور اردو زیادہ فارسی زدہ۔ یہ وہ تفریق ہے جسے نوآبادیاتی طاقتوں نے مذہب کی بنیاد پر بانٹنے میں استعمال کیا۔"

ستم بالائے ستم یہ ہوا کہ 1947 کی تقسیم نے اردو کو مزید نقصان پہنچایا۔ پاکستان میں اردو کو قومی زبان قرار دیے جانے کے بعد بھارت میں اسے "غیر ملکی" یا مخالف" زبان کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ جبکہ سچ یہ ہے کہ: اردو بھارت میں پیدا ہوئی، اور آج بھی ملک کے لاکھوں افراد کی مادری زبان ہے۔ عدالت نے 2001 اور 2011 کی مردم شماری کا حوالہ دیتے ہوئے واضح کیا:" اردو بھارت کی چھٹی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔ 2011 میں 270 مادری زبانوں میں اردو کا نمایاں مقام ہے۔" عدالت نے ایک اور اہم نکتہ اجاگر کیا کہ ہندی اور اردو دو مختلف زبانیں نہیں بلکہ ایک ہی لسانی خاندان کی شاخیں ہیں۔ عوامی سطح پر استعمال ہونے والی ہندی میں آج بھی اردو کے بے شمار الفاظ شامل ہیں:" یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ روزمرہ کی ہندی گفتگو اردو کے الفاظ یا اردو سے ماخوذ الفاظ کے بغیر ممکن نہیں۔ خود ہندی لفظ فارسی لفظ ہندوی سے نکلا ہے۔

عدالتی نظام، بیوروکریسی، اور عوامی گفتگو میں اردو کی موجودگی ناقابلِ انکار ہے: عدالت، حلف نامہ، وکالت نامہ، دستی، چٹھی سب اردو یا اردو سے ماخوذ الفاظ ہیں۔"

سپریم کورٹ کا فیصلہ صرف اردو زبان کا دفاع نہیں، بلکہ ہندوستان کے لسانی تکثیر، تہذیبی ہم آہنگی، اور آئینی روح کی پاسداری کا اعلامیہ ہے۔ عدالت نے یاد دلایا:" ہمیں اپنی تنوع، بشمول اپنی متعدد زبانوں کا احترام کرنا چاہیے اور خوشی منانی چاہیے۔"

اب وقت ہے کہ اردو کو اس کی مادری سرزمین میں محض جذباتی یا اقلیتی زبان کے طور پر نہ دیکھا جائے، بلکہ اسے ہندوستان کی تہذیبی، لسانی اور آئینی تاریخ کا ایک بنیادی ستون تسلیم کیا جائے۔ سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ محض اردو سائن بورڈز کا قانونی جواز نہیں، بلکہ یہ اردو کی تہذیبی اور آئینی حیثیت کی بازگشت ہے۔ یہ فیصلہ اس بات کی گواہی ہے کہ اردو زبان نہ صرف ہندوستان کی زمین سے جڑی ہے بلکہ اس کی روح میں بھی پیوست ہے۔ آج ضرورت ہے کہ اردو کو اسی احترام اور وقار کے ساتھ دیکھا جائے جس کے وہ حقیقی طور پر مستحق ہے۔ نہ ایک مذہب کی زبان، نہ ایک قوم کی، بلکہ پورے ہندوستان کی زبان۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ اردو کے خلاف پروان چڑھائے گئے شکوک و شبہات، سیاسی تعصبات، اور لسانی تعفن کے مقابل ایک تازہ ہوا کا جھونکا ہے۔ یہ فیصلہ اعلان ہے اس سچ کا جو اردو کے ساتھ انصاف کا متقاضی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم صرف فیصلے پر خوشی منائیں یا اب عملی قدم بھی اٹھائیں؟

اردو کے فروغ کی جانب عملی اقدامات: اب وقت آ چکا ہے کہ اردو کو صرف جذباتی نعروں یا تہذیبی علامت کے طور پر یاد کرنے کے بجائے، اس کی ترویج و اشاعت کے لیے مؤثر اور عملی اقدامات کیے جائیں۔ اردو زبان کا تحفظ محض ماضی کی وراثت کو سنبھالنا نہیں، بلکہ ایک بہتر، جامع اور ہم آہنگ مستقبل کی تشکیل ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ: (1) اردو کو تعلیمی نظام میں رچایا جائے۔ پرائمری سے اعلیٰ تعلیم تک اردو کی تدریس کے لیے وسائل، اساتذہ، اور نصاب کو بہتر بنایا جائے۔ (2) اردو میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو فروغ دیا جائے۔ اردو ویب سائٹس، ایپلی کیشنز، سوشل میڈیا اور یوٹیوب چینلز کے ذریعے نئی نسل سے رابطہ قائم کیا جائے۔ (3) ادبی و ثقافتی سرگرمیوں کی سرپرستی کی جائے۔ اردو مشاعرے، ڈرامے، سیمینار، کتاب میلے اور اردو دن کی تقریبات کو بھرپور انداز میں منایا جائے۔

(4) اردو کو دفتری و عدالتی سطح پر نافذ کیا جائے۔

جہاں اردو دوسری سرکاری زبان ہے، وہاں اس کا مؤثر نفاذ یقینی بنایا جائے۔ (5) اردو اساتذہ کی تقرری اور تربیت پر توجہ دی جائے۔ اردو اساتذہ کے عہدوں کو فوری طور پر پر کیا جائے اور ان کی پیشہ ورانہ تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ (6) اردو بولنے والوں کے آئینی حقوق کا احترام کیا جائے۔ اردو داں طبقے کے ساتھ لسانی امتیاز ختم ہو، اور ان کی زبان کو عزت اور عملیت کا درجہ ملے۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ نہ صرف اردو زبان کی حمایت میں ہے، بلکہ یہ ہندوستان کی آئینی روح، لسانی ہم آہنگی، اور تہذیبی تکثیر کا استعارہ ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم اردو کو اس کے اصل مقام پر فائز کریں۔ نہ ایک مذہب کی زبان، نہ ایک قوم کی، بلکہ پورے ہندوستان کی مشترکہ زبان۔ کیونکہ اردو محض زبان نہیں، ایک تہذیب ہے۔ اور جب تہذیب کو بھولا جائے، تو وہ آپ کو بھول بیٹھتی ہے۔

جدوجہد آزادی کا گمنام ستارہ 'حاجی موسیٰ خاں شروانی'

حاجی موسیٰ خاں شروانی آخری سانس تک قوم وملت کو تعلیمی، معاشی اور سیاسی اعتبار سے خود کفیل بنانے اور ہندوستان کی عظیم گنگا جمنی تہذیب کی بقا کے لیے کوشاں رہے

شاہد صدیقی علیگ

حاجی موسیٰ خاں شروانی ایک پہلودار شخصیت کے پیکر تھے، جو بیک وقت حلیم، سخی، مفکر، غریب پرور، بے مثل قلم کار، ہندو- مسلم اتحاد کے علمبردار، علی گڑھ تحریک کے محرک اور جنگ آزادی کے سپاہی تھے۔ ان کی ملک وقوم کے تئیں بے لوث خدمات اور قربانیاں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ حاجی موسیٰ خاں شروانی دتاؤلی کے معروف شروانی خانوادے کی ایک معزز ہستی حاجی فیض خاں شروانی کے نورچشم تھے، جنہوں نے پہلی ملک گیر جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد سرزمین حجاز ہجرت کر کے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ ان کے یہاں 2 نومبر 1870ء کو ایک بچے کی ولادت ہوئی، جو اپنے فکر وفن اور بلند کردار کی بدولت درخشندہ ستارہ بن کر چمکے۔ موصوف والد کی وفات کے کچھ عرصے بعد بڑے بھائی حاجی محمد اسماعیل خاں کے ہمراہ آبائی وطن دتاؤلی واپس آ گئے۔ موسیٰ خاں نے مروجہ دستور کے مطابق موروثی حویلی میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور جلد ہی عربی، فارسی اور دینی علوم پر دسترس حاصل کرلی۔ مطالعہ کا شوق انہیں ورثہ میں ملا، جس نے ان کی شخصیت میں چار چاند لگا دیے۔ سن شعور پہنچنے کے بعد انھوں نے خاندانی روش کی تقلید کی اور مختلف قومی مہمات بشمول علی گڑھ تحریک سے منسلک ہو گئے۔ بیسویں صدی کی عظیم نابغہ روزگار شخصیت سر سید احمد خاں حاجی موسیٰ خاں کی قومی ہمدردانہ رغبت اور جوش و جنون سے بے حد متاثر ہوئے۔ اس کا تذکرہ انہوں نے علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے 10 فروری 1891ء کے شمارے میں خصوصی طور پر یوں کیا ہے کہ:"موسیٰ خاں رئیس دتاؤلی جو ایک معزز شروانی پٹھانوں کے خاندان کا ایک سعادت مند نوجوان ہے، گلے میں خلطہ ڈالے ہوئے نمائش گاہ علی گڑھ میں مسلمان غریب طالب علموں کی امداد کے لیے لوگوں سے روپیہ پیسہ جو کوئی جو دے مانگتا پھرتا ہے۔ ہم تو قوم کے لیے اس کو شگون بخشی سمجھتے ہیں۔ اگر ہماری قوم کے رئیسوں اور سرداروں میں اس قسم کا جوش یا خیال قومی ہمدردی کا پیدا ہو جاوے تو پھر قوم کا بیڑا پار ہے۔"

سر سید احمد خاں نے ان کی فراست اور تنظیمی صلاحیتوں کو دیکھ کر دسمبر 1891ء کو مدرستہ العلوم کا ٹرسٹی مامور کیا اور موسیٰ بھی تا حیات سر سید کے مشن پر کاربند رہے۔ تاہم وطن عزیز کو برطانوی استعمار سے آزادی دلانے کے لیے بھی متحرک رہے۔ موسیٰ خاں نے 1902ء میں اردو- ہندی مسئلہ پر لکھنؤ میں منعقدہ مشاورتی اجلاس میں شریک ہو کر سیاسی میدان میں پہلا قدم رکھا۔ وہ عبدالمجید خواجہ کی رہنمائی میں ہوم رول لیگ کو منظم کرنے میں سرگرم عمل رہے۔ اس دور کی روایت کے مطابق مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگریس میں بیک وقت شامل رہے۔ انہوں نے کانگریس اور مسلم لیگ میں مفاہمت کے لیے جی توڑ کاوشیں کیں، جس کے نتیجے میں سنہ 1916ء میں دونوں جماعتوں کے درمیان سمجھوتا عمل میں آیا، لیکن کچھ عرصے بعد انہوں نے مسلم لیگ کو خیرباد کہہ کر کانگریس اور تحریک خلافت میں ہمہ تن منہمک ہو گئے۔

حاجی موسیٰ خاں وقت کے بہاؤ اور سیاسی لہروں کے مزاج شناس تھے جنہوں نے مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کر کے نیم جان قوم میں نئی روح پھونکنے کی مساعی جمیلہ کی، جس کی گواہی علی گڑھ منتھلی، البشیر اٹاوہ اور علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع ان کے مضامین دیتے ہیں۔ اسی اثنا میں اے ایم یو انتظامیہ کی حریت پسند طلباء کی انقلابی سرگرمیوں پر قدغن لگانے کی کوششیں زور پکڑنے لگیں۔ جس کے پیش نظر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے قیام کا خاکہ تیار ہوا جس کی پہلی میٹنگ حاجی موسیٰ کی کوٹھی 'مشرف منزل' پر منعقد ہوئی اور وہ چند عرصے تک عارضی معتمد رہے۔ 1920ء میں گاندھی جی اور مولانا ابوالکلام آزاد نے تحریک ترک موالات اور سودیشی مہم چھیڑی تو انہیں کامیاب بنانے کے لیے موسیٰ خاں نے اپنی پوری توانائی جھونک دی۔ بیرونی کپڑوں اور دیگر اشیا کا مکمل بائیکاٹ کر کے کھادی آویزاں کرلی۔ ان کی کوٹھی سیاسی سرگرمیوں کے مرکز میں تبدیل ہو گئی، جہاں ملک کے قدآور رہنماؤں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا لیکن حاجی موسیٰ خاں آزادی کا طلوع سورج دیکھنے کی تمنا دل میں لیے 18 اپریل 1944ء مطابق 24 ربیع الثانی 1343ھ کو چل بسے۔ حاجی موسیٰ خاں شروانی آخری سانس تک قوم وملت کو تعلیمی، معاشی اور سیاسی اعتبار سے خود کفیل بنانے اور ہندوستان کی عظیم گنگا جمنی تہذیب کی بقا کے لیے کوشاں رہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے تصانیف کا جو ذخیرہ چھوڑا وہ قوم و ملک کے لیے کسی اثاثہ سے کم نہیں ہے۔

☆☆☆

افسوسناک اور خطرناک رجحان

دو روز قبل ایک مشاعرے میں شرکت کا موقع ملا جہاں ایک شاعر نے طنزیہ اشعار کی بوچھار میں یہ شعر بھی پڑھا جو بحیثیت شعر، شعر کی تعریف پر اترے نہ اترے، اس سے قطع نظر وہاں کے سامعین نے اس شعر کو بہت داد و تحسین سے نوازا۔ شعر یوں تھا

ایک تاجر نے منافع کے لئے
روح افزا کو مسلماں کردیا

داد و تحسین کا غلغلہ اس لئے بلند ہوا کہ سامعین میں بیٹھے ہر خاص و عام کی سمجھ میں فوراً آگیا کہ شاعر کیا کہنا چاہتا ہے۔ اس شعر کا تعلق بھارت میں ہوگا گرو کی حیثیت سے مشہور اور ایک مالدار تاجر بابا رام دیو بابا سے متعلق تھا۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ حال ہی رام دیو ایک مرتبہ پھر خبروں کی زینت بنے، مگر اس بار وجہ یوگا، آیورویدیا ان کا کوئی فلاحی کام نہیں تھا، بلکہ ان کے ایک شربت کی تشہیر کے دوران دیا گیا اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ بیان ہے۔ جس پر کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔ کیونکہ بھارت میں کچھ لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ چاہے جتنا بھی ایک خاص فرقہ کی دلآزاری کریں، اسے ذہنی تکلیف پہونچائیں، اس کے مذہبی شعائر پو تنقید کریں، اس کے لوگوں کو بھیڑ میں گھسیٹ کر مار مار کر جان لے لیں، اس کی عبادت اور طرز عبدت رہن سہن کھان پان اور لباس پر انگلی اٹھائیں انھیں کوئی کچھ کہنے والا نہیں ہے اس لی لئے ان کے حوصلے بلند رہتے ہیں، وہ ہر روز ایک نیا شوشہ چھوڑ کر غائب ہو جاتے ہیں۔ اب اس میدان میں ہیوگا گرو بھی کود گئے ہیں۔ انہوں نے "شربت جہاد" جیسی نئی اصطلاح گھڑ کر مذہبی پولرائزیشن کی ایک اور مثال قائم کی ہے۔ ان کے بقول اگر کوئی دوسرے برانڈز کے شربت پیئے گا تو "مدرسے اور مساجد" بنیں گے، اور اگر پتنجلی کا شربت پیئے گا تو "گروکل" بنیں گے۔ اس بیان نے بھارت کی سیاسی، سماجی اور کاروباری فضا میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔

یہ پہلی بار نہیں کہ رام دیو نے اپنی کمپنی پتنجلی کی مصنوعات کی تشہیر میں متنازعہ مذہبی بیانات دیے ہوں۔ تاہم، اس بار بات صرف تشہیر کی نہیں بلکہ ایک پوری تہذیب، ایک مذہب اور اس کی ثقافت پر سوال اٹھانے کی ہے۔ "شربت جہاد" جیسی اصطلاح ایجاد کر کے رام دیو نے نہ صرف بھارت کی کثیر الثقافتی شناخت پر حملہ کیا ہے بلکہ اپنے بزنس مفادات کے لیے مذہبی منافرت کا سہارا بھی لیا ہے۔ رام دیو کے بیان سے ایک نئی اصطلاح نے جنم لیا ہے: "شربت جہاد"۔ لفظ "جہاد" حالیہ دہائیوں میں بھارت میں ایک متنازعہ اور غلط استعمال شدہ اصطلاح بن چکا ہے۔ اسے کبھی "لو جہاد"، کبھی "لینڈ جہاد" اور کبھی "پاپولیشن جہاد" کی شکل میں پیش کیا گیا۔ ان تمام اصطلاحات کا مقصد ایک ہی ہے کہ مسلمانوں کو شک کی نگاہ سے دیکھنا اور ان کے سماجی، معاشی اور مذہبی رویّوں کو مشکوک بنا کر اکثریتی طبقے میں خوف اور نفرت پیدا کرنا۔ "شربت جہاد" کی اصطلاح اسی سلسلے کی تازہ ترین کڑی ہے۔ اس کا مطلب یہ لیا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہمدرد کمپنی یا کسی اور مسلم زیرِ انتظام کمپنی کا شربت خریدتا ہے، تو وہ گویا اسلام کی ترویج کا حصہ بن رہا ہے۔ یہ سوچ نہ صرف گمراہ کن ہے بلکہ بھارت کے آئینی اور تہذیبی ڈھانچے کے خلاف بھی ہے، جہاں ہر شہری کو مذہب، پیشے اور تجارت کی آزادی حاصل ہے۔

رام دیو کے اس بیان کو سوشل میڈیا اور عوامی حلقوں میں جس طرح جوڑا گیا ہے، اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ ان کا اشارہ ہمدرد کمپنی کے مشہور شربت "روح افزا" کی جانب تھا۔ روح افزا صرف ایک مشروب نہیں بلکہ جنوبی ایشیائی تہذیب کا ایک مستقل جزو ہے۔ یہ شربت دہلی میں 1906 میں حکیم عبدالمجید نے بنایا تھا اور تب سے اب تک یہ رمضان، افطار، گرمیوں کے موسمی مشروبات اور تہواروں کا ایک اہم حصہ رہا ہے۔ ہمدرد لیبارٹریز، جو اس شربت کی تیاری کرتی ہے، ایک غیر منافع بخش ادارہ ہے جو صحت، تعلیم اور سماجی خدمات کے میدان میں کام کرتا ہے۔ ہمدرد نے کبھی اپنی مصنوعات کی تشہیر مذہبی بنیادوں پر نہیں کی، نہ ہی کبھی انہیں کسی خاص طبقے سے جوڑ کر پیش کیا گیا۔ روح افزا ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی سب کے گھروں میں یکساں مقبول ہے۔ اس کے باوجود اگر اسے "جہادی" قرار دیا جائے، تو یہ ایک نہایت افسوسناک اور خطرناک رجحان کی نشاندہی ہے۔

رام دیو فاسٹ موونگ کنزیومر گڈز کمپنی "پتنجلی" کے بانی اور چہرہ بھی ہیں۔ اس کمپنی نے مارکیٹنگ میں ہمیشہ "بھارتی تہذیب"، "دیش بھگتی" اور "سوادیشی" جیسے نعروں کا سہارا لیا گیا ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں، جب مسابقت بڑھ گئی اور مارکیٹ میں دیگر برانڈز نے جگہ بنانی شروع کی، تو پتنجلی کی فروخت میں کمی دیکھی گئی۔ ایسے میں رام دیو نے ایک بار پھر مذہبی جذبات کو ابھارنے کی کوشش کی ہے تاکہ اپنی مصنوعات کو ایک مخصوص عقیدے کے پیروکاروں کے لیے "واجبی انتخاب" بنا کر پیش کیا جا سکے۔ ان کا یہ دعویٰ کہ پتنجلی کا شربت خریدنے سے "گروکل" بنیں گے، ایک نہایت سطحی مگر چالاک مارکیٹنگ حربہ ہے جس کے پیچھے کارفرما نیت صرف کاروباری فائدہ ہے، جس کے لئے بے ضرر مشروب کو بھی (قابل مذمت) مذہبی رنگ دے دیا گیا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں مذہبی ہم آہنگی، ثقافتی تنوع اور مشترکہ تہذیبی ورثہ ہمیشہ فخر کا باعث رہا ہے، وہاں محض ایک شربت کو بنیاد بنا کر مذہبی تقسیم پیدا کرنے کی کوشش ایک نہایت افسوسناک اور خطرناک رجحان ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ملک زادہ منظور احمد کی نظامت کے بغیر مشاعروں کا ماحول سُونا سُونا

محمد قمر خان

عرض کردوں کہ مضمون نگار کو ان کی وفات تک ان کے رابطہ میں رہنے کا شرف حاصل رہا ہے اور اس طرح ان کی شفقت اور قربت کا سایہ بھی مجھے میسر رہا۔ چنانچہ برسی ہو یا ان کی یوم پیدائش پر بھی موقع ملتا ہے ان کے متعلق میرے ذہنی تاثرات تحریر بن کر خراج عقیدت کی شکل میں نمایاں ہوتے رہتے ہیں۔ اپنے اسی جذبہ کی تکمیل کے تحت ذہن میں محفوظ اپنے خیالات کو ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں آپ سب کے ساتھ بانٹنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اردو زبان و ادب کو معیاری بنانے اور مشاعروں کو اپنی نظامت سے ہردلعزیز بنانے کی جدوجہد کے لئے ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد نے اپنی پوری زندگی وقف کر رکھی تھی۔ اردو زبان کے وجود اور اردو ادب کی فلاح و بہبود کے واسطے مرتے دم تک ڈاکٹر صاحب سرگرم عمل رہے۔ خصوصاً مشاعروں کے دوران نظامت کو ایک فن کی شکل میں تشکیل دینا ان کا وہ عظیم کارنامہ رہا جس کے لئے اردو شاعری اور مشاعرے ہمیشہ ان کے ممنونِ احسان رہیں گے۔ مضمون کے شروع میں لگائی گئی سُرخی کو یہاں بطور جملہ دوہرانے کی کوشش کرتے ہوئے اس خدشہ کا اظہار کر رہا ہوں کہ دورِ حاضر میں منعقد ہونے والے مشاعروں میں آہستہ آہستہ نظامت کمزور پڑتی جارہی ہے اور ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد اُس پایہ کی پختہ نظامت اب ناپیدسی ہوتی جارہی ہے۔ مشاعرہ میں حصہ لینے والے کسی شاعر کا کلام جب سامعین کے خاطر خواہ ذوق پر پورا نہیں اُتر پاتا تھا تو مرحوم اپنی معلومات سے اُس کمی کی خانہ پُری نہایت دلچسپ انداز میں کر دیا کرتے تھے اور ساتھ ہی اپنی وسیع معلومات پر مبنی اگلے شاعر کا سلیقہ کے ساتھ تعارف کرانا بھی مشاعرہ کو بوجھل ہونے سے اکثر بچا لیا کرتا تھا۔ فنِ نظامت کے تحت ان میں یہ خوبی اور صلاحیت خداداد طور پر موجود تھی۔

ان کی ولادت ایک پرائمری اسکول کے استاد کے گھر 17/اکتوبر 1929ء کو موجودہ ضلع امبیڈکر نگر کے گدہڑ گاؤں میں ہوئی تھی۔ کم عمر سے ہی ان کا رجحان تعلیم کی طرف راغب تھا۔ اس طرح تعلیمی میدان کو ہی اپنے مستقبل سے جوڑنا انہوں نے اپنا عزم بنا لیا۔ جس کے بعد ہر بڑے سے بڑے تعلیمی عروج تک رسائی کو انہوں نے اپنا اوّلین مقصد بنا لیا۔ تعلیم کو افضلیت دینے کی غرض سے گورکھپور شہر کو اپنی اعلیٰ سطحی تعلیم کے حصول کے واسطے چنا۔ یہاں تک کہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی انہوں نے یہاں سے حاصل کی۔ حالانکہ ناگپور اور جموں یونیورسٹیوں نے بھی ڈاکٹر صاحب کو اعزازی طور پر ڈاکٹریٹ سے نوازا۔ حصولِ تعلیم کے بعد 'استاذ' کا پیشہ چُنا اور پھر یہ سلسلہ جامعہ لکھنؤ میں بطور پروفیسر، ان کی سبکدوشی تک قائم رہا۔ اس دوران ڈاکٹر ملک زادہ نے مہاراج گنج میں ہسٹری کے لیکچرار کے طور پر اس کے علاوہ گورکھپور اور لکھنؤ یونیورسٹیوں میں بطور اردو اُستاد اپنی خدمات انجام دیتے رہے اور آخر میں لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو سے بطور پروفیسر سبکدوش ہو گئے۔ مختلف یونیورسٹیوں میں اپنی خدمات دیے جانے کے دوران بھی انہوں نے اردو زبان و ادب کی بہتری کے واسطے اپنی تمام تر کوششیں اور جدوجہد کو جاری رکھا۔ اُتر پردیش میں اردو کو اس کا آئینی حق دلانے کے واسطے "اردو رابطہ کمیٹی" بنا کر ایک تحریک کے طور پر اس کو چلایا۔ "رقصِ شرر" تحریر کر، اردو زبان کے حقوق کو حاصل کرنے کی غرض سے چلائی جانے والی اس تحریک کو انہوں نے علامتی جنگ بنا دیا۔ اس کتاب میں لوگوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کے علاوہ سیاسی سطح پر اردو زبان کے ساتھ برتے جانے والے بھید بھاؤ کا بھی خوبروئی کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ زندگی کے دوران اپنے ایسے ہی کارناموں کے بدولت انہیں اردو کے واسطے وقف ایک سپہ سالار کا درجہ حاصل ہے۔ 'رقصِ شرر' کے علاوہ بطور مصنف انہوں نے کالج گرل، آتم کتھا' سمیت ایک درجن سے زیادہ کتابیں تحریر کیں جو آج کل اردو کے ریسرچ اسکالرس کو اپنی 'تھیسس' مکمل کرنے کے واسطے بہت مددگار ہیں۔ زندگی کے آخری پڑاؤ میں مقامی کلیانپور میں اپنا ذاتی مکان بنوایا جس کا نام انہوں نے 'رباط' رکھا اور مرتے دم تک اسی مکان میں ان کا قیام رہا۔ وقت گزرتا رہا اور پھر وہ علیل ہوئے۔ لکھنؤ کے 'جگرانی ہاسپٹل' میں انہیں بھرتی کرایا گیا جہاں انہوں نے اپنی زندگی کی آخری سانسیں لیں اور بالآخر 18/اپریل 2018ء میں وہیں پر ان کی موت واقع ہو گئی جس کے بعد خرم نگر کے قبرستان میں انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

وہ بذاتِ خود ایک شاعر تھے اور منظور تخلص رکھتے تھے۔ شاعری اور ملازمت کے علاوہ کافی سارے سرکاری عہدوں پر بھی وہ فائز رہے۔ اپنی شخصیت اور قابلیت کے باعث انہیں سرکاری سطح سے مختلف عہدوں پر نامینٹ کیا جاتا رہا۔ دورانِ زندگی ڈاکٹر ملک زادہ 'اتر پردیش اردو اکادمی' کے صدر کے عہدہ پر فائز رہے، 'فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی' کے چیئرمین رہے، 'نیشنل کاؤنسل فار پروموشن آف اردو' کی ایگزیکٹیو کے ممبر رہے، 'پرسار بھارتی' کے ممبر رہے۔ اس کے علاوہ جامعہ لکھنؤ کی ایگزیکٹیو کمیٹی کے بھی ممبر رہے۔ ایسے تمام عہدوں پر فائز رہتے ہوئے بھی ان اداروں کے علاوہ اردو کا کینوس کشادہ طور پر ان کے لئے کھلا رہا۔ کل ملا کر وہ زندگی کے آخری وقت تک اردو کی فلاح و بہبود کے واسطے مستقل کوشاں رہے اور اردو کے وقار میں اضافہ کے لئے بھرپور تعاون دیتے رہے۔ ساتھ ہی وہ مشاعروں کی نظامت کے بے تاج بادشاہ تھے۔ فن نظامت کو بھی اپنی جدّتوں کی بدولت انہوں نے نئی بلندیوں پر پہنچایا۔ فن نظامت کے دوران بطور ناظم ان کی ذاتی انفرادیت، مشاعرہ کے اختتام تک وہاں کے ماحول پر حاوی رہتی تھی۔

1952ء سے 2016ء تک منعقد کئے جانے والے ڈی سی ایم کے سارے مشاعروں میں ڈاکٹر ملک زادہ صاحب ہی نظامت کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ لال قلعہ اور امبالہ کے ہندو پاک مشاعروں میں بھی انہوں نے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے فن نظامت کا لوہا منوایا۔ اس طرح نظامت کے فن کی قدآور مینار بن کر انہوں نے نظامت کو عروج تک پہنچا دیا۔ اپنی موت کے بعد اپنے وارثان میں وہ دو بیٹے اور چھ بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں۔ جہاں تک انہیں حاصل ہوئے اعزازات اور ایوارڈ کا تعلق ہے تو بس یوں سمجھ لیں کہ ان کی خود کی عمر اور انہیں ملنے والے ایوارڈس کی تعداد برابر ہے۔ دورانِ زندگی ڈاکٹر صاحب کو اتنی سے زیادہ اعزازات سے نوازا گیا تھا جس میں دہلی اردو اکادمی کا 'بہادر شاہ ظفر ایوارڈ' بھی شامل ہے۔ دورِ حاضر میں 'مرحوم' اردو میں پی ایچ ڈی کرنے والے اسکالرس کے درمیان "عنوان" بن کر آج بھی زندہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے انٹرویوز اور دیگر 'ٹاک شوز' ابھی بھی دوردرشن پر اکثر دکھائے جاتے ہیں۔ وزارت ریلوے نے انہیں تا زندگی 'ریلوے پاس' جاری کر رکھا تھا۔ جو آخری وقت تک ان کے استعمال میں رہا۔ ایسی ہی خوبیوں کی وجہ سے مرحوم ملک زادہ صاحب، مرنے کے بعد بھی مقبول اور ہردلعزیز بنے ہوئے ہیں۔ آخر میں مضمون نگار ڈاکٹر کی اردو سرپرستی اور نظامت کو سلام کرتا ہے۔

مرزا ویر لین، لکھنؤ

برطانوی سپریم کورٹ نے "حیاتیاتی 'عورت کی تعریف کا مسئلہ

تحریر: اینگس کوکرین
ترجمہ: ڈاکٹر محمد سعید انور قاسمی

برطانیہ کی سپریم کورٹ کے ججوں نے متفقہ طور پر فیصلہ دیا ہے کہ مساوات سے متعلق قانون کے تحت عورت کی تعریف حیاتیاتی جنس (Biological Sex) کی بنیاد پر کی جائے گی۔ یہ ایک طویل قانونی جنگ کا اختتام ہے، جس کے اسکاٹ لینڈ، انگلینڈ اور ویلز میں صنف پر مبنی حقوق کے اطلاق پر بڑے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ عدالت نے "اسکاٹ لینڈ فار ویمن" نامی مہم گروپ کے حق میں فیصلہ دیا، جس نے اسکاٹش حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا کہ صنفی بنیاد پر تحفظ صرف ان افراد کو حاصل ہونا چاہیے جو پیدائشی طور پر عورت ہوں۔ جج لارڈ ہوج نے کہا کہ اس فیصلے کو معاشرے کے ایک طبقے کی دوسرے پر فتح کے طور پر نہ دیکھا جائے، اور انہوں نے زور دیا کہ قانون اب بھی ٹرانس جینڈر افراد کو امتیازی سلوک سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

اسکاٹش حکومت نے عدالت میں موقف اپنایا کہ جن ٹرانس جینڈر افراد کے پاس جینڈر ریکگنیشن سرٹیفکیٹ (GRC) ہے، وہ بھی حیاتیاتی عورتوں کی طرح صنف پر مبنی تحفظ کے حقدار ہیں۔ عدالت سے درخواست کی گئی کہ وہ 2010 کے مساوات ایکٹ (Equality Act) کی درست تشریح کرے، جو پورے برطانیہ پر لاگو ہوتا ہے۔ لارڈ ہوج نے کہا کہ اصل سوال یہ تھا کہ قانون میں "عورت" اور "صنف" جیسے الفاظ کی تعریف کیا ہے۔ ان کے مطابق: "عدالت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ 2010 کے مساوات ایکٹ میں عورت اور صنف کی اصطلاحات حیاتیاتی عورت اور حیاتیاتی صنف کو ظاہر کرتی ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ فیصلہ اس خیال کو رد نہیں کرتا کہ ٹرانس جینڈر افراد کو بھی قانونی تحفظ حاصل ہے، خواہ وہ صنفی تبدیلی کی بنیاد پر ہو یا براہ راست و بالواسطہ امتیازی سلوک یا ہراسانی کے خلاف۔

مقدمہ کرنے والے گروپ "اسکاٹ لینڈ فار ویمن" کے حامی عدالت سے باہر ایک دوسرے سے گلے ملتے اور خوشی سے ہوا میں مکے لہراتے نظر آئے، جبکہ کئی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ مساوات ایکٹ مختلف صفات کی بنیاد پر امتیاز سے تحفظ فراہم کرتا ہے، جن میں "صنف" اور "جینڈر ری اسائنمنٹ" شامل ہیں۔ عدالت کو یہ طے کرنا تھا کہ قانون میں "صنف" کا مطلب حیاتیاتی صنف ہے یا قانونی طور پر "سرٹیفائیڈ" صنف، جیسا کہ 2004 کے جینڈر ریکگنیشن ایکٹ میں ہے۔ اسکاٹش حکومت کا موقف تھا کہ GRC حاصل کرنا ہر لحاظ سے صنف کی تبدیلی کے مترادف ہے، جبکہ "اسکاٹ لینڈ فار ویمن" نے اس بات پر زور دیا کہ مرد اور عورت کی تعریف عام فہم کے مطابق ہونی چاہیے، اور جنس ایک "ناقابل تغیر حیاتیاتی حقیقت" ہے۔ سپریم کورٹ کے باہر، "اسکاٹ لینڈ فار ویمن" کی شریک بانی سوزن اسمتھ نے کہا: "آج ججوں نے وہی بات کہی جس پر ہم ہمیشہ یقین رکھتے تھے، کہ عورتیں اپنی حیاتیاتی صنف کی بنیاد پر محفوظ ہیں۔" انہوں نے کہا: "صنف ایک حقیقت ہے، اور اب عورتیں مطمئن ہو سکتی ہیں کہ ان کے لیے مخصوص خدمات اور مقامات واقعی عورتوں کے لیے ہیں۔ ہم سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر بے حد شکرگزار ہیں۔"

اسکاٹ لینڈ کے فرسٹ منسٹر جان سوئنی نے کہا کہ حکومت فیصلے کو تسلیم کرتی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا: "یہ فیصلہ ویسٹ منسٹر کے منظور کردہ دو قوانین کے درمیان وضاحت فراہم کرتا ہے، اور ہم اب اس کے اثرات پر غور کریں گے۔" برطانوی حکومت کے ترجمان نے کہا کہ یہ فیصلہ عورتوں

اور خدمت فراہم کرنے والے اداروں مثلاً ہسپتالوں، پناہ گاہوں اور کھیلوں کے کلبوں کے لیے وضاحت اور اعتماد فراہم کرے گا۔ کنزرویٹو پارٹی کی رہنما کیمی بادینوک نے اس فیصلے کو "ان تمام عورتوں کی جیت قرار دیا جنہیں واضح بات کرنے پر ذاتی حملوں کا سامنا کرنا پڑا یا ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا۔"

گہری تشویش

مشہور ناول نگار جے کے رولنگ نے سوشل میڈیا پر لکھا: "تین غیر معمولی، ثابت قدم اسکاٹش عورتوں اور ان کے پیچھے موجود حامیوں نے اس مقدمے کو سپریم کورٹ تک پہنچایا اور جیت کر برطانیہ بھر کی عورتوں اور لڑکیوں کے حقوق کا تحفظ کیا۔" دوسری جانب، اسکاٹش گرین پارٹی کی رکن پارلیمنٹ اور ٹرانس رائٹس کی سرگرم حامی میگی چیپمین نے کہا: "یہ فیصلہ انسانی حقوق کے لیے گہری تشویش کا باعث ہے اور معاشرے کے سب سے زیادہ پسماندہ افراد پر بڑا دھچکہ ہے۔" انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ اہم قانونی تحفظات کو ختم کر سکتا ہے اور بہت سے ٹرانس افراد اور ان کے پیاروں کو بے چینی میں مبتلا کر دے گا۔ "اسکاٹ لینڈ فار ویمن" نے خبردار کیا تھا کہ اگر عدالت نے حکومت کے موقف کو درست مانا تو اس کے اثرات یک جنس والے مقامات اور خدمات جیسے ہسپتالوں، جیلوں، پناہ گاہوں اور معاون گروپوں پر پڑ سکتے ہیں۔ دوسری جانب، ٹرانس افراد نے خبردار کیا تھا کہ اس کیس سے ان کے صنف کی تبدیلی کے بعد امتیازی سلوک سے بچاؤ کا حق متاثر ہو سکتا ہے۔ "اسکاٹش ٹرانس" کے منیجر وک ویلنٹائن نے کہا کہ تنظیم اس فیصلے پر "حیران" ہے، کیونکہ یہ گزشتہ 20 سال کی قانونی تشریحات سے مختلف ہے۔ ان کے مطابق: "یہ فیصلہ ظاہر کرتا ہے کہ بعض اوقات ٹرانس افراد مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے مخصوص مقامات سے خارج کیے جا سکتے ہیں۔" انہوں نے کہا: "سمجھنا مشکل ہے کہ پھر ہمیں کہاں جانا چاہیے، اور یہ فیصلہ ایک مساوی اور منصفانہ معاشرے سے کس طرح ہم آہنگ ہے۔" یہ مقدمہ اس طویل بحث کا حصہ ہے جو ٹرانس جینڈر اور عورتوں کے حقوق کے حوالے سے جاری ہے، جیسا کہ ٹرانس رپسٹ "آئلا برائسن" کو شروع میں خواتین کی جیل میں رکھا جانا، اور NHS فائف کی ایک خاتون نرس کا مقدمہ جس نے خواتین کے چینجنگ روم میں ایک ٹرانس جینڈر ڈاکٹر کی موجودگی پر اعتراض کیا۔

'حیاتیاتی' یا 'سرٹیفائیڈ'؟

عدالت نے فیصلہ دیا کہ اگر صنف کو "سرٹیفائیڈ" (یعنی قانونی تبدیلی کے ذریعے حاصل کی گئی صنف) کے طور پر لیا جائے تو یہ "مرد" اور "عورت" کی تعریف اور اس طرح صنف پر مبنی تحفظ کو غیر مربوط بنا دیتا ہے۔ ججوں نے کہا کہ "سرٹیفائیڈ" صنف کی تعریف سے ہم جنس پرست خواتین (Lesbians) کے تحفظ کو نقصان پہنچے گا، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عورتوں کی طرف مائل ایک ٹرانس عورت بھی لیسبین شمار کی جائے گی۔ عدالت نے کہا کہ صنف کی حیاتیاتی تشریح ہی یک جنس مقامات کے مؤثر کام کے لیے ضروری ہے، جیسے کہ چینجنگ رومز، ہوسٹلز، طبی خدمات اور یک جنس اعلیٰ تعلیمی ادارے۔ ججوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ یک جنس انجمنوں، خواتین کے کھیلوں، پبلک سیکٹر میں مساوات اور مسلح افواج میں اسی نوعیت کی الجھنیں اور غیر عملی صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ ججوں نے کہا: "سرٹیفکیٹ پر مبنی صنف کی تعبیر کے تحت جو عملی مشکلات پیدا ہوتی ہیں، وہ واضح اشارہ ہیں کہ یہ تشریح درست نہیں۔"

قانون کے مطابق، جینڈر ری اسائنمنٹ ایک محفوظ شدہ صفت ہے، یعنی کسی کو صرف ٹرانس جینڈر ہونے کی بنیاد پر امتیاز کا نشانہ بنانا غیر قانونی ہے۔ تاہم، مخصوص حالات میں، یک جنس مقامات سے GRC رکھنے والے افراد کو خارج کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ یہ اقدام متناسب ہو۔ ڈاکٹر نک کریل، گلاسگو کالیڈونین یونیورسٹی کے سینئر قانون کے استاد، نے کہا کہ یہ فیصلہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اگر کسی GRC رکھنے والی ٹرانس عورت کو کسی یک جنس مقام سے خارج کیا جائے تو وہ یہ دلیل نہیں دے سکے گی کہ اس کے ساتھ ایک عورت کی حیثیت سے امتیاز برتا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے سے اداروں پر حیاتیاتی صنف کی بنیاد پر علیحدہ سہولتیں فراہم کرنے کی ذمہ داری عائد ہو سکتی ہے۔ البتہ ڈاکٹر مک کریل کا کہنا ہے کہ یہ مقدمہ یک جنس مقامات تک رسائی سے متعلق تمام تنازعات کو حل نہیں کرتا۔ ان کے مطابق: "اس فیصلے کا مطلب یہ نہیں کہ یکدم ٹرانس افراد کی خدمات تک رسائی رک جائے گی۔ یہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ خدمت فراہم کرنے والے اس نئی تشریح کو کیسے سمجھتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ فیصلہ خواتین کے کھیلوں میں ٹرانس افراد کی شرکت کے موجودہ اصولوں کو فی الفور نہیں بدلتا، لیکن یہ ایک نئے "جائزے" کا سبب بن سکتا ہے۔

ہم یہاں تک کیسے پہنچے؟

یہ قانونی تنازعہ 2018 میں شروع ہوا، جب اسکاٹش پارلیمنٹ نے عوامی اداروں میں صنفی توازن یقینی بنانے کے لیے ایک بل پاس کیا۔ "اسکاٹ لینڈ فار ویمن" نے اعتراض کیا کہ حکومت نے اس قانون میں ٹرانس افراد کو کوٹے میں شامل کر لیا ہے۔ یہ مسئلہ کئی بار اسکاٹش عدالتوں میں زیرِ بحث آیا۔ اسکاٹش حکومت نے پچھلے مقدمے میں فتح حاصل کی تھی، جب جج لیڈی ہالڈین نے 2022 میں قرار دیا کہ صنف کی تعریف صرف حیاتیاتی یا پیدائشی صنف تک محدود نہیں۔ اسکاٹش پارلیمنٹ نے اسی سال ایسے اصلاحات بھی منظور کی تھیں جن سے کسی فرد کے لیے اپنی قانونی طور پر تسلیم شدہ صنف کو تبدیل کرنا آسان ہو جاتا۔ تاہم، برطانوی حکومت نے اس ترمیم کو بلاک کر دیا، اور بعد میں اسکاٹش حکومت نے یہ اصلاحات واپس لے لیں۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

ویوز ایس آر کریٹر ہیکاتھن نے بھارت میں عمیق اختراع کی بنیاد رکھی ہے

آشوتوش کمار، بانی اور سی ای او ویب لیبس
شرینکا چٹرجی، میڈیا اور کمیونیکیشن آفسر، پی آئی بی

ورچوئل رئیلٹی اور آگمینٹڈ رئیلٹی کے تیزی سے بڑھتے ہوئے شعبے تفریح، سنیما، مارکیٹنگ، ٹریننگ، تعلیم، رکھ رکھاؤ اور ریموٹ ورک جیسے کئی میدانوں میں انقلاب لا رہے ہیں۔ ایکس آر جس کا مطلب ہے "ایکسٹینڈیڈ ریلٹی" ایک وسیع اصطلاح ہے جس میں ورچوئل رئیلٹی (وی آر)، آگمینٹیڈ ریلٹی (اے آر) اور میکسڈ ریلٹی (ایم آر) جیسی عمیق ٹیکنالوجی شامل ہیں، جو حقیقی اور ورچوئل ماحول کو یکجا کرتی ہیں۔ حاصل شدہ معلوماتی ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے جس تک یا تو مقامی طور پر رسائی حاصل کی جاتی ہے یا مشترکہ نیٹ ورک پر منتقل کیا جاتا ہے، ایکس آر ڈیوائس ایک مجازی محرک ہے جس میں حقیقی وقت کے ردعمل کو فعال کرنے کے ذریعے حسب ضرورت تجربات کی تخلیق کی جاتی ہے۔

سینسر اور عمیق تجربے سے چلنے والے انٹریکٹیو کی آسک کے ساتھ فلم اسٹوڈیوز نے آج اپنے فلموں کی تشہیر کے لیے ایکس آر استعمال کرنے کا ایک بہترین طریقہ تلاش کیا ہے۔ یونیورسل اسٹوڈیوز فار جراسک ورلڈ: فالن کنگڈم نے فلم کے بہت سے قابل ذکر ڈائنا سور کو نمایاں کرنے والے خصوصی ان اسٹور اور ان ہوم تجربات کے لیے حقیقت پسندی پر مبنی تجربات کی راہ ہموار کی۔ بھارت میں بالی ووڈ فلمیں جیسے؛ سپر-30' اور سنجو، 2012 کی تیلگو زبان کی ایکشن فلم 'ایگا' عالمی شہرت یافتہ مقبول فلم 'باہوبلی'؛ آر آر آر' ان سبھی نے ناظرین کے دلوں پر قبضہ کرنے اور ان کے دماغ پہلے کی طرح مصروف رکھنے کے لیے اس ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ بھارتی فلم ساز پالومی بسو کی فلم 'مایا' دی بھرت آف سپر ہیرو' 2024 میں کانز فلم فیسٹول کی نئی ایمرسیو مقابلے کے زمرے میں 8 فلموں میں سے ایک تھی۔ کمیونٹی کالجوں اور پیشہ وارانہ تعلیمی اداروں سے لے کر آر-1 تحقیقی اداروں تک کے اعلیٰ تعلیمی ادارے مختلف صلاحیتوں کے ساتھ ایکس آر ٹیکنالوجی کے ساتھ تجربات میں سرگرم ہیں۔ آئی آئی ٹی مدراس کے محققین نے ملک کے دیہی علاقوں میں سیکنڈری اسکولوں کے لیے اے آر وی آر پر مبنی سیکھنے کا نیا شعبہ متعارف کرایا ہے۔ ایکسینچر کی ایک رپورٹ کے مطابق وی آر سے تربیت یافتہ سرجن روایتی طور سے خدمات انجام دینے والے دیگر سرجنوں کے مقابلے میں 40 فیصد کم غلطیاں کرتے ہیں۔ اے آر/وی آر ٹیکنالوجی نے معذور افراد کے لیے رسائی کو ممکن بنایا ہے اور ان کی شمولیت کو بہتر بنانے کے لیے نمایاں صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے جس میں اے آر کے ذریعے اشارے کی زبان سمجھنے سے لے کر وی آر کے ذریعہ احساسات کے اجزا بھی شامل ہیں۔ ایکس آر عمیق ماحول بنا کر ورچوئل میٹنگ میں کو بھی تبدیل کر سکتا ہے جہاں شرکا 3 ڈی ماڈل کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں۔ پرزینٹیشن دے سکتے ہیں اور بات چیت کو ذہن نشین کر سکتے ہیں جیسے کہ وہ ایک ہی کمرے میں ہوں۔ ایکس آر میں کام کی جگہ ٹریننگ، تعلیمی مقاصد علاج و معالجے، اور ڈیٹا کی تلاش اور تجزیہ میں مشترکہ کوششوں کے لیے استعمال ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔

عالمی اور بھارتی ایکس آر مارکیٹ تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت کا اے وی جی سی ایکس آر کا شعبہ 2030 تک 34 فیصدی اے جی آر کے ساتھ 26 بلین ڈالر کی صنعت کی شکل اختیار کرنے کی سمت گامزن ہے۔ بھارت کا اینیمیشن، ویژول ایفکٹ، گیمنگ اور کامکس کے علاوہ ایکسٹینڈیڈ ریلٹی (اے وی جی سی-ایکس آر) کا شعبہ اگلے پانچ سے چھ برسوں میں بڑی چھلانگ لگانے کے لیے تیار ہے۔ ورلڈ ایکنامک فورم کے مطابق، ایکس آر صنعتیں 2030 تک عالمی معیشت کے لیے ایک اندازے کے مطابق 5.1 ٹریلین ڈالر تک پہنچ سکتی ہیں، جو کہ سالانہ شرح نمو 30 فیصد سے زیادہ ہے۔ مینسن رپورٹ کے صنعتی اداروں سے متعلق جائزے کے مطابق، 2018 میں 170 ایکس آر اسٹارٹ اپ تھے، جب کہ 2025 میں یہ تعداد 300 سے تجاوز کر جائے گی۔ ایکس آر کے میدان میں مختلف قسم کی ملازمتوں اور ماہرانہ ترقی کے امکانات ہیں۔ کچھ عام ایکس آر جاب پروفائلوں میں سافٹ ویئر ڈیولپر شامل ہیں، جو اے آر/وی آر/ایم آر ایپلیکیشنز بناتے ہیں، ایکس آر ہارڈ ویئر انجینئر 3 ڈی آرٹسٹ اور ڈیزائنر محققین اور کمپیوٹر ویژن انجینئر پروڈکٹ منیجر اور یو ایکس ماہرین، مواد کے تخلیق کار اور ٹرینرز وغیرہ بھی شامل ہیں۔ بھارت کو اے وی جی سی کا عالمی مرکز بنانے کی سمت ایک اہم قدم کے طور پر مرکزی کابینہ نے نومبر 2024 میں ممبئی میں اینیمیشن، ویژول ایفکٹ، گیمنگ، کامکس اور ایکسٹینڈیڈ ریلٹی (اے وی جی سی-ایکس آر) کے لیے نیشنل سینٹر آف ایکسیلنس (این سی او ای) کے قیام کو منظوری دی ہے۔ امکان ہے کہ این سی او ای کے ذریعے آئی آئی ٹی اور آئی آئی ایم کے معیار سے مطابقت رکھنے والی 5 لاکھ ملازمتیں پیدا ہوں گی۔ یہ مرکز عالمی معیار کا بنیادی ڈھانچہ، جدید ٹیکنالوجی اور ایک مضبوط ٹیلنٹ پول بنانے کے لیے خصوصی مہارتیں فراہم کرے گا۔

اس طرح بھارت ایک عمیق انقلاب کا تجربہ کر رہا ہے! حال ہی میں اختتام پذیر ہوا ایکس آر کریٹر ہیکاتھن ایک ملک گیر پیش قدمی تھی، جو ایکسٹینڈیڈ ریلٹی سے وابستہ صنعتوں میں جدت طرازی کو فروغ دے رہی ہے جسے اطلاعات و نشریات کی وزارت کے تعاون سے ویب لیبس، ایکس ڈی جی اور بھارت ایس آر کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا، جس میں عمیق ٹیکنالوجی کے مستقبل کو ایک نئی سمت دینے کے لیے بھارت کے تخلیق کار ذہن یکجا ہوئے تھے۔ ایکس آر ہیکاتھن 32 مختلف اور ترقی پذیر چیلنجوں میں سے ایک ہے، جو کریٹ ان انڈیا چیلنج (سی آئی سی) سیزن-1 کی تشکیل کرتی ہے جسے ورلڈ ویژول اینڈ انٹرٹمینٹ سمٹ (ویوز) کے ایک حصے کے طور پر لانچ کیا گیا ہے، جس کا انعقاد ایک سے 4 مئی 2025 تک ممبئی کے جی او ورلڈ سینٹر میں کیا جائے گا۔ کریٹ ان انڈیا مقابلوں میں جیت حاصل کرنے والوں کو ممبئی میں ایک عظیم الشان تقریب میں "ویوز کریٹ ایوارڈ" سے نوازا جائے گا۔ ان چیلنجوں نے تخلیقی منظر نامے میں مؤثر موجودگی درج کرائی ہے، جس میں بھارت اور اس کے باہر جدت طرازی کی سرگرمیوں کی ایک لہر پیدا کر دی ہے، جو عالمی سطح پر تخلیقی صلاحیتوں کے کے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر ابھر رہا ہے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے حال ہی میں کہا تھا کہ ویوز بھارتی آرٹسٹ کو کنٹینٹ تیار کرنے اور اسے عالمی بنانے کی ترغیب دے گا، ساتھ ہی دنیا بھر کے فنکاروں کو بھارت میں تعاون کرنے کے لیے دعوت بھی دے گا۔

ایکس آر ہیکاتھن ملک بھر سے 2200 سے زیادہ مقابلے میں حصہ لینے والوں کے ساتھ شروع ہوا۔ فائنل لسٹوں کا ایک ممتاز جیوری کے ذریعے قریب سے جائزہ لیا گیا، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ منتخب پروجیکٹ تکنیکی عمل درآمد اور صارف کے تجربے اور رئیل ورلڈ امپیکٹ کے اعلیٰ ترین معیارات پر پورے اترتے ہوں۔ ان ماہرین میں سے ہر شخص ایک مختلف ڈومین کی نمائندگی کرتا ہے جو بھارت میں سب سے زیادہ امید افزا ایکس آر پروجیکٹوں کی بہتر تشخیص کو یقینی بناتا ہے۔ ہیکاتھن کے پانچ فاتحین کا اعلان 9 اپریل 2025 کو اس کی متعلقہ تھیمس یعنی صحت کی دیکھ بھال عمیق سیاحت، ای کامرس، تعلیم، میڈیا اور انٹرٹیمنٹ کے شعبے سے کیا گیا۔ ایکس آر ہیکاتھن فاتحین کے ساتھ ساتھ دیگر مقابلوں کے فائنلسٹ، جن کی تعداد 750 سے زیادہ ہے، کو اپنے انفرادی مقابلے کے نتائج اور آؤٹ پٹ، اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کو ظاہر کرنے کا ایک منفرد موقع ملے گا اس کے علاوہ اس کے متعلقہ شعبے کے صنعتی لیڈروں کے ساتھ نیٹ ورکنگ کے مواقع بھی فراہم ہوں گے جس میں پچنگ سیشن، ماسٹر کلاسز، پینل ڈسکیشنز کانفرنس وغیرہ شامل ہیں۔

اس سے کام کی حقیقی کامیابی کا اندازہ نہ صرف جیتنے والوں سے لگایا جائے گا بلکہ اس بات سے بھی لگایا جائے گا کہ یہ پروجیکٹ حقیقی دنیا کی ایپلیکیشنز میں کیسے منتقل ہوتے ہیں۔ ایکس آر کریٹر ہیکاتھن جیسے مستقبل کے اقدامات کے ساتھ، بھارت نہ صرف عالمی ایکس آر کی دوڑ میں حصہ لے رہا ہے بلکہ وہ اپنی شرائط پر عمیق اختراعات کی بنیاد بھی رکھ رہا ہے۔ ایکس آر کریٹر ہیکاتھن اور ویب چوٹی کانفرنس نے ہزاروں نوجوانوں، ایکس آر کے شائقین کو ایک اسٹیج فراہم کیا ہے، جنہیں تعاون اور رہنمائی حاصل ہوئی ہے، جو اختراعات کے لیے انتہائی ناگزیر ہے۔ ہیکاتھن کے 30 فیصد سے زیادہ فائنلسٹ ٹائر ٹو اور تین شہروں سے آتے ہیں، جو کہ بڑھتے ہوئے ایکس آر کے دائرے کا ثبوت ہے! ایکس آر کریٹر ہیکاتھن کے ساتھ، ہم بھارتی ایکس آر صنعت میں انقلاب برپا کر رہے ہیں، اس پلیٹ فارم سے ابھرنے والا حل اس بات کا تعین کرے گا کہ ہم دنیا کے ساتھ، صنعتوں کے ساتھ حقیقت کے درمیان کس طرح معاملات طے کریں گے۔

راہل گاندھی نے وزیر اعلیٰ سدارمیا کو لکھا خط

کرناٹک میں 'روہت ویمولا ایکٹ' نافذ کرنے کا مطالبہ کیا

نئی دہلی: کانگریس کے رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے حال ہی میں پارلیمنٹ میں دلت، آدیواسی اور او بی سی طبقوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ اور اساتذہ سے ملاقات کی۔ اپنی ایکس پوسٹ میں انہوں نے بتایا کہ اس ملاقات کے دوران ان طلبہ اور اساتذہ نے اپنی زندگیوں میں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کا سامنا کرنے کے تجربات شیئر کیے۔ راہل گاندھی نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے جو راستہ دکھایا تھا، وہ آج بھی اثر انداز نہیں ہو سکا ہے۔ امبیڈکر کا پیغام تھا کہ تعلیم محروم طبقات کو با اختیار بنانے اور ذات پات کے امتیاز کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔ مگر بد قسمتی سے آج بھی لاکھوں طلبہ ہمارے تعلیمی نظام میں اس طرح کی تفریق کا سامنا کر رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے اس موقع پر روہت ویمولا، پائل تڑوی اور درشن سولنکی جیسے باصلاحیت طلبہ کی جانیں جانے کی یاد دہانی کرائی۔ ان طلبہ کی موت ذات پات کے امتیاز کا سنگین نتیجہ تھیں۔ اس سلسلہ میں راہل گاندھی نے کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا کو خط لکھا جس میں انہوں نے امتیاز کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کرناٹک میں 'روہت ویمولا ایکٹ' کے نفاذ کا مطالبہ کیا تاکہ ہندوستان کے کسی بھی بچے کو وہ اذیت نہ جھیلنی پڑے جو روہت ویمولا اور بابا صاحب امبیڈکر جیسے رہنماؤں کو جھیلنی پڑی۔ انہوں نے اپنے خط میں کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا سے مطالبہ کیا کہ وہ ریاست میں اس ایکٹ کو نافذ کریں تاکہ دلت، آدیواسی اور او بی سی طلبہ کو تعلیم میں مکمل انصاف مل سکے اور ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا سد باب کیا جا سکے۔ راہل گاندھی نے اپنے خط میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے الفاظ کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ "ہندوستان کے کسی بھی بچے کو وہ ظلم نہیں سہنا چاہیے جو ڈاکٹر امبیڈکر اور ان جیسے لاکھوں افراد نے جھیلا ہے۔" انہوں نے کہا کہ یہ وقت کا تقاضا ہے کہ اس نوعیت کے واقعات کا سختی سے خاتمہ کیا جائے اور تعلیمی اداروں میں سماجی انصاف کی حقیقت کو یقینی بنایا جائے۔ راہل گاندھی کا کہنا تھا کہ ہندوستان میں دلت، آدیواسی اور او بی سی طبقے کے افراد کے ساتھ امتیازی سلوک کا مسئلہ کئی دہائیوں سے برقرار ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔ وہ چاہتے ہیں کہ حکومت اس پر فوری طور پر کارروائی کرے تاکہ آئندہ کسی بچے کی زندگی ذات پات کے امتیاز کی بھینٹ نہ چڑھے۔

پونچھ میں پانچویں روز بھی تلاشی آپریشن جاری

جموں، 18 اپریل (یو این آئی) جموں وکشمیر کے سرحدی ضلع پونچھ میں پانچویں روز بھی تلاشی آپریشن مسلسل جاری ہے۔ سیکورٹی فورسز نے وسیع جنگلاتی علاقے کو محاصرے میں لے رکھا ہے تاکہ ان ملی ٹینٹوں کا سراغ لگایا جا سکے جو پیر کے روز لسانہ گاؤں میں مختصر فائرنگ کے تبادلے کے بعد فرار ہو گئے تھے۔ ذرائع کے مطابق، پیر کی شام لسانہ گاؤں میں ملی ٹینٹوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان چند منٹوں پر مشتمل فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ اس کے بعد ملی ٹینٹ گھنے جنگلات کی آڑ لے کر فرار ہو گئے، جس کے بعد پورے علاقے میں تلاشی مہم کا آغاز کیا گیا۔

سرکاری ذرائع نے بتایا کہ "پونچھ کے جنگلاتی علاقوں میں بڑے پیمانے پر محاصرہ اور تلاشی آپریشن جاری ہے۔ "سیکورٹی فورسز کو خدشہ ہے کہ ملی ٹینٹ ابھی بھی علاقے میں موجود ہیں، جس کے پیش نظر فوج، پولیس اور سی آر پی ایف کی مشترکہ ٹیمیں ممکنہ راستوں اور ٹھکانوں کو کھنگالنے میں مصروف ہیں۔ سرچ آپریشن میں ڈرونز اور سنفر ڈاگس کی بھی مدد لی جا رہی ہے تاکہ ہر مشتبہ مقام کی نگرانی کی جا سکے۔ مقامی لوگوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مشتبہ سرگرمیوں کی اطلاع فوراً قریبی تھانے کو دیں اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ تعاون کریں۔ ایک اعلیٰ پولیس افسر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا: ہم کسی بھی خطرے کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ تلاشی آپریشن تب تک جاری رہے گا جب تک ملی ٹینٹوں کو گرفتار یا بے اثر نہیں کیا جاتا۔"

امریکہ میں ہندوستانی طلبہ کے ویزے منسوخ ہونے پر جے رام رمیش کا اظہار تشویش

حکومت سے فوری کارروائی کا مطالبہ

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن جے رام رمیش نے امریکہ میں ہندوستانی طلبہ کے خلاف سخت امیگریشن کارروائیوں پر شدید تشویش ظاہر کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکی امیگریشن لائرز ایسوسی ایشن (اے آئی ایل اے) کی رپورٹ کے مطابق، جن 327 بین الاقوامی طلبہ کے ویزے منسوخ کیے گئے، ان میں سے نصف کا تعلق ہندوستان سے ہے، جو باعث تشویش ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ "اے آئی ایل اے کی رپورٹ ہندوستانی طلبہ کے مستقبل پر سنگین سوالات کھڑے کرتی ہے۔ اگر ان طلبہ کے ویزا کی منسوخی کی وجوہات واضح، منصفانہ اور شفاف نہیں ہیں تو حکومت ہند کو فوری طور پر اس معاملے کو امریکی حکام کے ساتھ اٹھانا چاہیے۔" جے رام رمیش نے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر سے مطالبہ کیا کہ وہ اس رپورٹ کا سنجیدگی سے نوٹس لیں اور ان طلبہ کے تحفظ کے لیے ہر ممکن سفارتی قدم اٹھائیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اے آئی ایل اے نے اپنی ایک تفصیلی پالیسی بریف میں دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ میں جاری 'کیچ اینڈ ریووک' نامی پروگرام کے تحت بڑی تعداد میں بین الاقوامی طلبہ کے ویزے بغیر مناسب بنیاد کے منسوخ کیے جا رہے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 20 جنوری 2025 کے بعد سے اب تک 4,736 ایس ای وی آئی ایس ریکارڈز منسوخ کیے جا چکے ہیں، جن میں اکثریت ایف-1 ویزا رکھنے والے طلبہ کی ہے۔ اے آئی ایل اے کا کہنا ہے کہ ان طلبہ میں سے بیشتر او پی ٹی (آپشنل پریکٹیکل ٹریننگ) پروگرام کا حصہ تھے۔ رپورٹ کے مطابق، کئی کیسز میں ویزا منسوخی کی وجہ انتہائی معمولی قانونی خلاف ورزیاں یا محض الزامات بنیں، جن کا بعد میں کوئی ثبوت نہیں ملا۔ مثال کے طور پر، کچھ طلبہ کے خلاف صرف اس لیے کارروائی کی گئی کہ ان کے سوشل میڈیا یا مقامی پولیس ریکارڈ میں ان کا ذکر تھا، حالانکہ ان پر کوئی باضابطہ الزام یا مقدمہ درج نہیں تھا۔ بعض کیسز میں تو گھریلو تشدد کا شکار ہونے والے طلبہ کو بھی نشانہ بنایا گیا، جو خود متاثرہ لیکن بعد میں ان کا ویزا منسوخ کر دیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امیگریشن حکام بسا اوقات مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی سسٹمز کی مدد سے فیصلہ کرتے ہیں، جس سے انسانی پہلو نظر انداز ہو جاتا ہے۔ 57 فیصد طلبہ کو ویزا منسوخی کا باقاعدہ نوٹس دیا گیا، جب کہ دیگر کو اچانک مطلع کیا گیا یا بالکل نہیں بتایا گیا۔

کشمیر: آغا سید محمد باقر الموسوی کا انتقال، وادی میں سوگ

سری نگر: وادی کشمیر کے ممتاز عالم دین اور نامور مذہبی لیڈر علامہ آغا سید محمد باقر الموسوی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ وہ 85 برس کے تھے۔ خاندانی ذرائع کے مطابق انہوں نے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب شری مہاراجہ ہری سنگھ ہسپتال (ایس ایم ایچ ایس) میں زندگی کی آخری سانسیں لیں جہاں وہ گذشتہ ایک دو دن سے زیر علاج تھے۔ آغا صاحب کے انتقال کی خبر پھیلتے ہی قصبہ بڈگام میں ماتم کا ماحول چھا گیا اور ہر طرف آہ وفغاں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ جمعہ کی صبح پو پھٹتے ہی وادی کے اطراف واکناف سے لوگ ان کی رہائش گاہ واقع بڈگام میں جمع ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے قصبے میں لوگوں کا ایک سیلاب امڈ آیا۔ آغا سید محمد باقر بڈگام کے معروف آغا خاندان کی ایک انتہائی ممتاز ومعتبر شخصیت تھے۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم جامع باب العلم بڈگام سے حاصل کی اور مزید تعلیم کے لیے نجف اشرف کا رخ کیا، جہاں انہوں نے کئی برس اس وقت کے نامور فقہا کے سامنے تلمذ کیا اور فقہ ودیگر اسلامی علوم پر مہارت حاصل کی۔ آپ سال 1982 میں وطن واپس لوٹے اور اپنی پوری زندگی دین کی خدمت میں وقف کر دی۔ تبلیغ دین، تصنیف وتالیف اور اصلاحی کاموں میں آپ نے سرگرم کردار ادا کیا۔ آغا صاحب ہر جمعہ کو اپنی رہائش گاہ پر خطبہ دیتے تھے، جس سے مستفید ہونے کے لیے مختلف مکاتب فکر کے اسکالرز بھی آتے تھے۔ انہیں فقہ، عربی، فارسی، اردو اور کشمیری ادب پر گہری دسترس حاصل تھی۔ ان کے انتقال پر وادی کے مذہبی، سماجی وسیاسی لیڈروں نے گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔ نیشنل کانفرنس کے رہنما اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا: "انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ممتاز شیعہ عالم دین اور مذہبی رہنما علامہ آغا سید محمد باقر الموسوی کے انتقال پر گہرا دکھ ہوا ہے۔ مرحوم کی جموں وکشمیر میں مذہبی فکر، سماجی ہم آہنگی اور عوامی خدمت میں ان کی گہری شراکتیں ایک میراث کے طور پر یاد رکھی جائیں گی۔" پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے بھی اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا، "قابل احترام شیعہ عالم، ممتاز مصنف اور ماہر الٰہیات آغا سید باقر موسوی صاحب کے انتقال کی خبر سن کر گہرا رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔"

مانڈویا کانوں کی حفاظت کے طریقہ کار کا جائزہ لیا گیا

نئی دہلی، 18 اپریل (یو این آئی) مرکزی محنت اور روزگار کے وزیر منسکھ مانڈویا نے جمعہ کو کان کنی کے شعبے میں پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت کی خدمات کو بہتر بنانے کے لئے ریاستی حکومتوں کے ساتھ اچھی حکمرانی اور تال میل کی اہمیت پر زور دیا اور کارکنوں کے مفادات کے لئے ہدایات دیں۔ جھارکھنڈ کے دھنباد میں ڈائریکٹوریٹ جنرل آف مائن سیفٹی کے کام کاج کا جائزہ لیتے ہوئے مسٹر مانڈویا نے افسران کو ان کی تکنیکی اپ گریڈیشن کو بڑھانے کے لیے عالمی معیار کی کان کنی ٹیکنالوجیز سے روشناس کرانے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے صنعت اور کانوں میں کام کرنے والے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کان کنی کے کارکنوں کی حفاظت اور صحت کے لیے متعلقہ کمپنیوں، مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے درمیان تال میل کی انتہائی ضرورت ہے۔

ہندوستان میں صرف آئین کو برتری حاصل ہے

صدر اور گورنر کو آئینی بندشوں سے مبرا نہیں رکھا جا سکتا رندیپ سنگھ سرجے والا

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن رندیپ سنگھ سرجے والا نے نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ کے حالیہ بیان پر سخت ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان میں صرف آئین کو برتری حاصل ہے، نہ کہ کسی بھی عہدے کو، خواہ وہ صدر جمہوریہ ہی کیوں نہ ہوں۔ سرجے والا نے کہا کہ وہ نائب صدر کے علم وفصاحت کا احترام کرتے ہیں لیکن ان کے اس نظریے سے اتفاق نہیں کرتے کہ صدر کے اختیارات پر عدالتی نظر ثانی غیر موزوں ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو بروقت، درست اور جرأت مندانہ قرار دیا جس میں صدر اور گورنروں کے اختیارات پر آئینی حدود کا اطلاق واضح کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئینی عہدہ جتنا بلند ہو، اس پر آئینی احتساب اور شفاف طرز عمل کی ذمہ داری اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے مطابق اگر صدر یا گورنر کسی قانون کی منظوری غیر معینہ مدت تک موخر کر سکتے ہیں تو یہ جمہوریت کی روح کے منافی ہوگا۔ انہوں نے نائب صدر کے اس ریمارک پر بھی تنقید کی کہ عدلیہ کو قانون سازی یا انتظامی امور میں مداخلت کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔ سرجے والا نے کہا کہ عدلیہ کی آزادی ہی وہ 'ایٹمی ہتھیار' ہے جو ناانصافی، مطلق العنانیت اور طاقت کے ناجائز استعمال کے خلاف عوام کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر عدلیہ کو بے اختیار کر دیا جائے تو عوام کی آخری امید بھی دم توڑ دے گی۔ خیال رہے کہ نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ صدر جمہوریہ ایک بلند ترین آئینی عہدہ ہے اور وہ آئین کے تحفظ، دفاع اور بقا کی قسم کھاتے ہیں، جو ایک منفرد ذمہ داری ہے۔ ان کے مطابق صدر نہ صرف پارلیمنٹ کے پہلے حصے ہیں بلکہ ان پر عدلیہ کی طرف سے فیصلے کے ذریعے وقت کی قید عائد کرنا قابل تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا تاثر ابھر رہا ہے کہ عدلیہ قانون سازی، انتظامیہ اور پارلیمان کے اختیارات میں دخل انداز ہو رہی ہے، جو کہ نظامِ جمہوریت کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔

جوان نے ڈیوٹی کے دوران اپنی سروس رائفل سے خود کو گولی مار کر خودکشی کر لی

کھرگون، 18 اپریل (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے کھرگون ضلع کے گوگاواں میں ایک ایس اے ایف جوان نے آج دوپہر اپنی سروس رائفل سے خود کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ واقعہ کے بعد کھرگون سے تقریباً 16 کلومیٹر دور گوگاوان پہنچے پولیس سپرنٹنڈنٹ دھرم راج مینا نے بتایا کہ 38 سالہ ایس اے ایف فرسٹ بٹالین سی کمپنی کے جوان راج کمار شرما نے اپنی سروس رائفل سے خود کو گولی مار کر خودکشی کر لی۔ وہ اندور کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ شیتلا ماتا مندر کے سامنے چوکی پر 24 گھنٹے گارڈ کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں دکھائے گئے وقت کے مطابق 4:56 پر راج کمار شرما نے بندوق اپنی ٹھوڑی پر رکھ کر گولی چلا دی جو جوان کے سر سے پار ہو گئی۔ وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ کچھ عرصے بعد گارڈ کی ڈیوٹی بھی تبدیل ہونے والی تھی۔

راجوری میں فوجی اہلکاروں کی مبینہ مارپیٹ

یونیورسٹی پروفیسر زخمی، فوج نے تحقیقات کا حکم دے دیا

جموں، 18 اپریل (یو این آئی) جموں وکشمیر کے ضلع راجوری میں ایک یونیورسٹی پروفیسر کے ساتھ فوجی اہلکاروں کی مبینہ مارپیٹ کا معاملہ سامنے آنے کے بعد فوج نے جمعہ کے روز واقعے کی باقاعدہ انکوائری کا حکم دے دیا ہے۔ متاثرہ پروفیسر، لیاقت علی، جو اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی دہلی میں تعینات ہیں، نے الزام عائد کیا کہ جمعرات کی رات دیر گئے لام گاؤں کے قریب، تلاشی کے دوران، فوجی اہلکاروں نے ان پر حملہ کیا جس سے وہ سر پر چوٹ لگنے کے باعث شدید زخمی ہو گئے۔ سوشل میڈیا پر ان کی ایک تصویر اور ویڈیو بھی وائرل ہوئی ہے، جس میں انہیں خون میں لت پت دکھایا گیا ہے۔ پروفیسر لیاقت علی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر لکھا: "میرا پورا خاندان بھارتی فوج کا حصہ رہا ہے، اور مجھے ہمیشہ اس پر فخر رہا۔ لیکن آج جو کچھ میرے ساتھ ہوا، اس نے میرے اس فخر کو ہلا کر رکھ دیا۔ بغیر کسی سوال کے، بغیر کسی وجہ کے مجھے مارا گیا، سر پر بندوق کے بٹھ سے وار کیا گیا انہی لوگوں کے ہاتھوں جن پر میں بھروسہ کرتا تھا۔" انہوں نے مزید لکھا: "آج مجھے یہ خوفناک سچائی سمجھ آئی کہ اگر نظام چاہے تو بغیر ثبوت، بغیر مقدمے اور بغیر انصاف کے کسی بھی انسان کو 'انکاؤنٹر' کر سکتا ہے۔ اس زخم کا کوئی کفارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک ہی سوال ذہن میں رہ گیا ہے کیا انصاف اب صرف وردی کا استحقاق بن چکا ہے؟" فوج نے واقعے پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا: "راجوری کے ایک حساس علاقے میں دہشت گردوں کی مشتبہ نقل وحرکت کی اطلاع کے بعد سرچ آپریشن جاری تھا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق، جب گاڑی کو روکا گیا تو ایک شخص نے مبینہ طور پر اہلکاروں سے اسلحہ چھیننے کی کوشش کی، جس کے بعد ہاتھا پائی ہوئی۔ تاہم، معاملے کی مکمل تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اگر کسی اہلکار کے خلاف بدسلوکی ثابت ہوئی تو سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔" فوج نے اس بات پر زور دیا کہ انسداد دہشت گردی کارروائیوں میں پیشہ ورانہ رویے اور نظم وضبط کو اولین ترجیح حاصل ہے، اور عوام سے تعاون کی اپیل کی گئی ہے۔ واقعے کے بعد مقامی سطح پر عوامی غم وغصہ بھی دیکھا جا رہا ہے اور متاثرہ پروفیسر کے انصاف کے مطالبے کو تقویت مل رہی ہے۔ معاملے کی حساسیت کے پیش نظر، حکام نے معاملے کی باریک بینی سے جانچ کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ دریں اثنا اس واقعے پر پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ محبوبہ مفتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر اپنے بیان میں کہا: "لام، نوشہرہ میں پیش آئے واقعے کی ویڈیوز انتہائی پریشان کن ہیں، جہاں فوجی اہلکاروں نے پروفیسر لیاقت چودھری کو بے رحمی سے مارا پیٹا۔ پروفیسر اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنی بہن کی شادی میں شرکت کے لیے جا رہے تھے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "اس طرح کے صدمہ خیز واقعات عام لوگوں کے اعتماد کو متزلزل کرتے ہیں، خاص طور پر جب متاثرہ خاندان نے فخر کے ساتھ بھارتی فوج میں خدمات انجام دی ہوں۔" محبوبہ مفتی نے فوجی حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ اس واقعے میں ملوث اہلکاروں کے خلاف فوری اور سخت کارروائی کریں، تاکہ فوج جیسے معزز ادارے کی ساکھ متاثر نہ ہو۔ واضح رہے کہ فوج نے اس واقعے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر کسی اہلکار کی جانب سے بدسلوکی ثابت ہوئی تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

ہندوستان میں سینکڑوں سالوں سے اوقاف کی جائیدادیں موجود ہیں

وقف بچائو، دستور بچائو کے عنوان سے آج اجلاسِ عام، آل انڈیا مسلم پرسنل لاپورڈ کی جانب سے شرکت کی اپیل

حیدرآباد۔ وقف کی حیثیت اسلام میں عبادت کی ہے، یہ صدقہ جاریہ کی بہترین صورت ہے، رسول اللہؐ کے دور سے مسلمانوں میں اس کا رواج رہا ہے، وقف میں ایک جانب خدا کی بندگی کا تصور ہے اور دوسری جانب بندگان خدا کی خدمت کا عنصر شامل ہے، یہی وجہ ہے کہ اوقاف کے ذریعہ مساجد، مدرسے، قبرستان، عیدگاہ درسگاہ، آستانے اور امام باڑے بھی قائم کئے گئے ہیں، اور دوسری جانب ہسپتال، یتیم خانے، سرائے اور دیگر انسانی خدمت کے ادارے بھی فروغ دیئے گئے ہیں۔ ان اداروں سے لاکھوں ضرورت مندوں لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ ہندوستان میں سینکڑوں سالوں سے اوقاف کی جائیدادیں موجود ہیں۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ موجودہ حکومت وقف قانون ۲۰۲۵ ء کے ذریعہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کر رہی ہے اور ساتھ ہی دستور میں دیئے گئے حقوق بھی چھیننے کی کوشش کر رہی ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اس قانون کے خلاف ایک منظم تحریک چلا رہا ہے، بورڈ کی کوششوں سے تین کروڑ سے زائد دستخط اور ای میل حکومت کے حوالے کئے گئے، عوامی رائے عام اس کے خلاف بنائی گئی۔ اسی مناسبت سے ۱۹ اپریل ۲۰۲۵ و بروز ہفتہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجلاس عام منعقد کیا جا رہا ہے، اس کی صدارت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) کریں گے، واضح رہے کہ یہ اجلاس عام دار السلام، آغا پورہ حیدرآباد میں بعد نماز مغرب منعقد ہوگا، اس موقع سے تلنگانہ کے تمام اراکین بورڈ شرکت کریں گے، بیرسٹر اسد الدین اویسی، اکبر الدین اویسی ہے، محمد فہیم قریشی، محمد عبداللہ (رکن پارلمنٹ، تملناڈو) اور وی میدن ریڈی (رکن پارلیمنٹ آندھرا YSRCP) بھی اجلاس کو مخاطب کریں گے۔ اس اجلاس میں شہر کے ممتاز مشائخین، علماء اور تنظیموں کے ذمہ داران بھی موجود رہیں گے، جن کے نام اس طرح ہیں مولانا مفتی خلیل احمد (امیر جامعہ نظامیہ ورکن آل انڈیا مسلم لا بورڈ) مولانا شاہ جمال الرحمن مفتاحی (امیر شریعت، تلنگانہ وآندھرا) حافظ پیر شبیر (صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا) مولانا حسام الدین ثانی جعفر پاشا (امیر ملت اسلامیہ، تلنگانہ) جسٹس شاہ محمد قادری (سابق جج سپریم کورٹ ورکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) مولانا ڈاکٹر مولانا سید نثار حسین حیدر آغا (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) ڈاکٹر محمد مشتاق علی (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) مولانا سید احمد علی حسینی سعید قادری، مولانا مفتی غیاث الدین رحمانی (صدر جمعیۃ علماء، تلنگانہ وآندھرا) ڈاکٹر خالد مبشر الظفر (امیر حلقہ جماعت اسلامی، تلنگانہ) مولانا سید شاہ ظہیر الدین علی صوفی، ڈاکٹر بدر الزماں (ذمہ دار تبلیغی جماعت) مولانا مفتی صادق محی الدین، حضرت مولانا سید ابراہیم زرین کلاہ، حضرت مولانا ڈاکٹر سید احسن الحموی (امام شاہی مسجد باغ عام) مولانا سید قطب الدین حسینی زید، مولانا غلام غوث کامل شطاری، مولانا آل مصطفیٰ علی موسوی قادری، فاروق پاشا، مولانا سید اکبر نظام الدین (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) ضیاء الدین نیر (صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت) ڈاکٹر محمد متین الدین قادری (رکن آل انڈیا مسلم لا بورڈ) سید مسعود حسین مجتہدی (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) مولانا شیخ اسحاق علی کڑپہ (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) ایڈوکیٹ جلیسہ سلطانہ یسین (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) حفصہ اختر (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) مولانا شفیق عالم جامعی (نمائندہ جمعیت اہل حدیث، تلنگانہ) مولانا سید ابراہیم سجاد پاشا (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) مولانا مفتی ضیاء الدین نقشبندی (شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ) مولانا میر فراست علی شطاری، مولانا سید محمود پاشا قادری زرین کلاہ، مولانا عبید الرحمن اطہر ندوی (ناظم مدرسہ امداد العلوم حیدرآباد) مولانا سید وسیع اللہ قادری نظام پاشا، مولانا سید غلام صمدانی علی قادری، مولانا ڈاکٹر احمد رشادی (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) ڈاکٹر محمد نظام الدین (صدر آل انڈیا ملی کونسل، تلنگانہ) مولانا محمد عبدالرحیم بانعیم (نائب ناظم مجلس علمیہ، تلنگانہ وآندھرا)۔ تمام حضرات سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔

'یہ ملک بابا صاحب کے آئین سے چلے گا، کسی فرمان سے نہیں'

وقف قانون پر سپریم کورٹ کی سماعت کے بعد سنجے سنگھ کا شدید ردعمل،

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ میں وقف قانون میں حالیہ ترامیم کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر جاری سماعت کے بعد سیاسی حلقوں میں بحث تیز ہو گئی ہے۔ عدالت نے جمعرات کو معاملے کی دوسری سماعت کے دوران مرکز کو سات دن میں جواب داخل کرنے کی مہلت دی ہے اور اس دوران کسی بھی نئی تقرری یا ڈینوٹیفکیشن سے روک دیا ہے۔ اگلی سماعت 5 مئی کو طے ہے۔ سپریم کورٹ کی اس کارروائی پر عام آدمی پارٹی کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وقف ترمیمی بل مکمل طور پر غیر آئینی ہے اور اسی موقف کو وہ پہلے بھی جے پی سی اور پارلیمنٹ میں اٹھا چکے ہیں۔ سنجے سنگھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس ✕ پر لکھا، "وقف ترمیمی بل پوری طرح غیر آئینی ہے، یہی بات میں نے جے پی سی کے سامنے اور ایوان میں کہی تھی۔ سپریم کورٹ نے مرکز سے جو سوالات کیے ہیں، ان کا حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ابھی بھی وقت ہے، مان لو کہ یہ ملک بابا صاحب کے لکھے ہوئے آئین سے چلے گا، کسی نریندر مودی کے فرمان سے نہیں۔" سنجے سنگھ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مرکز کی مودی حکومت مذہبی اداروں کی جائیدادوں پر قبضہ کرنا چاہتی ہے تاکہ انہیں اپنے صنعتکار دوستوں کو سونپ کر فائدہ پہنچایا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ

کی۔ سپریم کورٹ کی کارروائی سے ان کے ارادوں کو

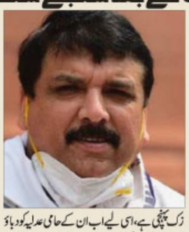

زک پہنچی ہے، اسی لیے اب ان کے حامی عدلیہ کو دباؤ میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔" ایک اور پوسٹ میں انہوں نے الزام لگایا کہ "مودی کے حامی اب سپریم کورٹ کو دھمکانے میں لگ گئے ہیں۔ بی جے پی نے کاشی میں تین سو سے زائد مندر توڑ کر وہ زمین اپنے دوستوں کو کاروباری مقاصد کے لیے دے دی۔" سنجے سنگھ کا یہ بیان ایسے وقت آیا ہے جب ملک بھر میں وقف ترمیمی بل پر زبردست بحث جاری ہے۔ اپوزیشن جماعتیں اس بل کو مذہبی آزادی اور اقلیتی حقوق پر حملہ قرار دے رہی ہیں جبکہ حکومت کا کہنا ہے کہ ترامیم کا مقصد نظام کو شفاف اور موثر بنانا ہے۔ سیاسی مبصرین کا ماننا ہے کہ سنجے سنگھ کا جارحانہ موقف نہ صرف عام آدمی پارٹی کے سیاسی بیانیے کو مضبوط کرتا ہے بلکہ یہ پورے معاملے کو عوامی سطح پر مزید حساس بنا رہا ہے۔ سپریم کورٹ کی جانب سے حکومت کو دی گئی مہلت کے دوران سیاسی ماحول مزید گرم ہونے کا امکان ہے۔

گئوشالہ میں 100 گایوں کی موت کا دعویٰ کرنے والے ٹی ٹی ڈی کے سابق چیف کرونا کر ریڈی کے خلاف مقدمہ درج

حیدرآباد۔ تروملا تروپتی دیوستھانم (ٹی ٹی ڈی) گئوشالہ میں انتظامیہ کی لاپروائی کے سبب گایوں کے مرنے کا دعویٰ کرنے پر آندھرا پردیش پولیس نے ٹی ٹی ڈی کے سابق چیف اور وائی ایس آر سی پی لیڈر بی کرونا کر ریڈی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ ٹی ٹی ڈی بورڈ کے رکن بھانو پرکاش ریڈی نے تروپتی کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ہرش وردھن راجو کے پاس شکایت درج کرائی کہ کرونا کر ریڈی کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے کہ ایس وی گئوشالہ میں انتظامیہ کی لاپروائی کے سبب 100 گایوں کی موت ہوئی ہے۔ پولیس نے کرونا کر ریڈی کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہیتا (بی این ایس) کی مختلف دفعات کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق بھانو پرکاش ریڈی نے کرونا کر ریڈی کے دعووں کو جھوٹ پر مبنی اور گمراہ کن قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا ہے کہ ان جھوٹے بیانات کے سبب عقیدتمندوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ دراصل کرونا کر ریڈی نے گئوشالہ میں موجود گایوں کی بڑی تعداد میں اموات سے متعلق دعوے کیے تھے، جس کے بعد کافی ہنگامہ برپا ہوا۔ اس معاملے میں الزامات کا دور بھی شروع ہوا، اور اب کرونا کر ریڈی کے خلاف پولیس میں معاملہ بھی درج کر لیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ وائی ایس آر سی پی کے کچھ لیڈران جب 17 اپریل کو ٹی ٹی ڈی گئوشالہ میں داخل ہو رہے تھے تو انہیں روک دیا گیا تھا۔ اس عمل سے ناراض ان لیڈران نے وہاں احتجاجی مظاہرہ کیا تھا اور الزام عائد کیا تھا کہ گئوشالہ میں لاپروائی کے سبب کئی گایوں کی موت ہوئی ہے۔ پولیس کے ذریعہ گئوشالہ میں داخل ہونے سے روکے جانے کے بعد ٹی ٹی ڈی کے سابق چیف بھومنا کرونا کر ریڈی سڑک پر لیٹ کر احتجاجی مظاہرہ کرنے لگے تھے۔ اس دوران ان کے ساتھ مظاہرہ میں تروپتی کے رکن پارلیمنٹ ایم گرومورتی اور دیگر لوگ بھی شامل ہوئے تھے۔

گروپ کیپٹن شبھانشو شکلا اگلے ماہ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن جائیں گے: ڈاکٹر سنگھ

نئی دہلی، 18 اپریل (یو این آئی) ہندوستان جو خلا کے میدان میں نئے سنگ میل حاصل کرنے کی طرف مسلسل آگے بڑھ رہا ہے، اپنے خلائی سفر میں ایک اور فیصلہ کن باب لکھنے جا رہا ہے اور چار دہائیوں کے بعد اس نے بین الاقوامی خلائی مشن کے تحت اگلے ماہ ایک ہندوستانی خلاباز کو بین الاقوامی خلائی اسٹیشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے جمعہ کو یہ اعلان انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کے مستقبل کے اہم منصوبوں کا جائزہ لینے کے لیے یہاں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کے بعد کیا۔ اس مشن میں ہندوستانی فضائیہ کے گروپ کیپٹن شبھانشو شکلا کو بھیجا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے کہا کہ یہ مشن سوویت سویوز خلائی جہاز پر بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) کا دورہ کرنے والے پہلے ہندوستانی راکیش شرما کی 1984 کی مشہور پرواز کے بعد چار دہائیوں میں خلا میں سفر کرنے والے پہلے ہندوستانی خلاباز سے منسلک ہے۔ جائزہ میٹنگ میں خلائی محکمہ کے سکریٹری اور اسرو کے چیئرمین ڈاکٹر وی نارائنن نے آنے والے مختلف خلائی مشنوں کی حالت کے بارے میں تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ انہوں نے کہا کہ گروپ کیپٹن شکلا ایکس سیوم اسپیس کے X-4 مشن کے ایک حصے کے طور پر اگلے ماہ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) کے لیے اڑان بھرنے کے لیے تیار ہے۔

سرکاری اسپتالوں کو پرائیویٹ اسپتالوں سے بہتر بنائیں

ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہوئے پائے گئے تو ایف آئی آر درج کی جائے گی: ڈپٹی سی ایم

لکھنؤ۔ڈپٹی سی ایم کو بتایا گیا کہ سی ایچ سی صبح 11 بجے کھلتا ہے اور 2 بجے او پی ڈی کے بعد بند ہو جاتا ہے، جس پر انہوں نے سی ایم او کو سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کو ہر وقت دستیاب رکھنے کا انتظام کیا جائے، سی ایچ سی کے سرپرائز انسپکشن کا بھی انتباہ دیا اور کہا کہ بغیر بتائے دوبارہ آئیں گے۔ جمعرات کو ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک ایک پروقار تقریب میں شرکت کے لیے مجھنی علاقے کے گاجر دشمان گاؤں پہنچے۔ ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک صبح 11 بجے گاؤں میں بنے ہیلی پیڈ پر سرکاری ہیلی کاپٹر سے اترے۔ ہیلی پیڈ کے قریب موجود درجنوں بی جے پی لیڈروں اور عہدیداروں نے گلدستے پیش کر کے ان کا استقبال کیا۔اس کے بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق وہ دیا شنکر رام ترپاٹھی کی رہائش گاہ پہنچے جہاں تقریباً آدھا گھنٹہ قیام کرنے کے بعد وہ قریبی سی ایچ سی ہرناہی پہنچے۔ انہوں نے سی ایچ سی میں محکمہ صحت کے افسران کے ساتھ محکمانہ میٹنگ کی۔ ضلع میں کام کرنے والی سرکاری صحت خدمات کا بھی جائزہ لیا۔ ڈپٹی سی ایم کو کبھی نرمی اور کبھی گرما گرم انداز میں عہدیداروں سے معلومات لیتے ہوئے دیکھا گیا۔ اجلاس کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے سرکاری ہسپتالوں کو پرائیویٹ ہسپتالوں سے بہتر بنانے کی ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ ضلع کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں علاج معالجے کی دستیاب سہولیات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ہسپتالوں کو وسائل فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ صحت کے افسران مقامی عوامی نمائندوں اور گاؤں کے سربراہوں سے رابطہ کریں اور ہر 15 دن بعد میٹنگ کریں۔ گاؤں کے سربراہوں کے گھر جائیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو علاج کے لیے سرکاری اسپتال بھیجیں۔ ڈیلیوری سروسز اور ویکسینیشن کا انتظام صرف سرکاری ہسپتالوں میں کریں۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور سی ایم او ڈاکٹر راکیش کمار جھا کو کہا گیا کہ اگر کوئی سرکاری ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس کرتا ہوا پایا جائے تو اس کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے اسوان یا بوگاؤں کے سرکاری سی ایچ سی کو کھولنے اور ایمرجنسی سروسز شروع کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ تمام سی ایچ سیز میں 24 گھنٹے ایمرجنسی خدمات فراہم کی جائیں۔ ہرناہی سی ایچ سی میں سٹاف کوارٹرز کی تعمیر کی تجویز تیار کر کے بھیجنے کی ہدایت۔ انہوں نے کہا کہ گرمیوں کا موسم آ گیا ہے۔ تمام ہسپتالوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو لازمی قرار دیا جائے اور علاج کے لیے آنے والے مریضوں اور ان کے لواحقین سے نرمی سے پیش آئیں۔ عملے کو ذمہ داری دیں کہ وہ انہیں بٹھا کر متعلقہ ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔ سی ایچ سی پہنچتے ہی انہوں نے تمام او پی ڈی رومز کا دورہ کیا اور وہاں موجود ڈاکٹروں سے مریضوں اور ان کے علاج کے حوالے سے معلومات حاصل کیں۔ اس دوران وہاں موجود مریضوں سے ان کے علاج، انہیں ہسپتال میں ادویات ملتی ہیں یا نہیں اور دستیاب خدمات کے بارے میں معلومات لی گئیں۔ ڈپٹی سی ایم کو بتایا گیا کہ سی ایچ سی صبح 11 بجے کھلتا ہے اور 2 بجے او پی ڈی کے بعد بند ہو جاتا ہے، جس پر انہوں نے سی ایم او کو سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کو ہر وقت دستیاب رکھنے کا انتظام کیا جائے، سی ایچ سی کے سرپرائز انسپکشن کا بھی انتباہ دیا اور کہا کہ بغیر بتائے دوبارہ آئیں گے۔ اس دوران مقامی ایم ایل اے شری رام چوہان، سابق ایم ایل اے ستت پرساد بیلدار، بلاک چیف انشو سنگھ، پوجا سنگھ، کرپا شنکر عرف جگنو دوبے، وکاس سنگھ، ونود پانڈے، دھرنیدھر رام ترپاٹھی، اتل، چھوٹے لال، راجا رام کنوجیہ، بابولال پانڈے، اے ڈی پی او راجیو، راجیو کے ساتھ درجنوں لوگ موجود تھے۔ بلاک ملازمین اور مقامی معززین موجود تھے۔

ہم ہر ضلع میں ایک میڈیکل کالج بنانے پر کام کر رہے ہیں

سمواد 2025: یوپی میں میڈیکل کالج کی تعمیر اور اسپتال میں ادویات کی کمی پر ڈپٹی سی ایم کا ردعمل

لکھنؤ۔اتر پردیش کی بدلتی صحت پر سیشن میں نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر صحت برجیش پاٹھک نے کہا کہ 2017 سے یوپی کا صحت کا بنیادی ڈھانچہ پوری طرح سے بدل گیا ہے۔ سب سے پہلے میں میڈیکل کی تعلیم کی طرف آؤں گا۔ جب ہمیں 2017 میں کام کرنے کا موقع ملا تو ہمارے پاس سرکاری شعبے میں 12 میڈیکل کالج تھے۔ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی کچھ میڈیکل کالج تھے۔ ہمارے سامنے پہلا بڑا مسئلہ ڈاکٹروں کی تعیناتی اور ان کی دستیابی کا تھا۔ پورے ملک میں اس بات کا چرچا ہے کہ ڈاکٹروں کی بہت زیادہ کمی ہے لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ 2017 سے وزیر اعظم کی رہنمائی میں ہماری حکومت نے ہر ضلع میں میڈیکل کالجز کے قیام کی سمت میں سنجیدہ کام کیا ہے۔ 2017 کے مقابلے میں آج 80 میڈیکل کالج پوری صلاحیت کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور یہ کام صرف 8 سالوں میں ہوا ہے۔ کچھ اضلاع رہ گئے ہیں اور ہم ریاست کے لوگوں کے سامنے جانے والے ہیں وہ بھی پی پی پی موڈ پر۔ ہم نے ٹینڈر جاری کیا ہے اور معاہدے پر دستخط بھی کیے ہیں۔ میڈیکل کالج ایسی چیز نہیں ہے جسے کسی کی جیب میں رکھا جائے۔ میڈیکل کالجوں پر پوری دنیا کی نظر ہے۔ ایم بی بی ایس کی سیٹیں تین گنا بڑھ گئی ہیں اور اتر پردیش حکومت یہ سیٹیں نہیں بنا رہی ہے۔ NEET کا امتحان لیا جاتا ہے اور یہ پورے ملک میں ایک ساتھ منعقد ہوتا ہے۔ ہم نے اس کی تعداد میں تین گنا اضافہ کیا ہے۔ اس سوال پر ڈپٹی سی ایم نے کہا کہ لوگ نہیں جانتے کہ وہ سماج وادی پارٹی سے ہیں یا دیگر جو اس طرح کی بحثیں کرتے ہیں۔ ہم 60:40 کی بنیاد پر کام کرتے ہیں۔ حکومت ہند 60 فیصد دیتی ہے اور ہم 40 فیصد دیتے ہیں۔ حکومت ہند ہمیں کسی بھی پروجیکٹ کے لیے رقم بھیجتی ہے، ہم 40 فیصد رقم ریزرو بجٹ میں رکھتے ہیں اور یہ تمام مرکزی اسکیموں میں ہوتا ہے۔ یہ وہ پیسہ ہے جو مرکزی حکومت سے آتے ہی ہم اپنے بجٹ کا 40 فیصد اس میں شامل کر کے کام شروع کر دیتے ہیں۔ آج یوپی حکومت نے آیوشمان آروگیہ یوجنا کے تحت ان مریضوں کے لیے 9,000 کروڑ روپے کی ادائیگی کی ہے جن کو 5 لاکھ روپے تک مفت علاج کی ضمانت دی گئی ہے۔

بہتر رابطے نے نقل وحمل اور لاجسٹک خدمات کو سستا اور قابل اعتماد بنا دیا: نندی

وزیر نندی نے ناگپور میں مرکزی وزیر نتن گڈکری سے ملاقات کی

لکھنؤ: 18 اپریل۔اتر پردیش حکومت کے کابینہ اور صنعتی ترقی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی نے مہاراشٹر کے نائب دارالحکومت ناگپور میں اپنے دو روزہ قیام کے دوران جمعہ کو پریاگ راج کی سابق میئر محترمہ ابھیلاشا گپتا نندی کے ساتھ مرکزی وزیر نتن گڈکری سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ وہاں مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ وزیر نندی نے ناگپور میں ڈاکٹر ہیڈگیوار میموریل کمیٹی میں واقع اسمرتی مندر کا دورہ کیا اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے پہلے سربراہ ڈاکٹر کیشاو راؤ بلیرام ہیڈگیوار اور مادھو راؤ سداشیو راؤ گولوالکر گروجی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ناگپور میں قیام کے دوران وزیر نندی نے مرکزی وزیر نتن گڈکری سے ملاقات کی۔ پریاگ راج کی ثقافتی اور روحانی اہمیت کے ساتھ ساتھ مہا کمبھ-2025 کی جامع کامیابیوں پر بھی تفصیلی گفتگو کی گئی۔ وزیر نندی نے وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی اور مرکزی وزیر نتن گڈکری کی قیادت میں پریاگ راج میں تقریباً 100 کروڑ روپے کی لاگت سے منظور شدہ 2.2 کلومیٹر طویل روپ وے پروجیکٹ کے لیے پریاگ راج کے لوگوں کی جانب سے اظہار تشکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروجیکٹ پریاگ راج میں مذہبی سیاحت کو فروغ دینے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ وزیر نندی نے کہا کہ آج اتر پردیش سڑک رابطہ کے میدان میں پورے ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ UPDA اور NHAI کے ذریعے چلنے والے ایکسپریس ویز ہائی ویز کا سلسلہ عالمی معیار کی سہولیات سے آراستہ ہے۔ بہتر رابطے نے نقل و حمل اور لاجسٹک خدمات کو سستا اور قابل رسائی بنا دیا ہے۔ مرکزی وزیر نتن گڈکری نے رابطے کو مزید بہتر اور وسعت دینے کے لیے مستقبل میں ہر طرح کی حمایت اور حوصلہ افزائی کا یقین دلایا۔ مرکزی وزیر نتن گڈکری سے ملاقات کے بعد وزیر نندی ڈاکٹر ہیڈگیوار میموریل کمیٹی کے مقام پر پہنچے۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے قیام کے شاندار صد سالہ سال کے مبارک موقع پر، وزیر نندی نے مہاراشٹر کے ذیلی راجدھانی ناگپور میں ڈاکٹر ہیڈگیوار میموریل کمیٹی میں واقع اسمرتی مندر کا دورہ کیا اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سر سنگھ چالک اور پراسوم سیوک ڈرم سیوک کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مادھو راؤ سداشیو راؤ گولوالکر گروجی۔ اس موقع پر ایسوسی ایشن کے عہدیداروں سے ملاقات کی۔ اس دوران پریاگ راج کی سابق میئر محترمہ ابھیلاشا گپتا نندی بھی موجود تھیں۔ وزیر نندی نے کہا کہ وہ اس اسمرتی مندر میں آ کر بہت خوش ہیں، جو ڈاکٹر ہیڈگیوار اور گروجی کی یادوں کو یاد کرتا ہے۔ ہندوستانی ثقافت، قوم پرستی اور تنظیمی طاقت کی اقدار کے لیے وقف یہ جگہ ہمیں قوم کی خدمت میں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ مقدس مقام ملک کی خدمت کے لیے وقف لاکھوں رضا کاروں کے لیے توانائی کا ذریعہ ہے۔

مرشدآباد تشدد کے خلاف لکھنؤ میں کرنی سینا کا احتجاج

مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کا پتلا جلایا گیا

لکھنؤ:18 اپریل (پی این ایس) مغربی بنگال کے مرشدآباد میں جاری تشدد کے خلاف جمعہ کو کرنی سینا نے یوپی کے راجدھانی لکھنؤ میں زبردست احتجاج کیا۔ مظاہرین نے حضرت گنج میں اٹل چوک کے قریب مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کا پتلا جلایا اور وہاں حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ کرنی سینا کے کارکنوں نے ممتا حکومت پر ہندوؤں کے خلاف مظالم کا الزام لگایا۔ مظاہرین نے کہا، کرنی سینا ہندوؤں کی شان میں میدان میں ہے۔ وقف ترمیمی ایکٹ کو لے کر مرشدآباد میں مسلسل تشدد اور آتش زنی ہو رہی ہے۔ ہندوؤں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، انہیں ہجرت پر مجبور کیا جا رہا ہے، لیکن ممتا بنرجی خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔ پتلا جلانے کے دوران پولیس موقع پر موجود تھی تاہم کارکنوں نے پولیس کی موجودگی میں ہی پتلا جلایا۔ بعدازاں پولیس نے پانی ڈال کر آگ پر قابو پا لیا۔ احتجاج کے دوران کرنی سینا کے کارکنوں نے "ہندوؤں کی عزت میں کرنی سینا میدان میں ہے"، "جے شری رام"، "ممتا بنرجی ہوش میں آ جاؤ" جیسے نعرے لگائے۔ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں کرنی سینا دلت رکن اسمبلی رامجلال سمن کے ایک بیان پر ناراض تھی لیکن اب اس نے مغربی بنگال کے معاملے پر محاذ کھول دیا ہے۔

وقف قانون پر بی جے پی چلائے گی عوامی بیداری مہم

گھر گھر جا کر لوگوں کو سمجھانے کی تیاریاں

لکھنؤ:18 اپریل (پی این ایس) مودی حکومت کے وقف قانون پر ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ ساتھ مسلم مذہبی رہنما بھی اس وقف ترمیمی قانون کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کے خلاف کئی مقامات سے احتجاج کے واقعات بھی رپورٹ ہوئے ہیں۔ اس وقت وقف ایکٹ کا معاملہ سپریم کورٹ کے دروازے پر پہنچ چکا ہے۔ دوسری طرف حکمراں بی جے پی نے وقف ایکٹ کو لے کر کمر کس لی ہے۔ بی جے پی وقف قانون کے حوالے سے وقف اصلاحات جنجاگرن ابھیان شروع کرنے جا رہی ہے۔ یہ مہم 20 اپریل سے 5 مئی تک جاری رہے گی۔ اس مہم کے ذریعے گھر گھر جا کر لوگوں کو وقف قانون سے متعلق درست معلومات فراہم کی جائیں گی۔ یوپی بی جے پی اقلیتی مورچہ کے صدر کنور باسط علی نے کہا کہ تمام مسلمان اس بل کی حمایت کر رہے ہیں۔ بی جے پی اقلیتی مورچہ کے صدر باسط علی نے کہا کہ ضلع کو آرڈینیٹر سے لے کر ڈویژن اور ریاستی سطح تک ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔ اس مہم میں وزراء، ایم پی، ایم ایل ایز، ضلع صدور سمیت تمام عہدیداروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ یہ عوامی بیداری مہم تمام بوتھ تک پہنچے گی۔ ریاستی سطح پر ورکشاپ کے بعد علاقائی اور ضلع سطح پر ورکشاپس ہوں گی۔ اس کے بعد ڈویژنل سطح پر پروگرام ہوں گے۔ گھر گھر رابطہ کیا جائے گا۔ کارکن پمفلٹ لے کر اس کی تشہیر کریں گے۔ خواتین کے لیے کئی بڑے ایونٹ ہوں گے۔ پروگراموں کے ذریعے خواتین کو بیدار کیا جائے گا۔ باسط علی نے وہ طریقہ بتایا جس میں دو لوگوں کے ایک جوڑے نے افراتفری پیدا کی اور لوگوں کو CAA-NRC اور آئین کے بارے میں گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ انہیں (اکھلیش - راہل) کو دوبارہ ایسا موقع نہ ملے اور لوگ گمراہ نہ ہوں، بی جے پی نے سب کو سمجھانے اور صحیح معلومات دینے کے لیے عوامی بیداری مہم شروع کی ہے۔ باسط علی نے اپوزیشن جماعتوں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ گمراہ کرنا اور دھوکہ دینا ان کا آلہ کار بن چکا ہے۔ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی مسجدیں، درگاہیں اور قبرستان چھین لیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کے ذریعے غریب مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا اور کسی سے کچھ نہیں چھینا جائے گا۔ اقلیتی محورچہ کے ریاستی صدر نے کہا کہ جس طرح سی اے اے-این آر سی کی وجہ سے کسی کی شہریت نہیں گئی، اسی طرح وقف ایکٹ کی وجہ سے کوئی غریب مسلمان کسی چیز سے محروم نہیں رہے گا۔ عوام اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی افواہوں کا شکار نہ ہوں۔ بل کے بارے میں درست معلومات لوگوں تک پہنچانے کو یقینی بنانے کے لیے ایک مہم چلائی جا رہی ہے۔ صرف وہی لوگ جو وقف املاک کے مالک ہیں اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے غریبوں کا مال غصب کیا یا غریبوں کا حق غصب کیا یا وہ لوگ جنہوں نے وقف سے مال کمایا۔

یوپی میں وقف ترمیمی قانون کے بعد پہلی ایف آئی آر

11 لوگوں کے پاس 3 بیگھہ، سرکاری زمین پر درگاہ کا قبضہ

لکھنؤ:18 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے بریلی میں وقف ترمیمی قانون کے تحت پہلی ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ الزام ہے کہ قبرستان کے نام پر رجسٹرڈ 3 بیگھہ سرکاری اراضی فرضی ٹرسٹ بنا کر وقف میں درج کرائی گئی۔ فی الحال وہ درگاہ بنا کر جھاڑ پھونک کر رہا ہے۔ آس پاس کے لوگ پریشان تھے۔ ایک ہی خاندان کے 11 افراد کے خلاف رپورٹ درج کر لی گئی ہے۔ بریلی پولیس نے بتایا کہ سی بی گنج تھانے کے سرنیا گاؤں کے رہنے والے پوتن شاہ نے اس معاملے کی شکایت ایس ایس پی انوراگ آریہ سے کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ قبرستان کی سرکاری زمین اسی گاؤں کے سبزے علی نے سید حامد حسن نامی فقیر کو پیش کر کے ہتھیا لی۔ حامد حسن کی وفات کے بعد ان کے لیے ایک مستقل مقبرہ تعمیر کیا گیا اور اسے 3 بیگھہ اراضی پر تعمیر کیا گیا۔ اس پر پتن شاہ نے احتجاج کیا تو اس کی پٹائی کی گئی۔ ایس ایس پی بریلی انوراگ آریہ کے مطابق اراضی کے تعلق سے ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ریونیو ریکارڈ میں یہ زمین سرکاری زمین نکلی۔ وقف ترمیمی قانون کے نفاذ کے بعد پہلی کارروائی بریلی پولیس نے کی ہے۔ ایف آئی آر پتن شاہ نے لکھوائی ہے جس میں پتن شاہ نے کہا ہے کہ سرکاری اراضی پر قبضہ کر کے وہاں مزار تعمیر کر کے جھاڑ پھونک کی جا رہی ہے۔ لوگوں سے پیسے بھی وصول کیے جا رہے ہیں۔

آج سے شروع ہوگا لکھنؤ میں ایم پی اسپورٹس مہا کمبھ

لکھنؤ:18 اپریل (پی این ایس) نوجوانوں کو کھیلوں کی طرف راغب کرنے کے مقصد سے لکھنؤ میں سنسد کھیل مہا کمبھ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ تقریب 19 اپریل کو صبح 9:30 بجے کے ڈی سنگھ بابو اسٹیڈیم میں شروع ہوگا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کھیلوں کا افتتاح کریں گے۔ اس دوران تقریباً 000،25 کھلاڑی اور کھیل سے محبت کرنے والے موجود ہوں گے۔ چار روزہ کھیل مہا کمبھ میں آٹھ کھیل ہوں گے۔ جس میں تقریباً 2500 کھلاڑی شرکت کریں گے۔ جیتنے والے کو آٹھ لاکھ روپے کا انعام ملے گا۔ بی جے پی میڈیا انچارج پروین گرگ نے کہا کہ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کی کوششوں سے لکھنؤ میں کئی ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔ وزیر دفاع کی ہدایات کے مطابق لکھنؤ میں صحت میلہ، روزگار میلہ وغیرہ جیسے پروگرام باقاعدگی سے منعقد کیے جاتے ہیں۔ لکھنؤ کے لوگوں کی صحت کے لیے بڑی تعداد میں اوپن جم بھی قائم کیے گئے ہیں۔ مختلف پروگراموں کے سلسلے میں کھلاڑیوں کو کھیلوں سے روشناس کرانے کے لیے لکھنؤ میں ایم پی اسپورٹس مہا کمبھ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

یوپی میں طوفان اور بارش سے ربیع کی فصلوں کو ہوا نقصان

سی ایم یوگی نے حکام کو جاری کیے احکامات، کسانوں کو یقین دہانی

لکھنؤ:18 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے مختلف اضلاع میں تیز آندھی، بارش، ژالہ باری اور آسمانی بجلی نے کسانوں کی پریشانیوں کو بڑھا دیا ہے۔ موسم کی تبدیلی کا اثر ربیع کی فصل کی کٹائی کے دوران نظر آ رہا ہے۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے متعلقہ اضلاع کے عہدیداروں کو جنگی بنیادوں پر راحتی کام کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کسی بھی صورت میں متاثرہ شہریوں کو مدد فراہم کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کسانوں کو یقین دلایا ہے کہ ریاست کے ہر باشندے کی حفاظت آپ کی حکومت کی ترجیح ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ریاست میں طوفان اور بارش کی صورتحال کے پیش نظر افسران کو علاقے کا دورہ کرنے اور نقصانات کا جائزہ لینے کی ہدایت دی ہے۔ امدادی کاموں پر مسلسل نظر رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی آفت سے جانی و مالی نقصان ہوتا ہے تو امدادی رقم فوری طور پر متاثرہ افراد میں تقسیم کی جائے۔ زخمیوں کا مناسب علاج کیا جائے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ پانی جمع ہونے کی صورت میں فوری نکاسی کا انتظام کیا جائے تاکہ زندگی معمول پر رہے۔ حکام اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ گندم کی جاری سرکاری خریداری کے عمل کو ذہن میں رکھتے ہوئے، سی ایم یوگی نے منڈیوں اور خریداری مراکز میں اناج کے محفوظ ذخیرہ کے لیے خصوصی انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایات بھی دی ہیں۔ نیز عہدیداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ فصل کے نقصان کا جلد سروے کریں اور حکومت کو رپورٹ بھیجیں تاکہ جلد از جلد امداد فراہم کی جا سکے۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ریاست میں کہیں بھی کسی بھی آفت کی صورت میں حکومت پوری طرح چوکس ہے اور عوام کی حفاظت سب سے اہم ہے۔ ہماری ترجیح ہے کہ حکومتی امداد ہر متاثرہ شخص تک پہنچے۔ سی ایم یوگی نے خود اس تباہی کی صورتحال کی رپورٹ لی ہے۔

وزیر زراعت نے مرزا پور کے شیکھر بلاک کا کیا دورہ

لکھنؤ/مرزا پور 18 - اپریل۔ جمعہ کو وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے مرزا پور کے شیکھر بلاک کے رام گڑھ کلا کے کسانوں سے بات چیت کی۔ اس کے علاوہ مکئی، پپیتا، مونگ پھلی، گوبھی، کیلا، گوبھی، ربدانہ وغیرہ کی فصلوں کا بھی معائنہ کیا گیا۔ مرزا پور ضلع میں زید سیزن میں مکئی کی 288 ہیکٹر رقبہ پر کاشت کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ مکئی کی تیز رفتار ترقی کے پروگرام کے تحت، مکئی کی فصل کو فروغ دینے کے لیے گاؤں پنچایت، ترقیاتی بلاک اور ضلع کی سطح پر سیمینار اور میلے منعقد کر کے ایک تشہیری مہم شروع کی گئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مکئی کی فصل لگانے کی ترغیب دی جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر اضلاع میں کسانوں کے لیے دورے اور تربیتی پروگرام بھی منعقد کیے گئے ہیں۔ مرزا پور ضلع میں مکئی کا رقبہ 288 ہیکٹر کے ہدف کے مقابلے میں 517 ہیکٹر تک پہنچ گیا ہے۔ جو ہدف سے کہیں زیادہ ہے۔ زید سیزن میں ضلع میں 180 ایکڑ پر مشتمل ہائبرڈ مکئی کا کلسٹر مظاہرہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ عام بیج کی تقسیم کے تحت محکمہ زراعت کی جانب سے 42 کوئنٹل شکر مکئی بھی تقسیم کی گئی۔ ڈی بی ٹی کے ذریعے نمائشی بیج پر 2400 روپے فی ایکڑ سبسڈی دی گئی ہے۔ عام بیج کی تقسیم کے تحت، بیج کی قیمت کا 50% یا 150 فی کلو کی سبسڈی قابل ادائیگی ہے۔ وزیر نے بتایا کہ مظاہرے کے لیے تقسیم کی جانے والی ہندوستانی مکئی، ہائبرڈ مکئی اور پاپ کارن پر 2400 روپے فی ایکڑ کی سبسڈی قابل ادائیگی ہے۔ اس کے علاوہ، مظاہرے کے لیے تقسیم کیے جانے والے بے بی کارن پر 16,000 روپے فی ایکڑ کی سبسڈی اور مظاہرے کے لیے تقسیم کی جانے والی سویٹ کارن پر 20,000 روپے فی ایکڑ کی سبسڈی قابل ادائیگی ہے۔ وزیر نے محکمہ زراعت کے افسران اور ملازمین کو ہدایت دی کہ وہ زیادہ سے زیادہ علاقے کا دورہ کریں اور کسانوں کو اسکیموں کے بارے میں جانکاری فراہم کریں۔ فیلڈ وزٹ کے ساتھ ہی معزز وزیر نے نوچیتنا ایف پی او کا بھی معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران نوچیتنا کی مٹی ٹریننگ سنٹر لیبارٹری کا بھی افتتاح کیا گیا۔

رانا سانگا تنازعہ معاملہ میں رکن پارلیمنٹ رام جی لال کے خلاف متھرا کورٹ میں عرضی داخل، 12 مئی کو سماعت

سماجوادی پارٹی رکن پارلیمنٹ رام جی لال سمن کے ذریعہ راجیہ سبھا میں رانا سانگا سے متعلق دیے گئے بیان کو کئی روز گزر چکے ہیں، لیکن تنازعہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ اب متھرا کے ایم پی-ایم ایل اے کورٹ میں رام جی لال کے خلاف عرضی داخل کی گئی ہے، جس میں مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ عرضی ورنداون کے کٹھاواچک کوشل کشور ٹھاکر نے داخل کی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جمعہ کے روز اس معاملے میں گواہی ہونی تھی، لیکن کسی وجہ سے گواہی نہیں ہو سکی۔ اب عدالت نے اس معاملے میں 12 مئی کو سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس تعلق سے عرضی دہندہ کٹھاواچک کوشل کشور ٹھاکر نے بتایا کہ مہارانا سانگا کے لیے نازیبا الفاظ کہنے والے رام جی لال سمن کے خلاف ہم نے ایک عرضی داخل کی تھی، جس پر آج سماعت ہونی تھی۔ گواہی کے بعد رام جی لال کے اوپر مقدمہ کرنے کے لیے ہم نے عزت مآب عدالت میں اپیل کی ہے۔ اس معاملے میں آج کسی وجہ سے سماعت نہیں ہو سکی، اس کے لیے 12 مئی کی تاریخ دی گئی ہے۔ کوشل کشور ٹھاکر کا کہنا ہے کہ "ہم لوگوں نے اپنی عرضی میں گزارش کی ہے کہ رانا سانگا ہمارے ملک کے قومی ہیرو تھے اور اگر قومی ہیرو کی کوئی بے عزتی کرتا ہے تو وہ سیدھے طور پر ملک کی بے عزتی کرتا ہے۔ ایسے اشخاص کے خلاف این ایس اے لگنی چاہیے اور این ایس اے کے تحت کارروائی کرتے ہوئے انھیں جیل بھیجا جانا چاہیے۔" کوشل کشور نے تو رام جی لال سمن کی پارلیمانی رکنیت ختم کیے جانے کا مطالبہ بھی کیا اور کہا کہ "آخر کب تک ہم اپنے ملک کی بے عزتی برداشت کرتے رہیں گے۔"

محکمہ سیاحت اور نیشنل پی جی کالج نے ورلڈ ہیریٹیج ڈے پر مقابلے کا کیا انعقاد

لکھنؤ یونیورسٹی اور آئی ٹی کالج سمیت نامور کالجوں کے طلباء نے حصہ لیا

لکھنؤ: 18 اپریل۔اتر پردیش کے محکمہ سیاحت اور نیشنل پی جی کالج کے شعبہ صحافت اور ماس کمیونیکیشن کے مشترکہ زیر اہتمام جمعہ کو کالج کے میراکی 2.0 میڈیا کلچرل فیسٹ' کے تحت یوپی ہیریٹیج کوئز' کا انعقاد کیا گیا۔ سنگیت ناٹک اکیڈمی میں منعقدہ اس مقابلے میں لکھنؤ یونیورسٹی، آئی ٹی کالج سمیت کئی نامور اداروں کے طلباء نے حصہ لیا۔ ٹیم سیریبرل کے وشال یادو اور ششانک کمار سنگھ نے ہیریٹیج کوئز میں پہلا انعام حاصل کیا۔ ٹیم بلیک سبات کے ہرشیت اپادھیائے اور مرتیونجے وکرم سنگھ نے دوسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ ٹیم دستنکوئی انسائیڈر کے دیوش پانڈے اور اندرا بھاسکر مشرا نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پہلے، دوسرے اور تیسرے کو بالترتیب 10,000، 5,000 اور 3,000 روپے کے نقد انعامات سے نوازا گیا۔ اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کے ڈائریکٹر پرکھر مشرا نے اس کوئز کے انعقاد کے لیے محکمہ صحافت کا شکریہ ادا کیا اور کوئز ماسٹر کنال ساور کر کی دلچسپ پیشکش کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا" اتر پردیش متنوع ثقافتی اور تاریخی ورثے کا ایک ذخیرہ ہے۔ ہمیں اپنے ورثے کو جاننے اور اس کی قدر کرنے کے لیے تجسس ہونا چاہیے۔ عالمی یوم ثقافتی ورثہ کے موقع پر اس قسم کی تقریب بہت متعلقہ ہے۔ نیشنل پی جی کالج کے پرنسپل ڈاکٹر دیویندر کمار سنگھ نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت فطرت سے جڑی ہوئی ہے اور اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کا مقصد بھی اس ثقافت اور فطرت کو بچا کر نوجوانوں کو آگے لے جانا ہے۔ اس موقع پر ریل بنانے میں پہلا انعام دیپانشو یادو، دوسرا انعام مانس گپتا اور تیسرا انعام اکرش بھٹناگر کو دیا گیا۔ فوٹو گرافی میں پہلا انعام نمن کشواہا، دوسرا انعام دمندیپ سنگھ اور تیسرا انعام پرناو سریواستو نے حاصل کیا۔

حکومت کی طرف سے تحفظ یافتہ غنڈے امن وامان کے سینے پر تباہی مچا رہے ہیں — سدرشن

لکھنؤ/ایس پی بابا صاحب امبیڈکر واہنی کے قومی جنرل سکریٹری رام بابو سدرشن نے کہا کہ یوپی میں انارکی اپنے عروج پر ہے، دبنگ ذہنیت کے لوگ کھلے عام لا اینڈ آرڈر کے سینے پر چڑھ کر تباہی مچا رہے ہیں، حکومت کی طرف سے تحفظ یافتہ غنڈے، اب حد سے بڑھ گئی ہے، پردیش میں دوہری حکومت، مدھیہ پردیش میں بی جے پی، راجدھانی راجدھانی، راجدھانی راجدھانی کی حکومت ہے۔ گھوڑے پر سوار ہونے یا شادی کا جلوس نکالنے کے لیے دبنگ لوگوں کی طرف سے اب یوپی میں بھی غنڈوں کے حوصلے اتنے بڑھ گئے ہیں کہ آگرہ میں ایک دلت نوجوان کو گھوڑی سے نیچے اتار کر زدوکوب کیا جا رہا ہے! بی جے پی کے دور حکومت میں ذات پرست اور جاگیردار عناصر دلتوں کی شادی کے جلوسوں پر تشدد کر رہے ہیں۔ یوپی کے بیشتر اضلاع میں غریبوں، دلتوں اور پی ڈی اے برادری پر مظالم کے واقعات بڑھ رہے ہیں! شری سدرشن نے کہا کہ تازہ معاملہ آگرہ کا ہے، جہاں ایک دلت نابالغ لڑکی کی عصمت دری کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ بی جے پی حکومت میں دلتوں کے خلاف مظالم اور گھناؤنے جرائم کے واقعات آئے روز ہو رہے ہیں۔